IQBAL FORUM

کلیاتِ اقبالؒ (اُردو)

بانگِ درا • بالِ جبریل • ضربِ کلیم • ارمغانِ حجاز

علامہ محمد اقبالؒ



IQBAL
FORUM

کُلّیاتِ اقبالؒ

IQBAL
FORUM

کُلّیاتِ اقبالؒ

(اُردو)

علامہ محمد اقبالؒ

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کُتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

IQBAL FORUM

891.4391 Iqbal, Allama Muhammad
Kuliyat-e-Iqbal/ Allama Muhammad Iqbal.-
Lahore: Al-Faisal Nashran. 2016.
679p.

I. Urdu Adab - Shairi I. Title Card.

ISBN 969-503-443-8

جولائی 2016ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

[redacted]/-:

AL-FAISAL NASHRAN

IQBAL FORUM

کلیاتِ اقبال (اردو)

بانگِ درا ۱

بالِ جبریل ۲۷۳

ضربِ کلیم ۴۴۳

ارمغانِ حجاز ۶۰۹

IQBAL FORUM

891.4391 Iqbal, Allama Muhammad
Kuliyat-e-Iqbal/ Allama Muhammad Iqbal.-
Lahore: Al-Faisal Nashran, 2016.
679p.

1. Urdu Adab - Shairi I. Title Card.

ISBN 969-503-443-8

جولائی 2016ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

[redacted]/-:

AL-FAISAL NASHRAN

IQBAL FORUM

کلیاتِ اقبال (اردو)

بانگِ درا ۱

بالِ جبریل ۲۷۳

ضربِ کلیم ۴۴۳

ارمغانِ حجاز ۶۰۹

IQBAL FORUM

فہرست منظومات کلیات اقبال (اردو) باعتبار حروف تہجی

آج اور کل	ضرب کلیم ۵۷۵	اپنے شعر سے	ضرب کلیم ۵۴۰
آدم	ضرب کلیم ۴۹۷	اجتہاد	ضرب کلیم ۴۶۳
آزادیٔ	ضرب کلیم ۵۰۱	احکام الٰہی	ضرب کلیم ۵۰۳
آزادیٔ افکار	بال جبریل ۴۳۹	اختر صبح	بانگ درا ۱۰۷
آزادیٔ شمشیر کے اعلان پر	ضرب کلیم ۴۶۸	ادبیات	ضرب کلیم ۵۳۷
		اذان	بال جبریل ۴۱۸
آزادیٔ فکر	ضرب کلیم ۵۱۵	ارتقا	بانگ درا ۲۰۸
آزادیٔ نسواں	ضرب کلیم ۵۳۲	الارض للہ	بال جبریل ۳۹۲
آفتاب	بانگ درا ۴۰	اساتذہ	ضرب کلیم ۵۲۳
آفتابِ صبح	بانگ درا ۴۴	اسرار پیدا	ضرب کلیم ۵۱۱
آگاہی	ضرب کلیم ۵۱۰	اسلام	ضرب کلیم ۴۷۱
آوازِ غیب	ارمغان حجاز ۶۳۲	اسیری	بانگ درا ۲۳۶
ابر	بانگ درا ۸۴	اشاعت اسلام	
ابر کوہسار	بانگ درا ۲۵	فرنگستان میں	ضرب کلیم ۵۰۲
ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی		اشتراکیت	ضرب کلیم ۸۷۰
فرزندوں سے	ضرب کلیم ۵۷۹	اعلیٰ حضرت نواب سر حمید اللہ	ضرب کلیم ۴۵۱
ابلیس کی عرضداشت	بال جبریل ۴۳۴		
ابلیس کی مجلس شوریٰ	ارمغان حجاز ۶۱۲	افرنگ زدہ	ضرب کلیم ۴۷۴
ابوالعلا معرّی	بال جبریل ۴۲۹	اقبال	ضرب کلیم ۵۵۳
ابی سینیا	ضرب کلیم ۵۷۸	اقوام شرق	ضرب کلیم ۵۰۹

IQBAL FORUM

التجائے مسافر	بانگ درا	۸۸	ایک پہاڑ اور گلہری	بانگ درا	۲۸
الہام اور آزادی	ضرب کلیم	۴۹۴	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	بانگ درا	۱۴۷
امامت	ضرب کلیم	۴۹۰	ایک خط کے جواب میں	بانگ درا	۲۲۳
امتحان	ضرب کلیم	۵۲۱	ایک سوال	ضرب کلیم	۵۳۰
امرائے عرب سے	ضرب کلیم	۵۰۳	ایک شام	بانگ درا	۱۱۸
امید	ضرب کلیم	۵۴۶	ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام	ضرب کلیم	۴۵۹
انتساب	ضرب کلیم	۵۸۴	ایک گائے اور بکری	بانگ درا	۲۹
انسان	بانگ درا	۱۶۵-۱۱۷	ایک مکالمہ	بانگ درا	۲۰۴
انسان اور بزم قدرت	بانگ درا	۵۰	ایک مکڑا اور مکھی	بانگ درا	۲۶
انقلاب	ضرب کلیم	۵۷۱	ایک نوجوان کے نام	بال جبریل	۳۹۳
اہرامِ مصر	ضرب کلیم	۵۵۲	باغی مرید	بال جبریل	۴۳۷
اہلِ مصر سے	ضرب کلیم	۵۷۸	بچہ اور شمع	بانگ درا	۸۶
اہلِ ہنر سے	ضرب کلیم	۵۴۸	بچے کی دعا	بانگ درا	۳۱
اے پیرِ حرم	ضرب کلیم	۴۹۸	بڈھے بلوچ کی نصیحت		
ایجادِ معانی	ضرب کلیم	۵۶۵	بیٹے کو	ارمغان حجاز	۶۲۱
اے روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم	ضرب کلیم	۴۸۸	بزمِ انجم	بانگ درا	۱۶۰
ایک آرزو	بانگ درا	۴۳	بلادِ اسلامیہ	بانگ درا	۱۳۳
ایک بحری قزاق اور سکندر	ضرب کلیم	۵۸۷	بلالؓ	بانگ درا	۷۴
ایک پرندہ اور جگنو	بانگ درا	۸۵	بلشویک روس	ضرب کلیم	۵۷۴
			بیداری	ضرب کلیم	۵۱۳

IQBAL FORUM

پردہ	ضرب کلیم	۵۳۱	تسلیم و رضا	ضرب کلیم	۴۹۲
پرندے کی فریاد	بانگ درا	۳۴	تصوّف	ضرب کلیم	۴۷۵
پرواز	بال جبریل	۴۳۵	تصویر درد	بانگ درا	۶۳
پروانہ اور جگنو	بال جبریل	۳۸۸	تصویر و مصور	ارمغان حجاز	۶۲۳
پنجاب کے پیرزادوں سے	بال جبریل	۴۳۰	تضمین بر شعر ابوطالب کلیم	بانگ درا	۲۰۶
پنجاب کے دہقان سے	بال جبریل	۴۲۵	تضمین بر شعر انیسی شاملو	بانگ درا	۱۴۲
پنجابی مسلمان	ضرب کلیم	۵۰۰	تضمین بر شعر رضی دانش	بانگ درا	۲۲۴
پھول	بانگ درا	۲۳۲	تضمین بر شعر صائب	بانگ درا	۲۲۸
پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	بانگ درا	۱۴۴	تضمین بر شعر فیضی	بانگ درا	۲۰۹
پھولوں کی شہزادی	بانگ درا	۲۲۷	تضمین بر شعر ملک قمی	بانگ درا	۲۲۶
پیام	بانگ درا	۱۰۵	تضمین بر شعر میرزا بیدل	بانگ درا	۲۲۹
پیامِ صبح	بانگ درا	۵۲	تعلیم اور اس کے نتائج	بانگ درا	۱۹۴
پیامِ عشق	بانگ درا	۱۲۰	تقدیر	ضرب کلیم	۴۶۵
پیرس کی مسجد	ضرب کلیم	۵۴۰	تقدیر		
پیر و مرید	بال جبریل	۴۰۶	(مکالمہ ابلیس و یزداں)	ضرب کلیم	۴۸۷
پیوستہ رہ شجر سے امید			تمہید	ضرب کلیم	۴۵۲
بہار رکھ	بانگ درا	۲۳۱	تن بہ تقدیر	ضرب کلیم	۴۵۸
تاتاری کا خواب	بال جبریل	۴۲۷	تنہائی	بانگ درا	۱۱۹
تخلیق	ضرب کلیم	۵۳۸	توحید	ضرب کلیم	۴۶۶
ترانہ ملی	بانگ درا	۱۴۵	تہذیب حاضر	بانگ درا	۲۰۹
ترانہ ہندی	بانگ درا	۷۷	تیاتر	ضرب کلیم	۵۴۳
تربیت	ضرب کلیم	۵۱۷	جان و تن	ضرب کلیم	۴۹۵

IQBAL FORUM

جاوید سے ضربِ کلیم ۵۲۵
جاوید کے نام بالِ جبریل ۳۸۹،۴۲۰
جبریل و ابلیس بالِ جبریل ۴۱۶
جدائی بالِ جبریل ۴۳۳
جدّت ضربِ کلیم ۵۵۷
جگنو بانگ درا ۷۸
جلال و جمال ضربِ کلیم ۵۵۹
جلوہ حسن بانگ درا ۱۱۸
جمعیت اقوام ضربِ کلیم ۵۸۸
جمعیت اقوام مشرق ضربِ کلیم ۵۸۰
جمہوریت ضربِ کلیم ۵۸۱
جنگ یرموک کا ایک واقعہ بانگ درا ۲۳۰
جنون ضربِ کلیم ۵۳۹
جواب بالِ جبریل ۴۲۲
جواب خضر بانگ درا ۲۴۰
جواب شکوہ بانگ درا ۱۸۴
جہاد ضربِ کلیم ۴۶۹
چاند بانگ درا ۱۵۷،۷۳
چاند اور تارے بانگ درا ۱۱۰
چیونٹی اور عقاب بالِ جبریل ۴۴۱
حال و مقام بالِ جبریل ۴۲۸
حسن و عشق بانگ درا ۱۰۷
حسین احمد ارمغانِ حجاز ۶۵۴
حضرت انسان ارمغانِ حجاز ۶۵۴
حضور رسالت مآبؐ میں بانگ درا ۱۸۱
حقیقتِ حسن بانگ درا ۱۰۴
حکومت ضربِ کلیم ۵۱۶
حکیم نطشہ ضربِ کلیم ۵۲۲
حیات ابدی ضربِ کلیم ۴۷۲
خاقانی ضربِ کلیم ۵۵۶
خانقاہ بالِ جبریل ۴۳۳
خضر راہ بانگ درا ۲۳۸
خطاب بہ جوانانِ اسلام بانگ درا ۱۶۶
خفتگانِ خاک سے استفسار بانگ درا ۳۵
خلوت ضربِ کلیم ۵۳۱
خواجگی ضربِ کلیم ۵۷۶
خوب وزشت ضربِ کلیم ۵۱۸
خودی بالِ جبریل ۴۳۲
خودی کی تربیت ضربِ کلیم ۵۱۴
خودی کی زندگی ضربِ کلیم ۵۱۵
خوشامد ضربِ کلیم
خوشحال خاں کی وصیت بالِ جبریل ۴۲۷
داغ بانگ درا ۸۲
دامِ تہذیب ضربِ کلیم ۵۸۵

IQBAL FORUM

دردِ عشق	بانگ درا	۴۶	رقص و موسیقی	ضربِ کلیم	۵۶۷
دریوزہ خلاف	بانگ درا	۲۳۷	روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے	بالِ جبریل	۴۰۴
دعا	بانگ درا	۱۹۸	رومی	ضربِ کلیم	۵۵۷
دعا (مسجد قرطبہ میں لکھی گئی)	بالِ جبریل	۳۶۵	زمانہ	بالِ جبریل	۴۰۲
دل	بانگ درا	۵۷	زمانہ حاضر کا انسان	ضربِ کلیم	۵۰۸
دنیا	ضربِ کلیم	۴۷۷	زمین	ارمغانِ حجاز	۶۲۷
دنیائے اسلام	بانگ درا	۲۴۶	زمین و آسماں	ضربِ کلیم	۴۶۰
دوزخی کی مناجات	ارمغانِ حجاز	۶۲۸	زندگی	بانگ درا	۲۴۱
دو ستارے	بانگ درا	۱۳۵	زہد اور رندی	بانگ درا	۵۴
دین و تعلیم	ضربِ کلیم	۵۲۴	ساقی	بانگ درا	۱۹۴
دین و سیاست	بالِ جبریل	۳۹۱	ساقی نامہ	بالِ جبریل	۳۹۵
دین و ہنر	ضربِ کلیم	۵۳۸	ستارہ	بانگ درا	۱۳۴
ذکر و فکر	ضربِ کلیم	۴۶۴	ستارے کا پیغام	بالِ جبریل	۴۲۰
ذوقِ نظر	ضربِ کلیم	۵۶۶	سرِ اکبر حیدری کے نام	ارمغانِ حجاز	۶۵۳
ذوق و شوق	بالِ جبریل	۳۸۴	سرگزشتِ آدم	بانگ درا	۷۶
رات اور شاعر	بانگ درا	۱۵۸	سرور	ضربِ کلیم	۵۵۰
رام	بانگ درا	۱۶۳	سرودِ حرام	ضربِ کلیم	۵۶۱
رباعیات	بالِ جبریل	۳۸۴	سرودِ حلال	ضربِ کلیم	۵۶۰
رباعیات	ارمغانِ حجاز	۳۵۳	سرمایہ و محنت	بانگ درا	۲۴۴
رخصت اے بزمِ جہاں!	بانگ درا	۵۸	سلطان ٹیپو کی وصیت	ضربِ کلیم	۵۱۲
رقص	ضربِ کلیم	۵۶۸	سلطانی	ضربِ کلیم	۴۷۳

IQBAL FORUM

سلطانی جاوید ضرب کلیم ۵۸۱
سلطنت بانگ درا ۲۴۳
سلیمی بانگ درا ۱۱۲
سوال بال جبریل ۴۲۵
سوامی رام تیرتھ بانگ درا ۱۰۵
سیاسات افرنگ ضرب کلیم ۵۷۶
سیاسی پیشوا ضرب کلیم ۵۸۹
سید کی لوح تربت بانگ درا ۴۸
سیر فلک بانگ درا ۱۶۱
سینما بال جبریل ۴۳۰
شاعر بانگ درا ۱۹۶،۵۶
شاعر ضرب کلیم ۵۶۲
شام و فلسطین ضرب کلیم ۵۸۸
شاہین بال جبریل ۴۳۶
شبلی اور حالی بانگ درا ۲۰۷
شب معراج بانگ درا ۲۳۲
شبنم اور ستارے بانگ درا ۲۰۱
شعاع آفتاب بانگ درا ۲۲۱
شعاع امید ضرب کلیم ۵۴۳
شعر ضرب کلیم ۵۶۷
شعر عجم ضرب کلیم ۵۶۳
شفا خانہ حجاز بانگ درا ۱۸۲
شکر و شکایت ضرب کلیم ۴۶۳
شکست ضرب کلیم ۴۷۹
شکوہ بانگ درا ۱۴۹
شمع بانگ درا ۴۱
شمع اور شاعر بانگ درا ۱۶۸
شمع و پروانہ بانگ درا ۳۷
شیخ مکتب سے بال جبریل ۴۳۵
شیر اور خچر بال جبریل ۴۴۰
شیکسپر بانگ درا ۲۳۴
صبح ضرب کلیم ۴۵۶
صبح چمن ضرب کلیم ۵۵۵
صبح کا ستارہ بانگ درا ۷۹
صدائے درد بانگ درا ۳۹
صدائے غیب ارمغان حجاز ۶۲۷،۶۲۶
صدیقؓ بانگ درا ۲۰۸
صقلیہ بانگ درا ۱۲۲
صوفی سے ضرب کلیم ۴۷۴
ضبط ضرب کلیم ۵۸۶
طارق کی دعا بال جبریل ۳۷۸
طالب علم ضرب کلیم ۵۲۰
طفل شیر خوار بانگ درا ۶۱
طلبہ علی گڑھ کے نام بانگ درا ۱۰۶

IQBAL FORUM

طلوع اسلام بانگ درا ۲۵۰
ظریفانہ بانگ درا ۲۶۴
عاشق ہرجائی بانگ درا ۱۱۳
عالم برزخ ارمغان حجاز ۶۲۵
عالم نو ضرب کلیم ۵۶۵
عبدالرحمٰن اول کا بویا
ہوا کھجور کا درخت بال جبریل ۳۷۶
عبدالقادر کے نام بانگ درا ۱۲۱
عرفی بانگ درا ۲۲۲
عشرت امروز بانگ درا ۱۱۶
عشق اور موت بانگ درا ۵۳
عصر حاضر ضرب کلیم ۵۲۰
عقاب بال جبریل ۴۴۱
عقل و دل بانگ درا ۳۸
عقل و دل ضرب کلیم ۴۸۰
علم اور دین ضرب کلیم ۴۶۷
علم و عشق ضرب کلیم ۴۶۲
عورت ضرب کلیم ۵۳۵،۵۳۲
عورت اور تعلیم ضرب کلیم ۵۳۴
عورت کی حفاظت ضرب کلیم ۵۳۳
عہد طفلی بانگ درا ۲۲
عید پر شعر لکھنے کی
فرمائش کے جواب میں بانگ درا ۱۹۹
غرہ شوال یا ہلالِ عید بانگ درا ۱۶۷
غزلیات بانگ درا ۲۵۹،۹۰
غزلیات بال جبریل ۳۵۱،۲۷۹
غزلیات ضرب کلیم ۵۱۳،۴۷۷
۵۴۹،۵۱۳
غلام قادر رہیلہ بانگ درا ۲۰۳
غلاموں کی نماز ضرب کلیم ۵۹۰
غلاموں کے لیے ضرب کلیم ۵۷۷
فاطمہ بنت عبداللہ بانگ درا ۲۰۰
فراق بانگ درا ۱۲۱
فردوس میں ایک مکالمہ بانگ درا ۲۲۸
فرشتوں کا گیت بال جبریل ۳۸۲
فرشتے آدم کو جنت سے
رخصت کرتے ہیں۔ بال جبریل ۴۰۳
فرمان خدا (فرشتوں سے) بال جبریل ۳۸۳
فقر بال جبریل ۴۳۲
فقر و راہبی ضرب کلیم ۴۹۰
فقر و ملوکیت ضرب کلیم ۴۷۱
فلسطینی عرب سے ضرب کلیم ۵۹۱
فلسفہ ضرب کلیم ۴۸۲

IQBAL FORUM

فلسفۂ غم	بانگ درا	۱۴۲	گدائی	بال جبریل	۳۹۰
فلسفہ و مذہب	بال جبریل	۴۲۱	گل پژمردہ	بانگ درا	۴۷
فلسفی	بال جبریل	۴۳۶	گل رنگین	بانگ درا	۲۱
فنون لطیفہ	ضرب کلیم	۵۵۴	گلہ	ضرب کلیم	۵۸۳
فوارہ	ضرب کلیم	۵۶۱	گورستان شاہی	بانگ درا	۱۳۶
قبر	ضرب کلیم	۴۸۱	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ	ضرب کلیم	۴۵۷
قبر (اپنے مردے سے)	ارمغان حجاز	۶۲۵	لا دین سیاست	ضرب کلیم	۵۸۵
قرب سلطان	بانگ درا	۱۹۵	لالہ صحرا	بال جبریل	۳۹۴
قطعہ	بانگ درا	۳۵۲،۳۶۴	لَا و اِلّا	ضرب کلیم	۵۰۲
		۱۴۸،۴۴۱	لاہور و کراچی	ضرب کلیم	۴۹۵
قلندر کی پہچان	ضرب کلیم	۴۸۱	لہو	بال جبریل	۴۳۴
قم باذن اللہ	ضرب کلیم	۵۰۵	لینن خدا کے حضور میں	بال جبریل	۳۷۹
قوت اور دین	ضرب کلیم	۴۷۰	ماں کا خواب	بانگ درا	۳۳
قید خانہ میں معتمد کی فریاد	بال جبریل	۳۷۵	ماہر نفسیات سے	بال جبریل	۴۳۸
			ماہ نو	بانگ درا	۴۹
کارل مارکس کی آواز	ضرب کلیم	۵۷۱	محاصرہ ادرنہ	بانگ درا	۲۰۲
کافر اور مومن	ضرب کلیم	۴۸۴	محبت	بانگ درا	۱۰۳
کفر و اسلام	بانگ درا	۲۲۴	محبت	بال جبریل	۴۱۹
کلی	بانگ درا	۱۰۹	محراب گل افغاں کے افکار	ضرب کلیم	۵۹۴
کنار راوی	بانگ درا	۸۷	محمد علی باب	ضرب کلیم	۴۸۶
کوشش ناتمام	بانگ درا	۱۱۵	مخلوقات ہنر	ضرب کلیم	۵۵۳
.....کی گود میں بلی دیکھ کر	بانگ درا	۱۰۸	مدرسہ	ضرب کلیم	۵۲۱

IQBAL FORUM

مدنیت اسلام ضرب کلیم ۴۸۹
مذہب بانگ درا ۲۳۱،۲۲۹
مردانِ خدا ضرب کلیم ۴۸۳
مردِ بزرگ ضرب کلیم ۵۶۴
مردِ فرنگ ضرب کلیم ۵۳۰
مردِ مسلمان ضرب کلیم ۴۹۹
مرزا بیدل ضرب کلیم ۵۵۸
مرزا غالب بانگ درا ۲۳
مرگ خودی ضرب کلیم ۵۱۹
مستی کردار ضرب کلیم ۴۸۰
مسٹر جسٹس شاہ دین مرحوم بانگ درا ۲۳۷
مسجد قرطبہ بال جبریل ۳۶۶
مسجد قوت الاسلام ضرب کلیم ۵۴۲
مسعود مرحوم ارمغان حجاز ۶۲۹
مسلم بانگ درا ۱۸۰
مسلمان اور تعلیم جدید بانگ درا ۲۲۶
مسلمان کا زوال ضرب کلیم ۵۶۱
مسولینی بال جبریل ۴۲۴
مسولینی ضرب کلیم ۵۸۲
مشرق ضرب کلیم ۵۷۵
مشرق و مغرب ضرب کلیم ۵۹۲
مصلحین مشرق ضرب کلیم ۵۱۰
مصور ضرب کلیم ۵۵۹
معراج ضرب کلیم ۴۵۸
معزول شہنشاہ ارمغان حجاز ۶۲۸
مغربی تہذیب ضرب کلیم ۵۱۱
مقصود ضرب کلیم ۵۰۸
مکہ اور جنیوا ضرب کلیم ۴۹۷
ملا اور بہشت بال جبریل ۳۹۱
ملا زادہ ضیغم لولابی
کشمیری کا بیاض ارمغان حجاز ۶۳۹
ملائے حرم ضرب کلیم ۴۶۵
مناصب ضرب کلیم ۵۷۲
موت ضرب کلیم ۵۰۴
موٹر بانگ درا ۱۶۴
موج دریا بانگ درا ۵۷
موسیقی ضرب کلیم ۵۶۶
مومن ضرب کلیم ۴۸۵
مہدی ضرب کلیم ۴۹۹
مہدی برحق ضرب کلیم ۴۸۴
مہمان عزیز ضرب کلیم ۵۱۹
میں اور تو بانگ درا ۲۳۵،۲۰۵
نادر شاہ افغان بال جبریل ۴۲۶
ناظرین سے ضرب کلیم ۴۵۱

IQBAL FORUM

نالہ فراق	بانگ درا	۷۱	وجود	ضرب کلیم	۵۵۰
نانک	بانگ درا	۲۲۳	وحی	ضرب کلیم	۴۷۸
نبوّت	ضرب کلیم	۴۹۶	وصال	بانگ درا	۱۱۱
نپولین کے مزار پر	بال جبریل	۴۲۳	وطنیت	بانگ درا	۱۴۶
نسیم و شبنم	ضرب کلیم	۵۵۱	ہارون کی آخری نصیحت	بال جبریل	۴۳۸
نصیحت	بانگ درا	۱۶۲	ہسپانیہ	بال جبریل	۳۷۷
نصیحت	بال جبریل	۳۹۴	ہلال عید	بانگ درا	۱۶۷
نصیحت	ضرب کلیم	۵۸۶	ہمالہ	بانگ درا	۱۹
نفسیات حاکمی	ضرب کلیم	۵۹۲	ہمایوں	بانگ درا	۲۳۷
نفسیات غلامی	ضرب کلیم	۵۷۳	ہمدردی	بانگ درا	۳۲
نکتہ توحید	ضرب کلیم	۴۹۳	ہندوستانی بچوں کا قومی گیت	بانگ درا	۸۰
نگاہ	ضرب کلیم	۵۴۱	ہندی اسلام	ضرب کلیم	۴۷۶
نگاہ شوق	ضرب کلیم	۵۴۷	ہندی مسلمان	ضرب کلیم	۴۶۷
نماز	ضرب کلیم	۴۷۸	ہندی مکتب	ضرب کلیم	۵۱۶
نمود صبح	بانگ درا	۱۴۰	ہنروان ہند	ضرب کلیم	۵۶۳
نوائے غم	بانگ درا	۱۱۵	یورپ	بال جبریل	۴۳۹
نوید صبح	بانگ درا	۱۹۷	یورپ اور سوریا	ضرب کلیم	۵۸۲
نیا شوالہ	بانگ درا	۸۱	یورپ اور یہود	ضرب کلیم	۵۷۲
والدہ مرحومہ کی یاد میں	بانگ درا	۲۱۰	یورپ سے ایک خط	بال جبریل	۴۲۲

IQBAL FORUM

فہرست غزلیات کلیات اقبال (اردو)

باعتبار ردیف

ردیف الف

یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا	بال جبریل	۲۹۷
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا	بال جبریل	۲۹۶
مجھے فکر جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا	بال جبریل	۲۸۰
کیا عشق پائیدار سے ناپائیدار کا	بال جبریل	۲۸۳
مری خموشی نہیں ہے، گویا مزار ہے حرف آرزو کا	بانگ درا	۱۲۵
مروت حسن عالمگیر ہے مردان غازی کا	بال جبریل	۳۰۵
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا	بانگ درا	۱۲۸
اور اسیر حلقۂ دام ہوا کیونکر ہوا	بانگ درا	۹۱
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا	بال جبریل	۳۳۰

ردیف ب

مرغان سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب	ارمغان حجاز	۶۴۰
بہشت مغربیاں جلوہ ہائے پا برکاب	بال جبریل	۳۱۰
مقام شوق میں ہیں سب دل ونظر کے رقیب	بال جبریل	۳۵۱

ردیف ت

ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات	ارمغان حجاز	۶۴۳

IQBAL FORUM

ردیف ج

حیرت میں ہے صیاد یہ شاہیں ہے کہ دراج	ارمغان حجاز	۶۴۳

ردیف د

کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد	ارمغان حجاز	۶۵۲
مری نگاہ نہیں سوئے کوفہ و بغداد	بال جبریل	۳۴۳
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد	بال جبریل	۲۸۲
دل آدمی کا ہے فقط ایک جذبہ بلند	ارمغان حجاز	۶۴۴
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنر مند	بال جبریل	۲۹۴

ردیف ر

کرتے ہیں خطاب آخر، اٹھتے ہیں حجاب آخر	بال جبریل	۳۲۵
مصر و حجاز سے گذر، پارس و شام سے گذر	بال جبریل	۳۰۲
حریمِ کبریا سے آشنا کر	بال جبریل	۳۸۳
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر	بال جبریل	۲۸۱
تسخیرِ مقام رنگ و بو کر	بال جبریل	۳۳۲
چشمِ مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر	بانگ درا	۹۶۱
شمشیر پدر خواہی بازوئے پدر آور	ارمغان حجاز	۶۵۲
میری متاعِ حیات، ایک دلِ نا صبور	ضرب کلیم	۴۹۱
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر	ارمغان حجاز	۶۴۱

ردیف ر

اندیشہ دانا کو کرتا ہے جنوں آمیز	بال جبریل	۲۹۹
اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز	بال جبریل	۲۹۰

IQBAL FORUM

ردیف ش

ایک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش	بال جبریل	۳۴۸

ردیف غ

اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ	ضرب کلیم	۵۲۳

ردیف ف

خدا کا شکر سلامت رہا حرم کا غلاف	بالِ جبریل	۳۵۱
آہ! وہ تیرِ نیم کش، جس کا نہ ہو کوئی ہدف	بال جبریل	۳۱۳

ردیف ق

یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق	بال جبریل	۳۰۸

ردیف ک

محکوم کی رگِ نرم ہے مانندِ رگِ تاک	ارمغان حجاز	۶۴۶
ساحل کی سوغات؟ خار و خس و خاک	ضرب کلیم	۵۴۹
رکھتی ہے مگر طاقت پرواز مری خاک	بال جبریل	۳۴۳
اگرچہ مغربیوں کا جنوں بھی تھا چالاک	بال جبریل	۳۴۰
مشکل ہے گذر اس میں بے نالہ آتشناک	بال جبریل	۳۱۵

ردیف کھ

قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ	بانگ درا	۲۶۳
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ	بانگ درا	۹۰

ردیف گ

دنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ	بالِ جبریل	۳۴۹

IQBAL FORUM

ردیف ل

اگر ہو عشق سے محکم تو صور اسرافیل	بال جبریل	۳۳۶

ردیف م

وائے تمنائے خام! وائے تمنائے خام	بال جبریل	۳۳۵
مکر فن خواجگی کاش سمجھتا غلام	ارمغان حجاز	۶۴۱
عشق سے مٹی کی تصویروں میں سوز دمبدم	بال جبریل	۳۰۶
گذر اس عہد میں ممکن نہیں بے چوبِ کلیم	بال جبریل	۳۳۴

ردیف ن

مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغ چمن	بال جبریل	۳۰۴
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں	بانگ درا	۹۷
خدا مجھے نفس جبرئیل دے تو کہوں	بال جبریل	۳۰۰
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں	ارمغان حجاز	۶۴۸
آب و گل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں	بال جبریل	۲۹۲
غلغلہ ہائے الاماں بت کدہ صفات میں	بال جبریل	۲۷۹
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبیں نیاز میں	بانگ درا	۲۶۲
وہ نکلے میرے ظلمت خانہ دل کے مکینوں میں	بانگ درا	۹۴
ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں	بانگ درا	۹۸
وہ جو نظر سے ہے نہاں اس کا جہاں ہے تو کہ میں	بال جبریل	۳۰۲
جھلک تیری ہو یدا چاند میں، سورج میں تارے میں	بانگ درا	۱۲۶
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں	بال جبریل	۳۲۰

IQBAL FORUM

وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دور نہیں	بال جبریل	۳۲۳
اس کی تقدیر میں حضور نہیں	بال جبریل	۳۱۷
جو ناز ہو بھی، تو بے لذت نیاز نہیں	بال جبریل	۳۱۲
تو آبجو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں	بال جبریل	۳۱۷
دم ہوا کی موج ہے رم کے سوا کچھ بھی نہیں	بانگ درا	۱۲۴
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں	بال جبریل	۳۳۴
یہی نماز ادا صبح و شام کرتے ہیں	بانگ درا	۱۲۷
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں	بانگ درا	۹۲

ردیف و

تھرتھراتا ہے جہان چار سو ورنگ و بو	ارمغان حجاز	۶۴۲
کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو	بال جبریل	۳۴۷
پلا کے مجھ کو مئے لَا اِلٰہ اِلَّاھُوْ	بال جبریل	۲۸۷
غنچہ ہے اگر گل ہو، گل ہے تو گلستاں ہو	بانگ درا	۲۶۱

ردیف ھ

فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ	بال جبریل	۳۵۰
تراگنہ کہ نخیل بلند کا ہے گناہ	بال جبریل	۳۱۹
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ	ضرب کلیم	۴۷۷
تصویر ہمارے دلِ پرخوں کی ہے لالہ	ارمغان حجاز	۶۵۱
وائے وہ رہرو کہ ہے منتظر راحلہ	بال جبریل	۳۴۵
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ	ارمغان حجاز	۶۴۷
یک رنگی و آزادی اے ہمت مردانہ	بال جبریل	۳۴۱

IQBAL FORUM

سکھائی عشق نے مجھ کو حدیث رندانہ	بال جبریل	۳۲۴
وہاں دگرگوں ہے لحظ لحظ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ	ارمغان حجاز	۶۵۰
وہ ادب گہ محبت! وہ نگہ کا تازیانہ	بال جبریل	۲۸۹
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحر فرنگیانہ	بال جبریل	۳۲۷

ردیف ی

ہر ذرہ شہید کبریائی	بال جبریل	۳۲۷
قبضے سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا، دنیا بھی گئی	بانگ درا	۲۵۹
ہو دیکھنا تو دیدہ دل وا کرے کوئی	بانگ درا	۹۳
نہ کام آیا ملا کو علم کتابی	ارمغان حجاز	۶۴۵
اپنے سینہ میں اسے اور ذرا تھام ابھی	بانگ درا	۲۶۰
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی	بانگ درا	۹۰
اک ذرا افسردگی تیرے تماشاؤں میں تھی	بانگ درا	۱۲۷
گستاخ ہے کرتا ہے فطرت کی حنا بندی	بال جبریل	۳۴۴
مقامِ بندگی دیکر نہ لوں شانِ خداوندی	بال جبریل	۲۸۸
مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری	بال جبریل	۳۱۱
کمال ترک ہے تسخیر خاک و نوری	بال جبریل	۳۱۶
صلہ ان کی کدو کاوش کا ہے سینوں کی بے نوری	بال جبریل	۳۳۳
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری	ارمغان حجاز	۶۴۴
جیتا ہے رومی، ہارا ہے رازی	بال جبریل	۳۴۵
کہ بازمانہ بسازی بخود نمی سازی	ارمغان حجاز	۶۴۹
میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمالِ نے نوازی	بال جبریل	۲۹۱

IQBAL FORUM

کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی	ضربِ کلیم	۵۱۳
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی	بال جبریل	۳۱۴
حرام آئی ہے اس مردِ مجاہد پر زرہ پوشی	ارمغان حجاز	۶۵۱
کہ جبرئیل سے ہے اس کو نسبتِ خویشی	بال جبریل	۳۰۳
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی	بال جبریل	۳۳۹
کہ میری زندگی کیا ہے؟ یہی طغیانِ مشتاقی	بال جبریل	۳۳۱
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی	بال جبریل	۲۸۶
دل ہر ذرہ میں غوغائے رستا خیز ہے ساقی	بال جبریل	۲۸۵
دیا ہے میں نے انہیں ذوق، آتش آشامی	بال جبریل	۳۴۶
ہے دانش برہانی، حیرت کی فراوانی	بال جبریل	۲۹۳
آج ان خاقھوں میں ہے فقط روباہی	بال جبریل	۳۴۸
تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی	بال جبریل	۳۰۹
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقامِ پادشاہی	بال جبریل	۳۱۸
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی	بال جبریل	۳۲۹
کیا چاند تارے، کیا مرغ و ماہی	بال جبریل	۳۲۶
جو نغماں دلوں میں تڑپ رہی تھی نوائے زیرِ لبی رہی	بانگ درا	۲۶۳

ردیف ے

جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے	بال جبریل	۲۸۴
جہاں ہے تیرے لئے، تو نہیں جہاں کے لئے	بال جبریل	۳۲۲
بجلیاں بیتاب ہوں جن کو جلانے کے لئے	بانگ درا	۹۱
نظارے کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے	بانگ درا	۹۸

IQBAL FORUM

بڑے معرکے زندہ قوموں نے مارے	ارمغان حجاز	۶۴۷
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے	بانگ درا	۹۷
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے	بانگ درا	۹۱
کہ میں اس فکر میں رہتا ہوں، میری انتہا کیا ہے	بال جبریل	۳۲۸
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے	بال جبریل	۳۲۱
باطن ہنگامہ آباد چمن خاموش ہے	بانگ درا	۲۵۹
مرے بازار کی رونق ہی سودائے زیاں تک ہے	بانگ درا	۹۴
عکس اس کا مرے آئینہ ادراک میں ہے	بال جبریل	۳۳۸
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے	بال جبریل	۳۴۲
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے	بال جبریل	۳۰۷
اسے ہے سودائے بخیہ کاری، مجھے سر پیرہن نہیں ہے	بانگ درا	۱۲۴
بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے	بال جبریل	۲۸۰
خانقاہوں میں کہیں لذت اسرار بھی ہے	بال جبریل	۳۳۷

IQBAL
FORUM

بانگِ درا

(مجموعہ کلام اُردو مرتبہ مصنف)

علامہ محمد اقبالؔ



IQBAL FORUM

فہرست مضامین

حصہ اوّل

(۱۹۰۵ء تک)

ہمالہ	۱۹
گل رنگیں	۲۱
عہدِ طفلی	۲۲
مرزا غالب	۲۳
ابر کوہسار	۲۵
ایک مکڑا اور مکھی	۲۶
ایک پہاڑ اور گلہری	۲۸
ایک گائے اور بکری	۲۹
بچے کی دعا	۳۱
ہمدردی	۳۲
ماں کا خواب	۳۳
پرندے کی فریاد	۳۴
خفتگانِ خاک سے استفسار	۳۵
شمع و پروانہ	۳۷
عقل و دل	۳۸
صدائے درد	۳۹
آفتاب (ترجمہ گائیتری)	۴۰
شمع	۴۱
ایک آرزو	۴۳
آفتابِ صبح	۴۴
دردِ عشق	۴۶
گل پژمردہ	۴۷
سیّد کی لوحِ تربت	۴۸
ماہِ نو	۴۹
انسان اور بزمِ قدرت	۵۰
پیامِ صبح	۵۲
عشق اور موت	۵۳
زہد اور رندی	۵۴
شاعر	۵۶
دِل	۵۷
موجِ دریا	۵۷
رخصت اے بزمِ جہاں!	۵۸
طفلِ شیر خوار	۶۱
تصویرِ درد	۶۳
نالۂ فراق	۷۱
چاند	۷۳
بلالؓ	۷۴
سرگزشتِ آدم	۷۶

IQBAL FORUM

ترانۂ ہندی ۷۷
جگنو ۷۸
صبح کا ستارہ ۷۹
ہندوستانی بچوں کا قومی گیت ۸۰
نیا شوالہ ۸۱
داغ ۸۲
ابر ۸۴
ایک پرندہ اور جگنو ۸۵
بچہ اور شمع ۸۶
کنارِ راوی ۸۷
التجائے مسافر ۸۸

غزلیات ۹۰

حصۂ دوم

(۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک)

محبت ۱۰۳
حقیقتِ حسن ۱۰۴
پیام ۱۰۵
سوامی رام تیرتھ ۱۰۵
طلبہ علی گڑھ کالج کے نام ۱۰۶
اخترِ صبح ۱۰۷
حُسن و عشق ۱۰۷
..... کی گود میں بلی دیکھ کر ۱۰۸
کلی ۱۰۹
چاند اور تارے ۱۱۰
وصال ۱۱۱
سلیمیٰ ۱۱۲
عاشقِ ہرجائی ۱۱۳
کوششِ ناتمام ۱۱۵
نوائے غم ۱۱۵
عشرتِ امروز ۱۱۶
انسان ۱۱۷
جلوۂ حُسن ۱۱۸
ایک شام ۱۱۸
تنہائی ۱۱۹
پیامِ عشق ۱۲۰
فراق ۱۲۱
عبدالقادر کے نام ۱۲۱
صقلیہ ۱۲۲

غزلیات

حصہ سوم

(۱۹۰۸ء سے .....)

بلادِ اسلامیہ ۱۳۳
ستارہ ۱۳۴
دو ستارے ۱۳۵

IQBAL FORUM

گورستانِ شاہی	۱۳۶	شفاخانۂ حجاز	۱۸۲
نمودِ صبح	۱۴۰	جوابِ شکوہ	۱۸۴
تضمین بر شعر انیسی شاملو	۱۴۱	ساقی	۱۹۴
فلسفۂ غم	۱۴۲	تعلیم اور اس کے نتائج	۱۹۴
پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	۱۴۴	قربِ سلطان	۱۹۵
ترانۂ ملّی	۱۴۵	شاعر	۱۹۶
وطنیت	۱۴۶	نویدِ صبح	۱۹۷
ایک حاجی مدینے کے راستے میں	۱۴۷	دُعا	۱۹۸
قطعہ	۱۴۸	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش	
شکوہ	۱۴۹	کے جواب میں	۱۹۹
چاند	۱۵۷	فاطمہ بنت عبداللہ	۲۰۰
رات اور شاعر	۱۵۸	شبنم اور ستارے	۲۰۱
بزمِ انجم	۱۶۰	محاصرۂ اَدرنہ	۲۰۲
سیرِ فلک	۱۶۱	غلام قادر رُہیلہ	۲۰۳
نصیحت	۱۶۲	ایک مکالمہ	۲۰۴
رام	۱۶۳	میں اور تو	۲۰۵
موٹر	۱۶۴	تضمین بر شعر ابوطالب کلیم	۲۰۶
انسان	۱۶۵	شبلی و حالی	۲۰۷
خطاب بہ جوانانِ اسلام	۱۶۶	ارتقا	۲۰۸
عزّۂ شوال یا ہلالِ عید	۱۶۷	صدیقؓ	۲۰۸
شمع اور شاعر	۱۶۸	تہذیبِ حاضر	۲۰۹
مسلم	۱۸۰	والدۂ مرحومہ کی یاد میں	۲۱۰
حضورِ رسالت مآبؐ میں	۱۸۱	شعاعِ آفتاب	۲۲۱

IQBAL FORUM

عرفی	۲۲۲	شیکسپیئر	۲۳۴
ایک خط کے جواب میں	۲۲۳	میں اور تو	۲۳۵
نانک	۲۲۳	اسیری	۲۳۶
کفر و اسلام	۲۲۴	دریوزۂ خلافت	۲۳۷
بلالؓ	۲۲۵	ہمایوں	۲۳۷
مسلمان اور تعلیم جدید	۲۲۶	خضرِ راہ	۲۳۸
پھولوں کی شہزادی	۲۲۷	جوابِ خضر	۲۴۰
تضمین بر شعر صائب	۲۲۸	زندگی	۲۴۱
فردوس میں ایک مکالمہ	۲۲۸	سلطنت	۲۴۳
مذہب	۲۲۹	سرمایہ و محنت	۲۴۴
جنگِ یرموک کا ایک واقعہ	۲۳۰	دنیائے اسلام	۲۴۶
مذہب	۲۳۱	طلوعِ اسلام	۲۵۰
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ	۲۳۱	غزلیات	۲۵۹
شبِ معراج	۲۳۲		
پھول	۲۳۲	ظریفانہ	۲۶۴

IQBAL FORUM

دیباچہ

از: شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لاء سابق مدیر ''مخزن''

کسے خبر تھی کہ غالبؔ مرحوم کے بعد ہندوستان میں پھر کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو اُردو شاعری کے جسم میں ایک نئی رُوح پھونک دے گا اور جس کی بدولت غالبؔ کا بے نظیر تخیل اور نرالا اندازِ بیان پھر وجود میں آئیں گے اور ادبِ اُردو کے فروغ کا باعث ہوں گے مگر زبانِ اُردو کی خوش اقبالی دیکھئے کہ اس زمانے میں اقبالؔ سا شاعر اسے نصیب ہوا جس کے کلام کا سکہ ہندوستان بھر کی اُردو داں دُنیا کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی شہرت روم و ایران بلکہ فرنگستان تک پہنچ گئی ہے۔

غالبؔ اور اقبالؔ میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا کہ مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ کو اُردو اور فارسی کی شاعری سے جو عشق تھا' اس نے ان کی رُوح کو عدم میں جا کر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا کہ وہ پھر کسی جسدِ خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے اور اس نے پنجاب کے ایک گوشے میں جسے سیالکوٹ کہتے ہیں دوبارہ جنم لیا اور محمد اقبالؔ نام پایا۔

جب شیخ محمد اقبالؔ کے والد بزرگوار اور ان کی پیاری ماں اُن کا نام تجویز کر رہے ہوں گے تو قبولِ دُعا کا وقت ہوگا کہ اُن کا دیا ہوا نام اپنے پورے معنوں میں صحیح ثابت ہوا اور ان کا اقبال مند بیٹا ہندوستان میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر انگلستان پہنچا' وہاں کیمبرج میں کامیابی سے وقت ختم کر کے جرمنی گیا اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کر کے واپس آیا۔ شیخ محمد اقبال نے یورپ کے قیام کے زمانہ میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس مطالعہ کا خلاصہ ایک محققانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا جسے فلسفۂ ایران کی مختصر تاریخ

IQBAL FORUM

کہنا چاہیے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر جرمنی والوں نے شیخ محمد اقبال کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔ سرکارِ انگریزی کو جس کے پاس مشرقی زبانوں اور علوم کی نسبت براہِ راست اطلاع کے ذرائع کافی نہیں، جب ایک عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی شاعری نے عالمگیر شہرت پیدا کر لی ہے، تو اس نے بھی ازراہِ قدردانی سر کا ممتاز خطاب انہیں عطا کیا۔ اب وہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے نام سے مشہور ہیں لیکن ان کا نام جس میں یہ لطفِ خداداد ہے کہ نام کا نام ہے اور تخلّص کا تخلّص، ان کی ڈاکٹری اور سری سے زیادہ مشہور اور مقبول ہے۔

سیالکوٹ میں ایک کالج ہے جس میں علمائے سلف کی یادگار اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ایک بزرگ مولوی سیّد میر حسن صاحب علومِ مشرقی کا درس دیتے ہیں۔ (۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کو حضرت کا وصال ہو گیا ہے۔) حال میں انہیں گورنمنٹ سے خطاب شمس العلما بھی ملا ہے۔ ان کی تعلیم کا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی ان سے فارسی یا عربی سیکھے اس کی طبیعت میں اس زُبان کا صحیح مذاق پیدا کر دیتے ہیں۔ اقبال کو بھی ابتدائے عمر میں مولوی سیّد میر حسن سا استاد ملا۔ طبیعت میں علم و ادب سے مناسبت قدرتی طور پر موجود تھی۔ فارسی اور عربی کی تحصیل مولوی صاحب موصوف سے کی سونے پر سہاگا ہو گیا۔ ابھی اسکول میں ہی پڑھتے تھے کہ کلامِ موزوں زُبان سے نکلنے لگا۔ پنجاب میں اُردو کا رواج اس قدر ہو گیا تھا کہ ہر شہر میں زبان دانی اور شعر و شاعری کا چرچا کم و بیش موجود تھا۔ سیالکوٹ میں بھی شیخ محمد اقبال کی طالب علمی کے دنوں میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا۔ اس کے لیے اقبال نے کبھی کبھی غزل لکھنی شروع کر دی۔ شعرائے اُردو میں اُن دنوں نواب مرزا خان صاحب داغؔ دہلوی کا بہت شہرہ تھا اور نظامِ دکن کے استاد ہونے سے ان کی شہرت اور بھی بڑھ گئی تھی۔ لوگ جو اُن کے پاس نہیں جا سکتے تھے، خط و کتابت کے ذریعہ دور ہی سے ان سے شاگردی کی نسبت پیدا کرتے تھے۔ غزلیں ڈاک میں ان کے پاس جاتی تھیں اور وہ اصلاح کے بعد واپس بھیجتے تھے، پچھلے زمانہ میں جب ڈاک کا یہ انتظام نہ تھا کسی شاعر کو اتنے شاگرد کیسے میسر آ سکتے تھے۔

اب اس سہولت کی وجہ سے یہ حال تھا کہ سینکڑوں آدمی اُن سے غائبانہ تلمّذ رکھتے تھے اور انہیں اس کام کے لیے ایک عملہ اور محکمہ رکھنا پڑتا تھا۔ شیخ محمد اقبال نے بھی انہیں خط

IQBAL FORUM

لکھا اور چند غزلیں اصلاح کے لیے بھیجیں۔ اس طرح اقبال کو اُردو زبان دانی کے لیے بھی ایسے استاد سے نسبت پیدا ہوئی جو اپنے وقت میں زبان کی خوبی کے لحاظ سے فنِ غزل میں یکتا سمجھا جاتا تھا۔ گو اس ابتدائی غزل گوئی میں وہ باتیں تو موجود نہ تھیں جن سے بعد ازاں کلامِ اقبال نے شہرت پائی مگر جنابِ داغ پہچان گئے کہ پنجاب کے ایک دور افتادہ ضلع کا یہ طالب علم کوئی معمولی غزل گو نہیں۔ انہوں نے جلد کہہ دیا کہ کلام میں اصلاح کی گنجائش بہت کم ہے اور یہ سلسلۂ تلمّذ کا بہت دیر قائم نہیں رہا۔ البتہ اس کی یاد دونوں طرف رہ گئی۔ داغ کا نام اُردو شاعری میں ایسا پایہ رکھتا ہے کہ اقبال کے دِل میں داغ سے اس مختصر اور غائبانہ تعلق کی بھی قدر ہے اور اقبال نے داغ کی زندگی میں قبولِ عام کا وہ درجہ حاصل کر لیا تھا کہ داغ مرحوم اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اقبال بھی ان لوگوں میں شامل ہے، جن کے کلام کی انہوں نے اصلاح کی۔ مجھے خود دکن میں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا اور میں نے خود ایسے فخریہ کلمات ان کی زبان سے سنے۔

سیالکوٹ کے کالج میں ایف اے کے درجہ تک تعلیم تھی۔ بی اے کے لیے شیخ محمد اقبال کو لاہور آنا پڑا۔ انہیں علمِ فلسفہ کی تحصیل کا شوق تھا اور انہیں لاہور کے اساتذہ میں ایک نہایت شفیق استاد ملا۔ جس نے فلسفے کے ساتھ ان کی مناسبت دیکھ کر انہیں خاص توجہ سے پڑھانا شروع کیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب جو اب سر ٹامس آرنلڈ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہیں، غیر معمولی قابلیت کے شخص ہیں۔ قوّتِ تحریر ان کی بہت اچھی ہے اور وہ علمی جستجو اور تلاش کے طریقِ جدید سے خوب واقف ہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے شاگرد کو اپنے مذاق اور اپنے طرزِ عمل سے حصّہ دیں اور وہ اس ارادہ میں بہت کچھ کامیاب ہوئے۔ پہلے انہوں نے علی گڑھ کالج کی پروفیسری کے زمانہ میں اپنے دوست مولانا شبلی مرحوم کے مذاقِ علمی کے پختہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اب انہیں یہاں ایک اور جوہرِ قابل نظر آیا جس کے چمکانے کی آرزو اُن کے دِل میں پیدا ہوئی اور جو دوستی اور محبت استاد اور شاگرد میں پہلے دن سے پیدا ہوئی، وہ آخر شاگرد کو استاد کے پیچھے پیچھے انگلستان لے گئی اور وہاں یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا اور آج تک قائم ہے۔ آرنلڈ خوش ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میرا شاگرد علمی دنیا میں میرے لیے بھی باعثِ شہرت افزائی ہوا اور اقبال معترف ہے کہ

IQBAL FORUM

جس مذاق کی بنیاد سید میر حسن نے ڈالی تھی اور جسے درمیان میں داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا' اس کے آخری مرحلے آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے۔

اقبال کو اپنی علمی منازل طے کرنے میں اچھے اچھے رہبر ملے اور بڑے بڑے علما سے سابقہ پڑا۔ ان لوگوں میں کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر میک ٹیگرٹ' براؤن' نکلسن اور سارلی قابلِ ذکر ہیں۔ پروفیسر نکلسن تو ہمارے شکریہ کے خاص طور پر مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے اقبال کی مشہور فارسی نظم ''اسرارِ خودی'' کا انگریزی ترجمہ کر کے اور اس پر دیباچہ اور حواشی لکھ کر یورپ اور امریکہ کو اقبال سے روشناس کیا۔ اسی طرح ہندوستان کی علمی دنیا میں جتنے نامور اس زمانے میں موجود تھے مثلاً مولانا شبلی مرحوم' مولانا حالی مرحوم' اکبر مرحوم' سب سے اقبال کی ملاقات اور خط و کتابت رہی۔ اور ان کے اثرات اقبال کے کلام پر اور اقبال کا اثر ان کی طبائع پر پڑتا رہا۔ مولانا شبلی نے بہت سے خطوط میں اور حضرتِ اکبر نے نہ صرف خطوں میں بلکہ بہت سے اشعار میں اقبال کے کمال کا اعتراف کیا ہے اور اقبال نے اپنی نظم میں ان باکمالوں کی جابجا تعریف کی ہے۔

ابتدائی مشق کے دنوں کو چھوڑ کر اقبال کا اُردو کلام بیسویں صدی کے آغاز سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء سے غالباً دو تین سال پہلے میں نے انہیں پہلی مرتبہ لاہور کے ایک مشاعرے میں دیکھا۔ اس بزم میں ان کو ان کے چند ہم جماعت کھینچ کر لے آئے اور انہوں نے کہہ سُن کر ایک غزل بھی پڑھوائی اُس وقت تک لاہور میں لوگ اقبال سے واقف نہ تھے۔ چھوٹی سی غزل تھی۔ سادہ سے الفاظ۔ زمین بھی مشکل نہ تھی۔ مگر کلام میں شوخی اور بے ساختہ پن موجود تھا۔ بہت پسند کی گئی۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ پھر اسی مشاعرے میں انہوں نے غزلیں پڑھیں اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک ہونہار شاعر میدان میں آیا ہے۔ مگر یہ شہرت پہلے پہلے لاہور کے کالجوں کے طلبہ اور بعض ایسے لوگوں تک محدود رہی جو تعلیمی مشاغل سے تعلق رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک ادبی مجلس قائم ہوئی۔ جس میں مشاہیر شریک ہونے لگے۔ اور نظم و نثر کے مضامین کی اس میں مانگ ہوئی۔ شیخ محمد اقبال نے اس کے ایک جلسہ میں اپنی وہ نظم جس میں ''کوہِ ہمالہ'' سے خطاب ہے پڑھ کر سنائی۔ اس میں انگریزی خیالات تھے اور فارسی بندشیں۔ اس پر خوبی یہ کہ وطن پرستی کی چاشنی اس میں موجود تھی۔

IQBAL FORUM

مذاقِ زمانہ اور ضرورتِ وقت کے موافق ہونے کے سبب بہت مقبول ہوئی۔ اور کئی طرف سے فرمائشیں ہونے لگیں کہ اسے شائع کیا جائے۔ مگر شیخ صاحب یہ عذر کر کے کہ ابھی نظرِ ثانی کی ضرورت ہے' اسے اپنے ساتھ لے گئے اور وہ اس وقت چھپنے نہ پائی۔ اس بات کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں نے ادبِ اُردو کی ترقی کے لیے رسالہ ''مخزن'' جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اس اثنا میں شیخ محمد اقبال سے میری دوستانہ ملاقات پیدا ہو چکی تھی۔ میں نے ان سے وعدہ لیا کہ اس رسالہ کے حصّۂ نظم کے لیے وہ نئے رنگ کی نظمیں مجھے دیا کریں گے۔ پہلا رسالہ شائع ہونے کو تھا کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کوئی نظم مانگی۔ انہوں نے کہا ابھی کوئی نظم تیار نہیں۔ میں نے کہا ''ہمالہ'' والی نظم دے دیجئے اور دوسرے مہینے کے لیے کوئی اور لکھیے۔ انہوں نے اس نظم کے دینے میں پس و پیش کی کیونکہ انہیں یہ خیال تھا کہ اس میں کچھ خامیاں ہیں مگر میں دیکھ چکا تھا کہ وہ بہت مقبول ہوئی' اس لیے میں نے زبردستی وہ نظم ان سے لے لی۔ اور ''مخزن'' کی پہلی جلد کے پہلے نمبر میں جو اپریل ۱۹۰۱ء میں نکلا' شائع کر دی۔ یہاں سے گویا اقبال کی اُردو شاعری کا پبلک طور پر آغاز ہوا اور ۱۹۰۵ء تک جب وہ ولایت گئے' یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں وہ عموماً ''مخزن'' کے ہر نمبر کے لیے کوئی نہ کوئی نظم لکھتے تھے اور جوں جوں لوگوں کو ان کی شاعری کا حال معلوم ہوتا گیا' جابجا مختلف رسالوں اور اخباروں سے فرمائشیں آنے لگیں اور انجمنیں اور مجالس درخواستیں کرنے لگیں کہ ان کے سالانہ جلسوں میں لوگوں کو وہ اپنے کلام سے محظوظ کریں۔ شیخ صاحب اس وقت طالب علمی سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گئے تھے اور دن رات علمی صحبتوں اور مشاغل میں بسر کرتے تھے۔ طبیعت زوروں پر تھی۔ شعر کہنے کی طرف جس وقت مائل ہوتے تو غضب کی آمد ہوتی تھی۔ ایک ایک نشست میں بے شمار شعر ہو جاتے تھے۔ ان کے دوست اور بعض طالب علم جو پاس ہوتے' پنسل کاغذ لے کر لکھتے جاتے اور وہ اپنی دُھن میں کہتے جاتے۔ میں نے اس زمانے میں انہیں کبھی کاغذ قلم لے کر فکرِ سخن کرتے نہیں دیکھا۔ موزوں الفاظ کا ایک دریا بہتا یا ایک چشمہ اُبلتا معلوم ہوتا تھا۔ ایک خاص کیفیت رِقّت کی عموماً ان پر طاری ہوتی تھی۔ اپنے اشعار سُریلی آواز میں ترنّم سے پڑھتے تھے۔ خود وجد کرتے اور دوسروں کو وجد میں لاتے تھے۔ یہ عجیب خصوصیت ہے کہ

IQBAL FORUM

حافظہ ایسا پایا ہے کہ جتنے شعر اس طرح زُبان سے نکلیں اگر وہ ایک مسلسل نظم کے ہوں تو سب کے سب دوسرے وقت اور دوسرے دن اسی ترتیب سے حافظہ میں محفوظ ہوتے ہیں' جس ترتیب سے وہ کہے گئے تھے' اور درمیان میں خود وہ انہیں قلمبند بھی نہیں کرتے۔ مجھے بہت سے شعرا کی ہم نشینی کا موقع ملا ہے اور بعض کو میں نے شعر کہتے بھی دیکھا اور سنا ہے مگر یہ رنگ کسی اور میں نہیں دیکھا۔ اقبالؔ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ بایں ہمہ موزونیِ طبع وہ حسبِ فرمائش شعر کہنے سے قاصر ہے۔ جب طبیعت خود مائلِ نظم ہو تو جتنے شعر چاہے کہہ دے مگر یہ کہ ہر وقت اور ہر موقع پر حسبِ فرمائش وہ کچھ لکھ سکے' یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ اسی لیے جب ان کا نام نکلا اور فرمائشوں کی بھرمار ہوئی تو انہیں اکثر فرمائشوں کی تعمیل سے انکار ہی کرنا پڑا۔ اسی طرح انجمنوں اور مجالس کو بھی وہ عموماً جواب ہی دیتے رہے۔ فقط لاہور کی انجمن حمایتِ اسلام کو بعض وجوہ کے سبب یہ موقع ملا کہ اس کے سالانہ جلسوں میں کئی سال متواتر اقبال نے اپنی نظم سنائی جو خاص اُسی جلسہ کے لیے لکھی جاتی تھی اور جس کی فکر وہ پہلے سے کرتے رہتے تھے۔

اوّل اوّل جو نظمیں جلسۂ عام میں پڑھی جاتی تھیں۔ تحت اللفظ پڑھی جاتی تھیں اور اس طرز میں بھی ایک لطف تھا۔ مگر بعض دوستوں نے ایک مرتبہ جلسہ عام میں شیخ محمد اقبال سے بہ اصرار کہا کہ وہ نظم ترنم سے پڑھیں۔ اُن کی آواز قدرتًا بلند اور خوش آئند ہے۔ طرزِ ترنم سے بھی خاصے واقف ہیں۔ ایسا سماں بندھا کہ سکوت کا عالم چھا گیا اور لوگ جھومنے لگے۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ ان کے لیے تحت اللفظ پڑھنا مشکل ہو گیا۔ جب کبھی پڑھیں لوگ اصرار کرتے ہیں کہ لَے سے پڑھا جائے اور دوسرا یہ کہ پہلے تو خواص ہی ان کے کلام کے قدردان تھے اور اس کو سمجھ سکتے تھے' اس کشش کے سبب عوام بھی کھنچ آئے۔ لاہور میں جلسۂ حمایتِ اسلام میں جب اقبال کی نظم پڑھی جاتی ہے تو دس دس ہزار آدمی ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں اور جب تک نظم پڑھی جائے لوگ دَم بخود بیٹھے رہتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں وہ بھی محو اور جو نہیں سمجھتے وہ بھی محو ہوتے ہیں۔

۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک اقبال کی شاعری کا ایک دوسرا دور شروع ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جو انہوں نے یورپ میں بسر کیا۔ گو وہاں انہیں شاعری کے لیے نسبتاً کم وقت ملا اور ان

IQBAL FORUM

نظموں کی تعداد جو وہاں کے قیام میں لکھی گئیں، تھوڑی ہے۔ مگر ان میں ایک خاص رنگ وہاں کے مشاہدات کا نظر آتا ہے۔ اُس زمانے میں دو بڑے تغیُّر ان کے خیالات میں آئے۔ ان تین سالوں میں سے دو سال ایسے تھے جن میں میرا بھی وہیں قیام تھا اور اکثر ملاقات کے موقعے ملتے رہتے تھے۔ ایک دن شیخ محمد اقبال نے مجھ سے کہا کہ ان کا ارادہ مصمّم ہو گیا ہے کہ وہ شاعری کو ترک کر دیں اور قسم کھالیں کہ شعر نہیں کہیں گے اور جو وقت شاعری میں صرف ہوتا ہے اسے کسی اور مفید کام میں صرف کریں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ ان کی شاعری ایسی شاعری نہیں ہے جسے ترک کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کے کلام میں وہ تاثیر ہے جس سے ممکن ہے کہ ہماری درماندہ قوم اور ہمارے کم نصیب ملک کے امراض کا علاج ہو سکے۔ اس لیے ایسی مفید خداداد طاقت کو بیکار کرنا درست نہ ہوگا۔ شیخ صاحب کچھ قائل ہوئے، کچھ نہ ہوئے اور یہ قرار پایا کہ آرنلڈ صاحب کی رائے پر آخری فیصلہ چھوڑا جائے۔ اگر وہ مجھ سے اتفاق کریں تو شیخ صاحب اپنے ارادۂ ترکِ شعر کو بدل دیں اور اگر وہ شیخ صاحب سے اتفاق کریں تو ترکِ شعر اختیار کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علمی دنیا کی خوش قسمتی تھی کہ آرنلڈ صاحب نے مجھ سے اتفاق رائے کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ اقبال کے لیے شاعری کو چھوڑنا جائز نہیں اور جو وقت وہ اس شغل کی نذر کرتے ہیں وہ اُن کے لیے بھی مفید ہے اور ان کے ملک وقوم کیلئے بھی مفید ہے۔ ایک تغیُّر جو ہمارے شاعر کی طبیعت میں آیا تھا اس کا تو یوں خاتمہ ہوا۔ مگر دوسرا تغیُّر ایک چھوٹے سے آغاز سے ایک بڑے انجام تک پہنچا۔ یعنی اقبالؔ کی شاعری نے فارسی زبان کو اُردو زبان کی جگہ اپنا ذریعۂ اظہارِ خیال بنالیا۔

فارسی میں شعر کہنے کی رغبت اقبالؔ کی طبیعت میں کئی اسباب سے پیدا ہوئی ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کتاب حالاتِ تصوف کے متعلق لکھنے کے لیے جو کتب بینی کی، اس کو بھی ضرور اس تغیُّرِ مذاق میں دخل ہوگا۔ اس کے علاوہ جوں جوں ان کا مطالعہ علمِ فلسفہ کے متعلق گہرا ہوتا گیا اور دقیق خیالات کے اظہار کو جی چاہا تو انہوں نے دیکھا کہ فارسی کے مقابلہ میں اُردو کا سرمایہ بہت کم ہے اور فارسی میں کئی فقرے اور جملے سانچے میں ڈھلے ہوئے ایسے ملتے ہیں جن کے مطابق اُردو میں فقرے ڈھالنے آسان نہیں، اس لیے وہ فارسی کی طرف مائل ہو گئے۔ مگر بظاہر جس چھوٹے سے واقعہ سے ان کی فارسی گوئی کی

IQBAL FORUM

ابتدا ہوئی ہے' وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک دوست کے ہاں مدعو تھے جہاں ان سے فارسی اشعار سنانے کی فرمائش ہوئی اور پوچھا گیا کہ وہ فارسی شعر بھی کہتے ہیں یا نہیں۔ انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ انہوں نے سوائے ایک آدھ شعر کبھی کہنے کے فارسی لکھنے کی کوشش نہیں کی مگر کچھ ایسا وقت تھا اور اس فرمائش نے ایسی تحریک اُن کے دل میں پیدا کی کہ دعوت سے واپس آ کر' بستر پر لیٹے ہوئے باقی وقت وہ شاید فارسی اشعار کہتے رہے اور صبح اٹھتے ہی جو مجھ سے ملے تو دو تازہ غزلیں فارسی میں تیار تھیں جو انہوں نے زبانی مجھے سنائیں۔ ان غزلوں کے کہنے سے انہیں اپنی فارسی گوئی کی قوت کا حال معلوم ہوا۔ جس کا پہلے انہوں نے اس طرح امتحان نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد ولایت سے واپس آنے پر گو کبھی کبھی اُردو کی نظمیں بھی کہتے تھے مگر طبیعت کا رُخ فارسی کی طرف ہو گیا۔ یہ اُن کی شاعری کا تیسرا دور ہے جو ۱۹۰۸ء کے بعد سے شروع ہوا اور جو اب تک چل رہا ہے۔ اس عرصہ میں اُردو نظمیں بھی بہت سی ہوئیں اور اچھی اچھی' جن کی دھوم مچ گئی۔ مگر اصل کام جس کی طرف وہ متوجہ ہو گئے' وہ ان کی فارسی مثنوی ''اَسرارِ خودی'' تھی۔ اس کا خیال دیر تک ان کے دماغ میں رہا اور رفتہ رفتہ دماغ سے صفحۂ قرطاس پر اترنے لگا اور آخر ایک مستقل کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوا جس سے اقبالؔ کا نام ہندوستان سے باہر بھی مشہور ہو گیا۔

فارسی میں اقبالؔ کے قلم سے تین کتابیں اس وقت تک نکلی ہیں۔ ''اَسرارِ خودی'' ''رموزِ بے خودی'' اور ''پیامِ مشرق۔'' ایک سے ایک بہتر۔ پہلی کتاب سے دوسری میں زبان زیادہ سادہ اور عام فہم ہو گئی ہے اور تیسری دوسری سے زیادہ سلیس ہے۔ جو لوگ اقبال کے اُردو کلام کے دلدادہ ہیں' وہ فارسی نظموں کو دیکھ کر مایوس ہوئے ہوں گے مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ فارسی نے وہ کام کیا جو اُردو سے نہیں ہو سکتا تھا۔ تمام اسلامی دنیا میں جہاں فارسی کم و بیش متداول ہے' اقبالؔ کا کلام اس ذریعے سے پہنچ گیا اور اس میں ایسے خیالات تھے جن کی ایسی وسیع اشاعت ضروری تھی' اور اسی وسیلے سے یورپ اور امریکہ والوں کو ہمارے ایسے قابلِ قدر مصنف کا حال معلوم ہوا۔ ''پیامِ مشرق'' میں ہمارے مصنف نے یورپ کے ایک نہایت بلند پایہ شاعر گوئٹے کے ''سلامِ مغرب'' کا جواب لکھا ہے اور اس میں نہایت حکیمانہ خیالات کا اظہار بہت خوب صورتی سے کیا ہے۔ اس کے اشعار میں بعض بڑے بڑے

IQBAL FORUM

عُقدے حل ہوئے ہیں جو پہلے آسان طریق سے بیان نہیں ہوئے تھے۔ مدت سے بعض رسائل اور اخبارات میں ڈاکٹر محمد اقبال کو ''ترجمانِ حقیقت'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کتابوں کے خاص خاص اشعار سے یہ ثابت ہے کہ وہ اس لقب سے مُلقّب ہونے کے مستحق ہیں اور جس کسی نے یہ لقب ان کے لیے پہلے وضع کیا ہے اس نے کوئی مبالغہ نہیں کیا۔

فارسی گوئی کا ایک اثر اقبال کے اُردو کلام پر یہ ہوا ہے کہ جو نظمیں اُردو میں دورِ سوم میں لکھی گئی ہیں ان میں سے اکثر میں فارسی ترکیبیں اور فارسی بندشیں پہلے سے بھی زیادہ ہیں اور بعض جگہ فارسی اشعار پر تضمین کی گئی ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشہبِ قلم جو فارسی کے میدان میں گام زن ہے اس کی باگ کسی قدر تکلُّف کے ساتھ اُردو کی طرف موڑی جارہی ہے۔

اقبالؔ کا اُردو کلام جو وقتاً فوقتاً ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوا اور انجمنوں میں پڑھا گیا' اس کے مجموعے کی اشاعت کے بہت لوگ خواہاں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے احباب بارہا تقاضا کرتے تھے کہ اُردو کلام کا مجموعہ شائع کیا جائے مگر کئی وجوہات سے آج تک مجموعۂ اُردو شائع نہیں ہوسکا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر اب شائقینِ کلامِ اُردو کی یہ دیرینہ آرزو بر آئی۔ اور اقبالؔ کی اُردو نظموں کا مجموعہ شائع ہوتا ہے جو دوسو بانوے صفحوں پر مشتمل ہے اور تین حصّوں پر منقسم ہے..... حصہ اوّل میں ۱۹۰۵ء تک کی نظمیں ہیں۔ حصہ دوم میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک کی اور حصہ سوم میں ۱۹۰۸ء سے لے کر آج تک کا اُردو کلام ہے۔ یہ دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ اُردو میں آج تک کوئی ایسی کتاب اشعار کی موجود نہیں ہے جس میں خیالات کی یہ فراوانی ہو۔ اس قدر مطالب و معانی یکجا ہوں اور کیوں نہ ہو' ایک صدی کے چہارم حصے کے مطالعے اور تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ اور سیر و سیاحت کا نتیجہ ہے۔ بعض نظموں میں ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرع ایسا ہے کہ اس پر ایک مستقل مضمون لکھا جاسکتا ہے۔ یہ مختصر سا مضمون جو بطور دیباچہ لکھا گیا ہے۔ اس میں مختلف نظموں کی تنقید یا مختلف اوقات کی نظموں کے باہم مقابلہ کی گنجائش نہیں۔ اس کے لیے اگر ہوسکا تو میں کوئی اور موقع تلاش کروں گا۔ سرِ دست میں میں صاحبانِ ذوق کو مبارک

IQBAL FORUM

باد دیتا ہوں کہ اُردو کلیاتِ اقبالؔ ان کے سامنے رسالوں اور گلدستوں کے اوراقِ پریشاں سے نکل کر ایک مجموعۂ دِل پذیر کی شکل میں جلوہ گر ہے اور اُمید ہے کہ جو لوگ مدت سے اس کلام کو یکجا دیکھنے کے مشتاق تھے، وہ اس مجموعے کو شوق کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور دِل سے اس کی قدر کریں گے۔

آخر میں اُردو شاعری کی طرف سے میں یہ درخواست قابل مصنف سے کرتا ہوں کہ وہ اپنے دِل و دماغ سے اُردو کو وہ حصّہ دیں جس کی وہ مستحق اور محتاج ہے۔ خود انہوں نے غالبؔ کی تعریف میں چند بند لکھے ہیں جن میں ایک شعر میں اُردو کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے ؎

گیسوئے اُردو ابھی مِنّت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دِل سوزیِ پروانہ ہے

ہم ان کا یہ شعر پڑھ کر اُن سے یہ کہتے ہیں کہ جس احساس نے یہ شعر اُن سے نکلوایا تھا، اس سے کام لے کر اب وہ پھر کچھ عرصے کے لیے گیسوئے اُردو کے سنوارنے کی طرف متوجہ ہوں اور ہمیں موقع دیں کہ ہم اسی مجموعۂ اُردو کو جو اس قدر دیر کے بعد چھپا ہے ایک دوسرے کلیاتِ اُردو کا پیش خیمہ سمجھیں۔



IQBAL FORUM

حصّۂ اوّل

(.....۱۹۰۵ء تک)

IQBAL FORUM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمالہ

اَے ہمالہ! اَے فصیلِ کشورِ ہندوستاں
چُومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں

تُجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تُو جواں ہے گردشِ شام و سحر کے درمیاں

ایک جلوہ تھا کلیمِ طُورِ سینا کے لیے
تُو تجلّی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے

اِمتحانِ دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تُو
پاسباں اپنا ہے تُو، دیوارِ ہندستاں ہے تُو

مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو وہ دِیواں ہے تُو
سوئے خلوت گاہِ دِل دامن کشِ انساں ہے تُو

برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کُلاہِ مہرِ عالم تاب پر

تیری عُمرِ رفتہ کی اِک آن ہے عہدِ کُہن
وادیوں میں ہیں تری کالی گھٹائیں خیمہ زن

چوٹیاں تیری ثریّا سے ہیں سرگرمِ سخن
تُو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن

چشمۂ دامن ترا آئینۂ سیّال ہے
دامنِ موجِ ہوا جس کے لیے رُومال ہے

IQBAL FORUM

اَبر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کہسار نے
اَے ہمالہ کوئی بازی گاہ ہے تُو بھی، جسے دستِ قدرت نے بنایا ہے عناصر کے لیے

ہائے کیا فرطِ طرَب میں جھومتا جاتا ہے اَبر
فیلِ بے زنجیر کی صورت اُڑا جاتا ہے اَبر

جنبشِ موجِ نسیمِ صُبح گہوارہ بنی جھومتی ہے نشۂ ہستی میں ہر گُل کی کلی
یوں زبانِ برگ سے گویا ہے اِس کی خامشی دستِ گُل چیں کی جھٹک میں نے نہیں دیکھی کبھی

کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی اَفسانہ مرا
کُنجِ خلوت خانۂ قدرت ہے کاشانہ مرا

آتی ہے ندّی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
آئنہ سا شاہدِ قُدرت کو دِکھلاتی ہوئی سنگِ رہ سے گاہ بچتی، گاہ ٹکراتی ہوئی

چھیڑتی جا اِس عراقِ دِل نشیں کے ساز کو
اَے مسافر دِل سمجھتا ہے تری آواز کو

لیلیِ شب کھولتی ہے آ کے جب زُلفِ رسا دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا
وہ خموشی شام کی جس پر تکلّم ہو فدا وہ دَرختوں پر تفکّر کا سماں چھایا ہوا

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رُخسار پر

IQBAL FORUM

اَے ہمالہ! داستاں اِس وقت کی کوئی سنا مسکنِ آبائے اِنساں جب بنا دامن ترا
کچھ بتا اُس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلُّف کا نہ تھا

ہاں دِکھا دے اَے تصوُّر پھر وہ صُبح و شام تُو
دوڑ پیچھے کی طرف اَے گردشِ ایّام تُو

❀❀❀

گُلِ رنگیں

تُو شناسائے خراشِ عُقدۂ مشکل نہیں اَے گُلِ رنگیں ترے پہلو میں شاید دِل نہیں
زیبِ محفل ہے، شریکِ شورشِ محفل نہیں یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں

اِس چمن میں مَیں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں یہ نظر غیر از نگاہِ چشمِ صورت بیں نہیں
آہ! یہ دستِ جفاجُو اے گُلِ رنگیں نہیں کس طرح تجھ کو یہ سمجھاؤں کہ میں گُل چیں نہیں

کام مُجھ کو دیدۂ حکمت کے اُلجھیڑوں سے کیا
دیدۂ بُلبل سے میں کرتا ہوں نظّارہ ترا

IQBAL FORUM

سوز باتوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے
میری صورت تُو بھی اِک برگِ ریاضِ طور ہے میں چمن سے دُور ہوں، تُو بھی چمن سے دُور ہے

مطمئن ہے تُو، پریشاں مثلِ بُو رہتا ہوں میں
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جستجو رہتا ہوں میں

یہ پریشانی مری سامانِ جمعیّت نہ ہو یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو
ناتوانی ہی مری سرمایۂ قوّت نہ ہو رشکِ جامِ جم مرا آئینۂ حیرت نہ ہو

یہ تلاشِ متّصل شمعِ جہاں افروز ہے
تو سنِ ادراکِ انساں کو خرامِ آموز ہے

❀❀❀

عہدِ طفلی

تھے دیارِ نَو زمین و آسماں میرے لیے وسعتِ آغوشِ مادر اک جہاں میرے لیے
تھی ہر اک جنبش نشانِ لطفِ جاں میرے لیے حرفِ بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لیے

دردِ طفلی میں اگر کوئی رُلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

IQBAL FORUM

تکتے رہنا ہائے! وہ پہروں تلک سوئے قمر وہ پھٹے بادل میں بے آوازِ پا اُس کا سفر
پوچھنا رہ رہ کے اُس کے کوہ و صحرا کی خبر اور وہ حیرت دروغِ مصلحت آمیز پر

آنکھ وقفِ دید تھی، لبِ مائلِ گفتار تھا
دل نہ تھا میرا، سراپا ذوقِ استفسار تھا

❀❀❀

مرزا غالبؔ

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا ہے پرِ مرغِ تخیّل کی رسائی تا کجا
تھا سراپا روح تُو، بزمِ سخن پیکر ترا زیبِ محفل بھی رہا، محفل سے پنہاں بھی رہا

دید تیری آنکھ کو اُس حسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار جس طرح ندّی کے نغموں سے سکوتِ کوہسار
تیرے فردوسِ تخیّل سے ہے قدرت کی بہار تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار

زندگی مضمر ہے تیری شوخیِ تحریر میں
تابِ گویائی سے جنبش ہے لبِ تصویر میں

IQBAL FORUM

نُطق کو سو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر محوِ حیرت ہے ثُریّا رفعتِ پرواز پر
شاہدِ مضموں تصدُّق ہے ترے انداز پر خندہ زن ہے غُنچۂ دِلّی گُلِ شیراز پر

آہ! تُو اُجڑی ہوئی دِلّی میں آرامیدہ ہے
گُلشنِ ویمر[1] میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے

لُطفِ گویائی میں تیری ہمسری ممکن نہیں ہو تخیُّل کا نہ جب تک فکرِ کامل ہم نشیں
ہائے! اب کیا ہوگئی ہندوستاں کی سرزمیں آہ! اَے نظّارہ آموزِ نگاہِ نکتہ بیں

گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دلسوزیِ پروانہ ہے

اَے جہان آباد! اَے گہوارۂ علم و ہُنر ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در
ذرّے ذرّے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گُہر

دَفن تجھ میں کوئی فخرِ روزگار ایسا بھی ہے؟
تجھ میں پنہاں کوئی موتی آب دار ایسا بھی ہے؟

❀❀❀

---

[1] ویمر: جرمنی کا مشہور شاعر گوئٹے اس جگہ مدفون ہے۔

IQBAL FORUM

ابرِ کوہسار

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا ابرِ کہسار ہوں گل پاش ہے دامن میرا
کبھی صحرا، کبھی گلزار ہے مسکن میرا شہر و ویرانہ مرا، بحر مرا، بن میرا

کسی وادی میں جو منظور ہو سونا مجھ کو
سبزۂ کوہ ہے مخمل کا بچھونا مجھ کو

مجھ کو قدرت نے سکھایا ہے دُر افشاں ہونا ناقۂ شاہدِ رحمت کا حُدی خواں ہونا
غم زدائے دلِ افسردۂ دہقاں ہونا رونقِ بزمِ جوانانِ گلستاں ہونا

بن کے گیسو رُخِ ہستی پہ بکھر جاتا ہوں
شانۂ موجۂ صرصر سے سنور جاتا ہوں

دُور سے دیدۂ امّید کو ترساتا ہوں کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں
سیر کرتا ہوا جس دَم لبِ جُو آتا ہوں بالیاں نہر کو گرداب کی پہناتا ہوں

سبزۂ مزرعِ نوخیز کی امّید ہوں میں
زادۂ بحر ہوں، پروردۂ خورشید ہوں میں

IQBAL FORUM

چشمۂ کوہ کو دی شورشِ قلزم میں نے اور پرندوں کو کیا محوِ ترنّم میں نے
سرِ پہ سبزے کے کھڑے ہو کے کہا تُم میں نے غُنچۂ گُل کو دیا ذوقِ تبسّم میں نے

فیض سے میرے نمونے ہیں شبستانوں کے
جھونپڑے دامنِ کہسار میں دہقانوں کے

❀❀❀

ایک مکڑا اور مکھی

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

اِک دِن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا اِس راہ سے ہوتا ہے گُزر روز تمہارا
لیکن مری کُٹیا کی نہ جا گی کبھی قسمت بھُولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھا
غیروں سے نہ ملئے تو کوئی بات نہیں ہے اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا
آؤ جو مرے گھر میں تو عزّت ہے یہ میری وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا
مکّھی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی حضرت! کسی نادان کو دیجے گا یہ دھوکا

اِس جال میں مکّھی کبھی آنے کی نہیں ہے
جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا، پھر نہیں اُترا

IQBAL FORUM

مکڑے نے کہا واہ! فریبی مجھے سمجھے
تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا

منظور تمہاری مجھے خاطر تھی وگرنہ
کچھ فائدہ اپنا تو مرا اِس میں نہیں تھا

اُڑتی ہوئی آئی ہو خدا جانے کہاں سے
ٹھہرو جو مرے گھر میں تو ہے اِس میں بُرا کیا!

اِس گھر میں کئی تم کو دِکھانے کی ہیں چیزیں
باہر سے نظر آتا ہے چھوٹی سی یہ کُٹیا

لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا

مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے
ہر شخص کو ساماں یہ میسّر نہیں ہوتا

مکّھی نے کہا خیر، یہ سب ٹھیک ہے لیکن
میں آپ کے گھر آؤں، یہ امّید نہ رکھنا

ان نرم بچھونوں سے خدا مجھ کو بچائے
سو جائے کوئی ان پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا

مکڑے نے کہا دِل میں، سنی بات جو اُس کی
پھانسوں اسے کس طرح یہ کم بخت ہے دانا

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دُنیا میں خوشامد کا ہے بندا

یہ سوچ کے مکّھی سے کہا اُس نے بڑی بی!
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبا

ہوتی ہے اُسے آپ کی صورت سے محبت
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

یہ حُسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی
پھر اِس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا

مکھی نے سنی جب یہ خوشامد تو پسیجی
بولی کہ نہیں آپ سے مُجھ کو کوئی کھٹکا

اِنکار کی عادت کو سمجھتی ہوں برا میں
سچ یہ ہے کہ دِل توڑنا اچّھا نہیں ہوتا

یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے
پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اُسے پکڑا

IQBAL FORUM

بھوکا تھا کئی روز سے، اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اُڑایا

ایک پہاڑ اور گلہری

(ماخوذ از ایمرسن)

بچّوں کے لیے

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اِک گلہری سے — تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
ذرا سی چیز ہے، اِس پر غرور، کیا کہنا — یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور، کیا کہنا!
خدا کی شان ہے ناچیز چیز بن بیٹھیں — جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں
تری بساط ہے کیا میری شان کے آگے — زمیں ہے پست مری آن بان کے آگے

جو بات مجھ میں ہے، تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں
بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!

کہا یہ سُن کے گلہری نے مُنہ سنبھال ذرا — یہ کچی باتیں ہیں دِل سے اُنہیں نکال ذرا
جو میں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پروا — نہیں ہے تُو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا
ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے — کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اُس کی حکمت ہے
ترا جہان میں تجھ کو بنا دیا اُس نے — مجھے درخت پہ چڑھنا سکھا دیا اُس نے
قدم اُٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں — نری بڑائی ہے، خوبی ہے اور کیا تجھ میں

IQBAL FORUM

جو تو بڑا ہے تو مجھ سا ہُنر دِکھا مجھ کو یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دِکھا مجھ کو

نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

❀❀❀

ایک گائے اور بکری

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

اِک چراگہ ہری بھری تھی کہیں تھی سراپا بہار جس کی زمیں
کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں ہر طرف صاف ندّیاں تھیں رواں
تھے اناروں کے بے شمار درخت اور پیپل کے سایہ دار درخت
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں طائروں کی صدائیں آتی تھیں
کسی ندّی کے پاس اِک بکری چَرتے چَرتے کہیں سے آ نکلی
جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا پاس اِک گائے کو کھڑے دیکھا
پہلے جھک کر اُسے سلام کیا پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں
کٹ رہی ہے بری بھلی اپنی ہے مصیبت میں زندگی اپنی
جان پر آ بنی ہے کیا کہیے اپنی قسمت بُری ہے کیا کہیے

IQBAL FORUM

دیکھتی ہوں خدا کی شان کو میں
رو رہی ہوں بُروں کی جان کو میں

زور چلتا نہیں غریبوں کا
پیش آیا لکھا نصیبوں کا

آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے
اس سے پالا پڑے خدا نہ کرے

دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دُبلی تو بیچ کھاتا ہے

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے
کن فریبوں سے رام کرتا ہے

اس کے بچّوں کو پالتی ہوں میں
دُودھ سے جان ڈالتی ہوں میں

بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے
میرے اللہ! تری دُہائی ہے

سن کے بکری یہ ماجرا سارا
بولی ایسا گلہ نہیں اچھا

بات سچّی ہے بے مزا لگتی
میں کہوں گی مگر خدا لگتی

یہ چراگہ یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
یہ ہری گھاس اور یہ سایا

ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں
یہ کہاں بے زباں غریب کہاں!

یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں
لطف سارے اسی کے دَم سے ہیں

اس کے دَم سے ہے اپنی آبادی
قید ہم کو بھلی کہ آزادی!

سو طرح کا بَنوں میں ہے کھٹکا
واں کی گُزران سے بچائے خدا

ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا
ہم کو زیبا نہیں گلا اس کا

قدر آرام کی اگر سمجھو
آدمی کا کبھی گلہ نہ کرو

گائے سُن کر یہ بات شرمائی
آدمی کے گِلے سے پچھتائی

دل میں پرکھا بھلا بُرا اُس نے
اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

IQBAL FORUM

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دِل کو لگتی ہے بات بکری کی

بچّے کی دُعا

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

لَب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری — زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دُور دُنیا کا مرے دَم سے اندھیرا ہو جائے — ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے
ہو مرے دَم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب — عِلم کی شمع سے ہو مجھ کو محبّت یا رب!
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا — دردمندوں سے، ضعیفوں سے محبّت کرنا
میرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو، اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

❀❀❀

IQBAL FORUM

ہمدردی

(ماخوذ از ولیم کوپر)

بچّوں کے لیے

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بلبل تھا کوئی اُداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی اُڑنے چگنے میں دِن گزارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک ہر چیز پہ چھا گیا اَندھیرا
سُن کر بُلبل کی آہ و زاری جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دِل سے کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اَندھیری میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل چمکا کے مجھے دِیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دُوسروں کے

❀❀❀

IQBAL FORUM

ماں کا خواب

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

مَیں سوئی جو اِک شب تو دیکھا یہ خواب — بڑھا اور جس سے مرا اضطراب
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں — اَندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں
لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال — قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی — تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی
زُمرّد سی پوشاک پہنے ہوئے — دِیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے
وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں — خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں
اِسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر — مجھے اُس جماعت میں آیا نظر
وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا — دِیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
کہا میں نے پہچان کر 'میری جاں! — مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟
جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار — پروتی ہوں ہر روز اَشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی — گئے چھوڑ' اَچھی وفا تم نے کی!
جو بچّے نے دیکھا مرا پیچ و تاب — دیا اُس نے منہ پھیر کر یوں جواب

IQBAL FORUM

رُلاتی ہے تجھ کو جدائی مری نہیں اِس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا دِیا پھر دِکھا کر یہ کہنے لگا
سمجھتی ہے تُو ہو گیا کیا اِسے؟
ترے آنسوؤں نے بجھایا اِسے!

❀❀❀

پرندے کی فریاد

بچّوں کے لیے

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ وہ باغ کی بہاریں، وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی اپنی خوشی سے آنا، اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پر، آتا ہے یاد جس دم شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مُسکرانا
وہ پیاری پیاری صورت، وہ کامنی سی مورت آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا
آتی نہیں صدائیں اُس کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں!

کیا بدنصیب ہوں میں گھر کو ترس رہا ہوں ساتھی تو ہیں وطن میں، میں قید میں پڑا ہوں
آئی بہار، کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں میں اِس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں

IQBAL FORUM

اِس قید کا الٰہی! دُکھڑا کسے سناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں میں غم سے مر نہ جاؤں

جب سے چمن چھُٹا ہے، یہ حال ہو گیا ہے — دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے — دُکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے

آزاد مجھ کو کر دے، او قید کرنے والے!
میں بے زباں ہوں قیدی، تُو چھوڑ کر دُعا لے

❀ ❀ ❀

خُفتگانِ خاک سے اِستفسار

مہرِ روشن چُھپ گیا، اُٹھی نقابِ رُوئے شام — شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہوا گیسوئے شام
یہ سیہ پوشی کی تیاری کسی کے غم میں ہے — محفلِ قُدرت مگر خورشید کے ماتم میں ہے
کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گفتار پر — ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر
غوطہ زن دریائے خاموشی میں ہے موجِ ہوا — ہاں، مگر اِک دُور سے آتی ہے آوازِ درا
دل کہ ہے بے تابیِ اُلفت میں دُنیا سے نفُور — کھینچ لایا ہے مجھے ہنگامۂ عالم سے دُور

منظرِ حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں میں
ہم نشینِ خفتگانِ کنجِ تنہائی ہوں میں

IQBAL FORUM

تھم ذرا بے تابیِ دل! بیٹھ جانے دے مجھے
اور اس بستی پہ چار آنسو گرانے دے مجھے

اے مئے غفلت کے سرمستو! کہاں رہتے ہو تم؟
کچھ کہو اُس دیس کی آخر جہاں رہتے ہو تم

وہ بھی حیرت خانۂ امروز و فردا ہے کوئی؟
اور پیکارِ عناصر کا تماشا ہے کوئی؟

آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصور کیا؟
اُس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا؟

واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟
اُس چمن میں بھی گُل و بُلبل کا ہے اَفسانہ کیا؟

یاں تو اک مصرع میں پہلو سے نکل جاتا ہے دل
شعر کی گرمی سے کیا واں بھی پگھل جاتا ہے دل؟

رشتہ و پیوند یاں کے جان کا آزار ہیں
اُس گلستاں میں بھی کیا ایسے نُکیلے خار ہیں؟

اِس جہاں میں اِک معیشت اور سو اُفتاد ہے
رُوح کیا اُس دیس میں اِس فکر سے آزاد ہے؟

کیا وہاں بجلی بھی ہے، ابر و باراں بھی ہے، خرمن بھی ہے؟
قافلے والے بھی ہیں، اندیشۂ رہزن بھی ہے؟

تنکے چُنتے ہیں وہاں بھی آشیاں کے واسطے؟
خِشت و گِل کی فکر ہوتی ہے مکاں کے واسطے؟

واں بھی انساں اپنی اصلیّت سے بیگانے ہیں کیا؟
امتیازِ ملّت و آئیں کے دیوانے ہیں کیا؟

واں بھی کیا فریادِ بُلبل پر چمن روتا نہیں؟
اِس جہاں کی طرح واں بھی دردِ دل ہوتا نہیں؟

باغ ہے فردوس یا اِک منزلِ آرام ہے؟
یا رخِ بے پردۂ حسنِ ازل کا نام ہے؟

کیا جہنم معصیت سوزی کی اِک ترکیب ہے؟
آگ کے شعلوں میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟

کیا عوض رفتار کے اُس دیس میں پرواز ہے؟
موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں، کیا راز ہے؟

اِضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بود ہے
علمِ انساں اُس ولایت میں بھی کیا محدود ہے؟

دید سے تسکین پاتا ہے دلِ مجبور بھی؟
"لن ترانی" کہہ رہے ہیں یا وہاں کے طُور بھی؟

IQBAL FORUM

جستجو میں ہے وہاں بھی رُوح کو آرام کیا؟ واں بھی انساں ہے قتیلِ ذوقِ استفہام کیا؟
آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمور ہے؟ یا محبّت کی تجلّی سے سراپا نُور ہے؟
تم بتا دو راز جو اُس گنبدِ گرداں میں ہے
موت اِک چبھتا ہوا کانٹا دلِ اِنساں میں ہے

❀ ❀ ❀

شمع و پروانہ

پروانہ تجھ سے کرتا ہے اَے شمع! پیار کیوں یہ جانِ بے قرار ہے تجھ پر نثار کیوں
سیماب وار رکھتی ہے تیری ادا اسے آدابِ عشق تُو نے سکھائے ہیں کیا اسے؟
کرتا ہے یہ طواف تری جلوہ گاہ کا پھُونکا ہوا ہے کیا تری برقِ نِگاہ کا؟
آزارِ موت میں اسے آرامِ جاں ہے کیا؟ شعلے میں تیرے زندگیِ جاوداں ہے کیا؟
غم خانۂ جہاں میں جو تیری ضِیا نہ ہو اس تفتہ دِل کا نخلِ تمنّا ہرا نہ ہو
گرنا ترے حضور میں اس کی نماز ہے ننّھے سے دِل میں لذتِ سوز و گداز ہے
کچھ اس میں جوشِ عاشقِ حسنِ قدیم ہے چھوٹا سا طُور تُو، یہ ذرا سا کلیم ہے
پروانہ اور ذوقِ تماشائے روشنی
کیڑا ذرا سا اور تمنائے روشنی!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

عقل و دِل

عقل نے ایک دِن یہ دل سے کہا — بھُولے بھٹکے کی رہنما ہوں میں
ہوں زمیں پر، گُزر فلک پہ مرا — دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں
کام دنیا میں رہبری ہے مرا — مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں
ہوں مُفسّر کتابِ ہستی کی — مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں
بوند اِک خون کی ہے تُو لیکن — غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں
دِل نے سُن کر کہا یہ سب سچ ہے — پر مجھے بھی تو دیکھ کیا ہوں میں
رازِ ہستی کو تُو سمجھتی ہے — اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں!
ہے تجھے واسطہ مظاہر سے — اور باطن سے آشنا ہوں میں
علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے — تُو خدا جُو، خدا نُما ہوں میں
علم کی اِنتہا ہے بے تابی — اِس مرض کی مگر دوا ہوں میں
شمع تُو محفلِ صداقت کی — حُسن کی بزم کا دِیا ہوں میں
تُو زمان و مکاں سے رشتہ بپا — طائرِ سدرہ آشنا ہوں میں

کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں!

❀❀❀

IQBAL FORUM

صدائے درد

جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
ہاں ڈبو دے اَے محیطِ آبِ گنگا تُو مجھے

سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے
وصل کیسا یاں تو اِک قُربِ فراق انگیز ہے

بدلے یک رنگی کے یہ نا آشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب

جس کے پھولوں میں اُخوّت کی ہوا آئی نہیں
اُس چمن میں کوئی لطفِ نغمہ پیرائی نہیں

لذتِ قربِ حقیقی پر مٹا جاتا ہوں میں
اختلاطِ موجہ و ساحل سے گھبراتا ہوں میں

دانۂ خرمن نُما ہے شاعرِ معجز بیاں
ہو نہ خرمن ہی تو اس دانے کی ہستی پھر کہاں

حُسن ہو کیا خُود نُما جب کوئی مائل ہی نہ ہو
شمع کو جلنے سے کیا مطلب جو محفل ہی نہ ہو

ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینے سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

کب زباں کھولی ہماری لذتِ گفتار نے!
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

آفتاب

(ترجمہ گائیتری)

اَے آفتاب! رُوح وروانِ جہاں ہے تُو
شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تُو

باعث ہے تُو وجود و عدم کی نمود کا
ہے سبز تیرے دَم سے چمن ہست وبُود کا

قائم یہ عُنصروں کا تماشا تجھی سے ہے
ہر شے میں زندگی کا تقاضا تجھی سے ہے

ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے
تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے

وہ آفتاب جس سے زمانے میں نور ہے
دل ہے، خرد ہے، روحِ رواں ہے، شعور ہے

اَے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے
چشمِ خرد کو اپنی تجلّی سے نور دے

ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تُو
یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تُو

تیرا کمال ہستیِ ہر جاندار میں
تیری نمود سلسلۂ کوہسار میں

ہر چیز کی حیات کا پروردگار تُو
زائیدگانِ نور کا ہے تاجدار تُو

نے ابتدا کوئی نہ کوئی اِنتہا تری
آزادِ قیدِ اوّل و آخر ضیا تری!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

شمع

بزمِ جہاں میں میں بھی ہوں اَے شمع! دردمند فریاد درگرہ صفتِ دانۂ سپند
دی عشق نے حرارتِ سوزِ دُروں تجھے اور گُل فروشِ اَشکِ شفق گوں کیا مجھے

ہو شمعِ بزمِ عیش کہ شمعِ مزار تُو
ہر حال اشکِ غم سے رہی ہمکنار تُو

یک بیں تری نظر صفتِ عاشقانِ راز میری نِگاہ مایۂ آشوبِ اِمتیاز
کعبے میں، بُت کدے میں ہے یکساں تری ضیا میں امتیازِ دیر و حرم میں پھنسا ہوا

ہے شانِ آہ کی ترے دُودِ سیاہ میں
پوشیدہ کوئی دِل ہے تری جلوہ گاہ میں؟

جلتی ہے تُو کہ برقِ تجلّی سے دُور ہے بے درد تیرے سوز کو سمجھے کہ نور ہے
تُو جل رہی ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں بینا ہے اور سوزِ دروں پر نظر نہیں
میں جوشِ اضطراب سے سیماب وار بھی آگاہِ اِضطرابِ دلِ بے قرار بھی

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا
احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

یہ آگہی مری مجھے رکھتی ہے بے قرار خوابیدہ اس شرر میں ہیں آتش کدے ہزار

IQBAL FORUM

یہ امتیازِ رفعت و پستی اسی سے ہے گل میں مہک، شراب میں مستی اسی سے ہے

بستان و بلبل و گل و بُو ہے یہ آگہی
اصلِ کشاکشِ من و تُو ہے یہ آگہی

صبحِ ازل جو حُسن ہوا دِلستانِ عشق آوازِ 'کُن' ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق
یہ حکم تھا کہ گلشنِ 'کُن' کی بہار دیکھ ایک آنکھ لے کے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ
مجھ سے خبر نہ پوچھ حجابِ وجود کی شامِ فراق صُبح تھی میری نمود کی
وہ دِن گئے کہ قید سے میں آشنا نہ تھا زیبِ درختِ طُور مرا آشیانہ تھا
قیدی ہوں اور قفس کو چمن جانتا ہوں میں غربت کے غم کدے کو وطن جانتا ہوں میں

یادِ وطن فسردگیِ بے سبب بنی
شوقِ نظر کبھی، کبھی ذوقِ طلب بنی

اَے شمع! انتہائے فریبِ خیال دیکھ مسجودِ ساکنانِ فلک کا مآل دیکھ
مضمونِ فراق کا ہوں مُترنّم یا نشاں ہوں میں آہنگِ طبعِ ناظمِ کون و مکاں ہوں میں
باندھا مجھے جو اُس نے تو چاہی مری نُمود تحریر کر دیا سرِ دیوانِ ہست و بُود
گوہر کو مشتِ خاک میں رہنا پسند ہے بندش اگرچہ سُست ہے، مضموں بلند ہے
چشمِ غلط نگر کا یہ سارا قصور ہے عالم ظہورِ جلوۂ ذوقِ شعور ہے
یہ سلسلہ زمان و مکاں کا، کمند ہے طوقِ گلوئے حُسن تماشا پسند ہے
منزل کا اشتیاق ہے، گم کردہ راہ ہوں اے شمع! میں اسیرِ فریبِ نگاہ ہوں
صیّاد آپ، حلقۂ دامِ ستم بھی آپ بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ!

IQBAL FORUM

میں حُسن ہوں کہ عشقِ سراپا گداز ہوں کُھلتا نہیں کہ ناز ہوں میں یا نیاز ہوں
ہاں، آشنائے لب ہو نہ رازِ کُہن کہیں
پھر چھڑ نہ جائے قِصّۂ دار و رسن کہیں

❀ ❀ ❀

ایک آرزو

دنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یارب! کیا لطف انجمن کا جب دِل ہی بجھ گیا ہو
شورش سے بھاگتا ہوں، دِل ڈھونڈتا ہے میرا ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو
مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری دامن میں کوہ کے اِک چھوٹا سا جھونپڑا ہو
آزاد فکر سے ہوں، عُزلت میں دن گزاروں دنیا کے غم کا دِل سے کانٹا نکل گیا ہو
لذّت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو
گُل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نُما ہو
ہو ہاتھ کا سرھانہ، سبزے کا ہو بچھونا شرمائے جس سے جلوت، خلوت میں وہ ادا ہو
مانوس اِس قدر ہو صورت سے میری بلبل ننھّے سے دِل میں اُس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو
صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں ندّی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو
ہو دِل فریب ایسا کُہسار کا نظارہ پانی بھی موج بن کر اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہو
آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

IQBAL FORUM

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گُل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دُلہن کو
سُرخی لیے سنہری ہر پھول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
اُمّید اُن کی میرا ٹوٹا ہوا دِیا ہو

بجلی چمک کے اُن کو کٹیا مری دِکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھِرا ہوا ہو

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صُبح کی مؤذّن
میں اُس کا ہم نوا ہوں، وہ میری ہم نوا ہو

کانوں پہ ہو نہ میرے دَیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحر نما ہو

پھولوں کو آئے جس دَم شبنم وضُو کرانے
رونا مرا وضُو ہو، نالہ مری دُعا ہو

اِس خامشی میں جائیں اِتنے بلند نالے
تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر دردمند دِل کو رونا مرا رُلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں، شاید اُنہیں جگا دے

❀ ❀ ❀

آفتابِ صُبح

شورشِ مے خانۂ انساں سے بالاتر ہے تُو
زینتِ بزمِ فلک ہو جس سے وہ ساغر ہے تُو

ہو دُرِ گوشِ عروسِ صُبح وہ گوہر ہے تُو
جس پہ سیمائے اُفق نازاں ہو وہ زیور ہے تُو

صفحۂ ایّام سے داغِ مدادِ شب مٹا
آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا

IQBAL FORUM

حُسن تیرا جب ہُوا بامِ فلک سے جلوہ گر آنکھ سے اُڑتا ہے یکدم خواب کی مے کا اثر
نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر
ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے
چشمِ باطن جس سے کھل جائے وہ جلوا چاہیے

شوقِ آزادی کے دُنیا میں نہ نکلے حوصلے زندگی بھر قید زنجیرِ تعلق میں رہے
زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کے لیے آرزو ہے کچھ اِسی چشمِ تماشا کی مجھے
آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیازِ ملت و آئیں سے دِل آزاد ہو

بستۂ رنگِ خصوصیّت نہ ہو میری زباں نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں
دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں ہو شناسائے فلک شمعِ تخیُّل کا دُھواں
عقدۂ اضداد کی کاوش نہ تڑپائے مجھے
حسنِ عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے

صدمہ آ جائے ہوا سے گُل کی پتی کو اگر اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر
دل میں ہو سوزِ محبّت کا وہ چھوٹا سا شرر نور سے جس کے ملے رازِ حقیقت کی خبر
شاہدِ قدرت کا آئینہ ہو دِل میرا نہ ہو
سر میں جز ہمدردیِ انساں کوئی سودا نہ ہو

تُو اگر زحمت کشِ ہنگامۂ عالم نہیں یہ فضیلت کا نشاں اَے نیّرِ اعظم نہیں

IQBAL FORUM

اپنے حُسنِ عالم آرا سے جو تُو محرم نہیں ہمسرِ یک ذرۂ خاکِ درِ آدم نہیں
نورِ مسجودِ مَلک گرمِ تماشا ہی رہا
اور تُو منت پذیرِ صُبحِ فردا ہی رہا

آرزو نورِ حقیقت کی ہمارے دِل میں ہے لیلیِ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے
کس قدر لذت کشودِ عُقدۂ مشکل میں ہے لطف صد حاصل ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے
دردِ اِستفہام سے واقف ترا پہلو نہیں
جستجوئے رازِ قدرت کا شناسا تو نہیں

❀ ❀ ❀

دردِ عشق

اَے دردِ عشق! ہے گہر آب دار تُو نامحرموں میں دیکھ نہ ہو آشکار تُو!
پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے ظاہر پرست محفلِ نو کی نِگاہ ہے
آئی نئی ہوا چمنِ ہست و بُود میں اَے دردِ عشق! اب نہیں لذّت نمود میں
ہاں، خود نمائیوں کی تجھے جستجو نہ ہو منّت پذیرِ نالۂ بُلبل کا تُو نہ ہو!
خالی شرابِ عشق سے لالے کا جام ہو پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو
پنہاں دُرونِ سینہ کہیں راز ہو ترا اشکِ جگر گداز نہ غمّاز ہو ترا

IQBAL FORUM

گویا زبانِ شاعرِ رنگیں بیاں نہ ہو آوازِ نَے میں شکوۂ فرقت نہاں نہ ہو

یہ دَور نکتہ چیں ہے، کہیں چھپ کے بیٹھ رہ
جس دِل میں تُو مکیں ہے، وہیں چھپ کے بیٹھ رہ

غافل ہے تجھ سے حیرتِ علم آفریدہ دیکھ! جویا نہیں تری نگہِ نارسیدہ دیکھ
رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو
جس کی بہار تُو ہو یہ ایسا چمن نہیں قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں
یہ انجمن ہے گُشتۂ نظارۂ مجاز مقصد تری نِگاہ کا خلوت سرائے راز

ہر دِل مئے خیال کی مستی سے چُور ہے
کچھ اور آج کل کے کلیموں کا طُور ہے

❀ ❀ ❀

گُلِ پژمُردہ

کس زباں سے اے گُلِ پژمُردہ تجھ کو گُل کہوں کس طرح تجھ کو تمنّائے دلِ بُلبل کہوں
تھی کبھی موجِ صبا گہوارۂ جُنباں ترا نام تھا صحنِ گلستاں میں گُلِ خنداں ترا

تیرے احساں کا نسیمِ صُبح کو اِقرار تھا
باغ تیرے دَم سے گویا طبلۂ عطّار تھا

IQBAL FORUM

تجھ پہ برساتا ہے شبنم دیدۂ گریاں مرا ہے نہاں تیری اُداسی میں دلِ ویراں مرا
میری بربادی کی ہے چھوٹی سی اِک تصویر تُو خواب میری زندگی تھی جس کی ہے تعبیر تُو

ہمچو نَے از نیستانِ خود حکایت می کنم
بشنو اَے گُل ! از جدائی ہا شکایت می کنم

❀ ❀ ❀

سیّد کی لوحِ تُربت

اَے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر اَے کہ تیری رُوح کا طائر قفس میں ہے اسیر
اس چمن کے نغمہ پیراؤں کی آزادی تو دیکھ شہر جو اُجڑا ہوا تھا' اُس کی آبادی تو دیکھ
فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

سنگِ تُربت ہے مرا گرویدۂ تقریر دیکھ
چشمِ باطن سے ذرا اِس لوح کی تحریر دیکھ

مدعا تیرا اگر دُنیا میں ہے تعلیمِ دیں! ترکِ دُنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں
وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لیے اپنی زباں چھُپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں
وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے دیکھ! کوئی دِل نہ دکھ جائے تری تقریر سے

محفلِ نو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ
رنگ پر جو اَب نہ آئیں اُن فسانوں کو نہ چھیڑ

IQBAL FORUM

تُو اگر کوئی مدبّر ہے تو سُن میری صدا ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عصا
عرضِ مطلب سے جھجک جانا نہیں زیبا تجھے نیک ہے نیّت اگر تیری تو کیا پروا تجھے

بندۂ مؤمن کا دِل بیم و ریا سے پاک ہے
قوّتِ فرماں روا کے سامنے بے باک ہے

ہو اگر ہاتھوں میں تیرے خامۂ معجز رقم شیشۂ دِل ہو اگر تیرا مثالِ جامِ جم
پاک رکھ اپنی زباں تلمیذِ رحمانی ہے تُو ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

❀❀❀

ماہِ نو

ٹُوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل
طشتِ گردُوں میں ٹپکتا ہے شفق کا خونِ ناب نشترِ قدرت نے کیا کھولی ہے فصدِ آفتاب

چرخ نے بالی چُرا لی ہے عروسِ شام کی
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی

IQBAL FORUM

قافلہ تیرا رواں بے منّتِ بانگِ درا گوشِ انساں سُن نہیں سکتا تری آوازِ پا
گھُنگھرو بڑھنے کا سماں آنکھوں کو دکھلاتا ہے تُو ہے وطن تیرا کدھر، کس دیس کو جاتا ہے تُو
ساتھ اَے سیارۂ ثابت نُما لے چل مجھے خارِ حسرت کی خلش رکھتی ہے اب بے کل مجھے

نور کا طالب ہوں، گھبراتا ہوں اِس بستی میں مَیں
طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں مَیں

❀ ❀ ❀

اِنسان اور بزمِ قدرت

صبح خورشیدِ درخشاں کو جو دیکھا میں نے بزمِ معمورۂ ہستی سے یہ پوچھا میں نے
پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا سیمِ سیّال ہے پانی ترے دریاؤں کا
مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے
گُل و گلزار ترے خلد کی تصویریں ہیں یہ سبھی سورۂ والشّمس کی تفسیریں ہیں
سُرخ پوشاک ہے پھولوں کی، درختوں کی ہری تیری محفل میں کوئی سبز، کوئی لال پری
ہے ترے خیمۂ گردُوں کی طِلائی جھالر بدلیاں لال سی آتی ہیں اُفق پر جو نظر
کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو شفق کی لالی مئے گُل رنگ خُمِ شام میں تُو نے ڈالی
رُتبہ تیرا ہے بڑا، شان بڑی ہے تیری پردۂ نور میں مستور ہے ہر شے تیری

IQBAL FORUM

صبح اِک گیت سراپا ہے تری سطوت کا زیرِ خورشید نشاں تک بھی نہیں ظلمت کا
میں بھی آباد ہوں اِس نور کی بستی میں مگر جل گیا پھر مری تقدیر کا اَختر کیونکر؟

نور سے دُور ہوں ظلمت میں گرفتار ہوں میں
کیوں سیَہ روز، سیَہ بخت، سیَہ کار ہوں میں؟

میں یہ کہتا تھا کہ آواز کہیں سے آئی بامِ گردُوں سے وہ یا صحنِ زمیں سے آئی
ہے ترے نور سے وابستہ مری بود و نبود باغباں ہے تری ہستی پئے گلزارِ وجود
انجمن حسن کی ہے تُو، تری تصویر ہوں میں عشق کا تُو ہے صحیفہ، تری تفسیر ہوں میں
میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تُو نے بار جو مُجھ سے نہ اُٹھّا وہ اُٹھایا تُو نے
نورِ خورشید کی محتاج ہے ہستی میری اور بے منّتِ خورشید چمک ہے تیری
ہو نہ خورشید تو ویراں ہو گلستاں میرا منزلِ عیش کی جا نام ہو زنداں میرا
آہ، اَے رازِ عیاں کے نہ سمجھنے والے! حلقۂ دامِ تمنّا میں اُلجھنے والے
ہائے غفلت کہ تری آنکھ ہے پابندِ مجاز ناز زیبا تھا تجھے، تُو ہے مگر گرمِ نیاز

تُو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے
نہ سیَہ روز رہے پھر نہ سیَہ کار رہے

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

پیامِ صُبح

(ماخوذ از لانگ فیلو)

اُجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
نسیمِ زندگی پیغام لائی صُبحِ خنداں کا

جگایا بُلبلِ رنگیں نوا کو آشیانے میں
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اُس نے دہقاں کا

طلسمِ ظلمتِ شب سورۂ والنّور سے توڑا
اندھیرے میں اُڑایا تاجِ زر شمعِ شبستاں کا

پڑھا خوابیدگانِ دَیر پر افسونِ بیداری
برہمن کو دیا پیغام خورشیدِ دُرَخشاں کا

ہوئی بامِ حرم پر آ کے یوں گویا مؤذّن سے
نہیں کھٹکا ترے دِل میں نمودِ مہرِ تاباں کا؟

پکاری اس طرح دیوارِ گلشن پر کھڑے ہو کر
چٹک او غُنچۂ گُل! تُو مؤذّن ہے گلستاں کا

دیا یہ حکم صحرا میں چلو اَے قافلے والو!
چمکنے کو ہے جگنو بن کے ہر ذرہ بیاباں کا

سوئے گورِ غریباں جب گئی زندوں کی بستی سے
تو یوں بولی نظارہ دیکھ کر شہرِ خموشاں کا

ابھی آرام سے لیٹے رہو، میں پھر بھی آؤں گی
سُلا دوں گی جہاں کو، خواب سے تم کو جگاؤں گی

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

عشق اور موت

(ماخوذ از ٹینی سن)

سُہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی تبسّم فشاں زندگی کی کلی تھی
کہیں مہر کو تاجِ زر مل رہا تھا عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی
سیہ پیرہن شام کو دے رہے تھے ستاروں کو تعلیمِ تابندگی تھی
کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے کہیں زندگی کی کلی پھُوٹتی تھی
فرشتے سکھاتے تھے شبنم کو رونا ہنسی گُل کو پہلے پہل آ رہی تھی
عطا درد ہوتا تھا شاعر کے دِل کو خودی تشنہ کامِ مَے بے خودی تھی
اُٹھی اوّل اوّل گھٹا کالی کالی کوئی حُور چوٹی کو کھولے کھڑی تھی

زمیں کو تھا دعویٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں

غرض اس قدر یہ نظارہ تھا پیارا کہ نظّارگی ہو سراپا نظارا
ملک آزماتے تھے پرواز اپنی جبینوں سے نورِ ازل آشکارا
فرشتہ تھا اِک، عشق تھا نام جس کا کہ تھی رہبری اُس کی سب کا سہارا
فرشتہ کہ پُتلا تھا بے تابیوں کا مَلک کا مَلک اور پارے کا پارا
پئے سیر فردوس کو جا رہا تھا قضا سے ملا راہ میں وہ قضارا

IQBAL FORUM

یہ پوچھا ترا نام کیا، کام کیا ہے — نہیں آنکھ کو دید تیری گوارا
ہُوا سُن کے گویا قضا کا فرشتہ — اجل ہوں، مرا کام ہے آشکارا
اُڑاتی ہوں میں رختِ ہستی کے پُرزے — بجھاتی ہوں میں زندگی کا شرارا
مری آنکھ میں جادوئے نیستی ہے — پیامِ فنا ہے اسی کا اشارا
مگر ایک ہستی ہے دُنیا میں ایسی — وہ آتش ہے میں سامنے اُس کے پارا
شرر بن کے رہتی ہے انساں کے دل میں — وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا
ٹپکتی ہے آنکھوں سے بن بن کے آنسو — وہ آنسو کہ ہو جن کی تلخی گوارا
سنی عشق نے گفتگو جب قضا کی — ہنسی اُس کے لب پر ہوئی آشکارا
گری اُس تبسّم کی بجلی اجل پر — اندھیرے کا ہو نور میں کیا گزارا

بقا کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ
قضا تھی، شکارِ قضا ہو گئی وہ

❀❀❀

زُہد اور رِندی

اِک مولوی صاحب کی سناتا ہوں کہانی — تیزی نہیں منظور طبیعت کی دِکھانی
شہرہ تھا بہت آپ کی صُوفی مَنشی کا — کرتے تھے ادب اُن کا اعالی و ادانی

IQBAL FORUM

کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوّف میں شریعت
جس طرح کہ الفاظ میں مضمر ہوں معانی

لبریز مئے زُہد سے تھی دِل کی صراحی
تھی تہ میں کہیں دُردِ خیالِ ہمہ دانی

کرتے تھے بیاں آپ کرامات کا اپنی
منظور تھی تعداد مُریدوں کی بڑھانی

مدّت سے رہا کرتے تھے ہمسائے میں میرے
تھی رِند سے زاہد کی ملاقات پرانی

حضرت نے مرے ایک شناسا سے یہ پوچھا
اِقبالؔ کہ ہے قُمریِ شمشادِ معانی

پابندیِ احکامِ شریعت میں ہے کیسا؟
گو شعر میں ہے رشکِ کلیمِ ہمدانی

سنتا ہوں کہ کافر نہیں ہندو کو سمجھتا
ہے ایسا عقیدہ اَثرِ فلسفہ دانی

ہے اس کی طبیعت میں تشیُّع بھی ذرا سا
تفضیلِ علیؓ ہم نے سُنی اس کی زبانی

سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل
مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اُڑانی

کچھ عار اسے حُسن فروشوں سے نہیں ہے
عادت یہ ہمارے شُعَرا کی ہے پرانی

گانا جو ہے شب کو تو سحَر کو ہے تلاوت
اس رمز کے اب تک نہ کُھلے ہم پہ معانی

لیکن یہ سُنا اپنے مریدوں سے ہے میں نے
بے داغ ہے مانندِ سحَر اس کی جوانی

مجموعۂ اضداد ہے اِقبالؔ نہیں ہے
دل دفترِ حکمت ہے طبیعت خفقانی

رِندی سے بھی آگاہ شریعت سے بھی واقف
پوچھو جو تصوّف کی تو منصور کا ثانی

اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کُھلتی
ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی

القصّہ بہت طُول دیا وعظ کو اپنے
تا دیر رہی آپ کی یہ نغز بیانی

اس شہر میں جو بات ہو اُڑ جاتی ہے سب میں
میں نے بھی سُنی اپنے اَحِبّا کی زبانی

اک دن جو سرِ راہ ملے حضرتِ زاہد
پھر چھڑ گئی باتوں میں وہی بات پرانی

IQBAL FORUM

فرمایا' شکایت وہ محبت کے سبب تھی — تھا فرض مرا راہ شریعت کی دِکھانی
میں نے یہ کہا کوئی گلہ مجھ کو نہیں ہے — یہ آپ کا حق تھا زرہِ قُربِ مکانی
خم ہے سرِ تسلیم مرا آپ کے آگے — پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی
گر آپ کو معلوم نہیں میری حقیقت — پیدا نہیں کچھ اس سے قصورِ ہمہ دانی
میں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا — گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی
مجھ کو بھی تمنا ہے کہ ''اِقبال'' کو دیکھوں — کی اس کی جدائی میں بہت اشک فشانی

اِقبالؔ بھی ''اِقبال'' سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے

شاعر

قوم گویا جسم ہے' افراد ہیں اعضائے قوم — منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم
محفلِ نظمِ حکومت' چہرۂ زیبائے قوم — شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

دِل

قِصّۂ دار و رَسَن بازیِ طفلانۂ دل
التجائے اَرِنی، سُرخیِ افسانۂ دل

یارب! اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ مُلکِ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل

ابرِ رحمت تھا کہ تھی عشق کی بجلی یارب!
جل گئی مزرعِ ہستی تو اُگا دانۂ دل

حُسن کا گنجِ گراں مایہ تجھے مل جاتا
تُو نے فرہاد! نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل

عرش کا ہے کبھی کعبے کا ہے دھوکا اس پر
کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانۂ دل

اس کو اپنا ہے جنوں اور مجھے سودا اپنا
دل کسی اور کا دیوانہ، میں دیوانۂ دل

تُو سمجھتا نہیں اَے زاہدِ ناداں اس کو
رشکِ صد سجدہ ہے اِک لغزشِ مستانۂ دل

خاک کے ڈھیر کو اِکسیر بنا دیتی ہے
وہ اثر رکھتی ہے خاکسترِ پروانۂ دل

عشق کے دام میں پھنس کر یہ رِہا ہوتا ہے
برق گرتی ہے تو یہ نخل ہَرا ہوتا ہے

❀ ❀ ❀

موجِ دریا

مضطرب رکھتا ہے میرا دلِ بے تاب مجھے
عینِ ہستی ہے تڑپ صورتِ سیماب مجھے

موج ہے نام مرا، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کبھی حلقۂ گرداب مجھے

IQBAL FORUM

آب میں مثلِ ہوا جاتا ہے توسن میرا
خارِ ماہی سے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

میں اُچھلتی ہوں کبھی جذبِ مہِ کامل سے جوش میں سر کو پٹکتی ہوں کبھی ساحل سے
ہوں وہ رہرو کہ محبت ہے مجھے منزل سے کیوں تڑپتی ہوں یہ پوچھے کوئی میرے دل سے
زحمتِ تنگیِ دریا سے گریزاں ہوں میں
وسعتِ بحر کی فُرقت میں پریشاں ہوں میں

❀ ❀ ❀

رُخصت اے بزمِ جہاں!

(ماخوذ از ایمرسن)

رُخصت اے بزمِ جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں
آہ! اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
بسکہ میں افسردہ دِل ہوں، درخورِ محفل نہیں
تُو مرے قابل نہیں ہے، میں ترے قابل نہیں
قید ہے، دربارِ سلطان و شبستانِ وزیر
توڑ کر نکلے گا زنجیرِ طلائی کا اسیر

IQBAL FORUM

گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی میں ہے
اجنبیّت سی مگر تیری شناسائی میں ہے

مدّتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدّتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا

مدّتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں مَیں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں مَیں

مدتوں ڈھونڈا کیا نظّارۂ گُل، خار میں
آہ، وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار میں

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظّارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طُوفان کے مارے کو ہے

چھوڑ کر مانندِ بُو تیرا چمن جاتا ہوں میں
رُخصت اَے بزمِ جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں

گھر بنایا ہے سکُوتِ دامنِ کُہسار میں
آہ! یہ لذّت کہاں موسیقیِ گُفتار میں

ہم نشینِ نرگسِ شہلا، رفیقِ گُل ہوں مَیں
ہے چمن میرا وطن، ہمسایۂ بلبل ہوں مَیں

IQBAL FORUM

شام کو آواز چشموں کی سُلاتی ہے مجھے
صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بزمِ ہستی میں ہے سب کو محفل آرائی پسند
ہے دلِ شاعر کو لیکن کُنجِ تنہائی پسند

ہے جنوں مُجھ کو کہ گھبراتا ہوں آبادی میں میں
ڈھونڈتا پھرتا ہوں کس کو کوہ کی وادی میں میں؟

شوق کس کا سبزہ زاروں میں پھراتا ہے مجھے
اور چشموں کے کناروں پر سُلاتا ہے مجھے؟

طعنہ زن ہے تُو کہ شیدا کُنجِ عُزلت کا ہوں مَیں
دیکھ اَے غافل! پیامی بزمِ قدرت کا ہوں مَیں

ہم وطن شمشاد کا، قُمری کا میں ہم راز ہوں
اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں

کچھ جو سُنتا ہوں تو اَوروں کو سنانے کے لیے
دیکھتا ہوں کچھ تو اَوروں کو دِکھانے کے لیے

عاشقِ عُزلت ہے دل، نازاں ہوں اپنے گھر پہ مَیں
خندہ زن ہوں مسندِ دارا و اسکندر پہ مَیں

IQBAL FORUM

لیٹنا زیرِ شجر رکھتا ہے جادُو کا اثر
شام کے تارے پہ جب پڑتی ہو رہ رہ کر نظر
علم کے حیرت کدے میں ہے کہاں اس کی نمود!
گُل کی پتی میں نظر آتا ہے رازِ ہست و بود

طفلِ شیر خوار

میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چِلّاتا ہے تُو
مہرباں ہوں مَیں، مجھے نامہرباں سمجھا ہے تُو
پھر پڑا روئے گا اَے نو واردِ اقلیمِ غم
چبھ نہ جائے دیکھنا! باریک ہے نوکِ قلم
آہ! کیوں دُکھ دینے والی شے سے تجھ کو پیار ہے
کھیل اِس کاغذ کے ٹکڑے سے، یہ بے آزار ہے
گیند ہے تیری کہاں، چینی کی بلّی ہے کدھر؟
وہ ذرا سا جانور ٹوٹا ہوا ہے جس کا سر
تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو
آنکھ کھلتے ہی چمک اُٹھا شرارِ آرزو

IQBAL FORUM

ہاتھ کی جنبش میں، طرزِ دید میں پوشیدہ ہے
تیری صورتِ آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ اِمتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

جب کسی شے پر بگڑ کر مجھ سے، چِلّاتا ہے تُو
کیا تماشا ہے رَدی کاغذ سے من جاتا ہے تُو

آہ! اس عادت میں ہم آہنگ ہوں مَیں بھی ترا
تُو تلوّن آشنا، میں بھی تلوّن آشنا

عارضی لذّت کا شیدائی ہوں، چِلّاتا ہوں مَیں
جلد آجاتا ہے غُصّہ، جلد من جاتا ہوں مَیں

میری آنکھوں کو لُبھا لیتا ہے حُسنِ ظاہری
کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی مری

تیری صورت گاہ گریاں گاہ خنداں، میں بھی ہوں
دیکھنے کو نوجواں ہوں، طفلِ ناداں مَیں بھی ہوں

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

تصویرِ درد

نہیں منّت کشِ تابِ شُنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زُبانی ہے زُباں میری
یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری
اُٹھائے کچھ وَرق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستان میری
اُڑا لی قُمریوں نے، طُوطیوں نے، عندلیبوں نے
چمن والوں نے مِل کر لوٹ لی طرزِ فغاں میری
ٹپک اَے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری
الٰہی! پھر مزا کیا ہے یہاں دُنیا میں رہنے کا
حیاتِ جاوداں میری، نہ مرگِ ناگہاں میری!
مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گلستاں کا
وہ گُل ہوں میں، خزاں ہر گُل کی ہے گویا خزاں میری

IQBAL FORUM

''دریں حسرت سرا عمریست افسونِ جرس دارم
زفیضِ دل تپیدنہا خروشِ بے نفس دارم''

ریاضِ دہر میں ناآشنائے بزمِ عشرت ہوں
خوشی روتی ہے جس کو، میں وہ محرومِ مسرت ہوں
مری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب، شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں
پریشاں ہوں میں مشتِ خاک، لیکن کچھ نہیں کھلتا
سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں
یہ سب کچھ ہے مگر ہستی مری مقصد ہے قدرت کا
سراپا نور ہو جس کی حقیقت، مَیں وہ ظلمت ہوں
خزینہ ہوں، چھپایا مجھ کو مُشتِ خاکِ صحرا نے
کسی کو کیا خبر ہے میں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں!
نظر میری نہیں ممنونِ سیرِ عرصۂ ہستی
میں وہ چھوٹی سی دُنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں
نہ صہبا ہوں نہ ساقی ہوں، نہ مستی ہوں نہ پیمانہ
میں اس میخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

IQBAL FORUM

مجھے رازِ دو عالم دِل کا آئینہ دِکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عطا ایسا بیاں مُجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہم زبانوں میں

اثر یہ بھی ہے اِک میرے جنونِ فتنہ ساماں کا
مرا آئینۂ دِل ہے قضا کے راز دانوں میں

رُلاتا ہے ترا نظّارہ اَے ہندوستاں! مُجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

دیا رونا مجھے ایسا کہ سب کچھ دے دیا گویا
لکھا کلکِ ازل نے مُجھ کو تیرے نوحہ خوانوں میں

نشانِ برگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گُل چیں!
تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

چُھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردُوں نے
عنادِل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

سُن اَے غافل صدا میری، یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں

IQBAL FORUM

وطن کی فکر کر ناداں! مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
ذرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے، ہونے والا ہے
دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کُہن کی داستانوں میں
یہ خاموشی کہاں تک؟ لذّتِ فریاد پیدا کر
زمیں پر تُو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اَے ہندوستاں والو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہی آئینِ قدرت ہے یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گام زن، محبوبِ فطرت ہے

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا
جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دِل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
مگر غُنچوں کی صورت ہوں دِلِ درد آشنا پیدا
چمن میں مشتِ خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا

IQBAL FORUM

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے تو اِس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا
مجھے اَے ہم نشیں رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں
کہ میں داغِ محبّت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا
دِکھا دُوں گا جہاں کو جو مری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورتِ آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

جو ہے پردوں میں پنہاں، چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

کیا رفعت کی لذّت سے نہ دِل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے
رہا دِل بستۂ محفل، مگر اپنی نِگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے
فدا کرتا رہا دِل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے
تعصُّب چھوڑ ناداں! دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے بُرا تو نے

IQBAL FORUM

سراپا نالۂ بیدادِ سوزِ زندگی ہو جا

سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے
صفائے دِل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلُّق سے
کفِ آئینہ پر باندھی ہے او ناداں حنا تو نے
زمیں کیا، آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے!
زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل!
بنایا ہے بُتِ پندار کو اپنا خدا تو نے
کنویں میں تو نے یوسف کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا
ارے غافل! جو مطلق تھا مقیّد کر دیا تو نے
ہَوس بالائے منبر ہے تجھے رنگیں بیانی کی
نصیحت بھی تری صورت ہے اِک افسانہ خوانی کی

دِکھا وہ حُسنِ عالم سوز اپنی چشمِ پُرنم کو
جو تڑپاتا ہے پروانے کو، رُلواتا ہے شبنم کو
نرا نظّارہ ہی اَے بوالہوس مقصد نہیں اس کا
بنایا ہے کسی نے کچھ سمجھ کر چشمِ آدم کو

IQBAL FORUM

اگر دیکھا بھی اُس نے سارے عالم کو تو کیا دیکھا
نظر آئی نہ کچھ اپنی حقیقت جام سے جم کو

شجر ہے فرقہ آرائی، تعصّب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنّت سے نکلواتا ہے آدم کو

نہ اُٹھّا جذبۂ خورشید سے اِک برگِ گُل تک بھی
یہ رفعت کی تمنّا ہے کہ لے اُڑتی ہے شبنم کو

پھرا کرتے نہیں مجروحِ اُلفت فکرِ درماں میں
یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنے مرہم کو

محبت کے شرر سے دِل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طُور ہوتا ہے

دوا ہر دُکھ کی ہے مجروحِ تیغِ آرزو رہنا
علاجِ زخم ہے آزادِ احسانِ رفو رہنا

شرابِ بے خودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بُو رہنا

تھمے کیا دیدۂ گریاں وطن کی نوحہ خوانی میں
عبادت چشمِ شاعر کی ہے ہر دَم باوضُو رہنا

IQBAL FORUM

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گل پر آشیاں اپنا
چمن میں آہ! کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا
جو تو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبّت میں
غلامی ہے اسیرِ امتیازِ ما و تُو رہنا
یہ استغنا ہے، پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا
نہ رہ اپنوں سے بے پروا، اسی میں خیر ہے تیری
اگر منظور ہے دُنیا میں او بیگانہ خو! رہنا
شرابِ رُوح پرور ہے محبّت نوعِ انساں کی
سکھایا اُس نے مُجھ کو مست بے جام و سبو رہنا
محبّت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بختِ خُفتہ کو بیدار قوموں نے

بیابانِ محبّت دشتِ غُربت بھی، وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی، آشیانہ بھی، چمن بھی ہے
محبّت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے، صحرا بھی
جَرس بھی، کارواں بھی، راہبر بھی، راہزن بھی ہے

IQBAL FORUM

مرض کہتے ہیں سب اس کو، یہ ہے لیکن مرض ایسا
چھپا جس میں علاجِ گردشِ چرخِ کہن بھی ہے
جلانا دِل کا ہے گویا سراپا نور ہو جانا
یہ پروانہ جو سوزاں ہو تو شمعِ انجمن بھی ہے
وہی اِک حُسن ہے، لیکن نظر آتا ہے ہر شے میں
یہ شیریں بھی ہے گویا، بے ستُوں بھی، کوہکن بھی ہے
اُجاڑا ہے تمیزِ ملّت و آئیں نے قوموں کو
مرے اہلِ وطن کے دِل میں کچھ فکرِ وطن بھی ہے؟
سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے
"نمیگر دید کوتہ رشتۂ معنی رہا کردم
حکایت بود بے پایاں، بخاموشی ادا کردم"

نالۂ فراق

(آرنلڈ کی یاد میں)

جا بسا مغرب میں آخر اے مکاں تیرا مکیں — آہ! مشرق کی پسند آئی نہ اُس کو سرزمیں
آ گیا آج اس صداقت کا مرے دِل کو یقیں — ظلمتِ شب سے ضیائے روزِ فُرقت کم نہیں

IQBAL FORUM

''تازِ آغوشِ وداعش داغِ حیرت چیدہ است
ہمچو شمعِ کشتہ در چشمِ نگہ خوابیدہ است''

کشتۂ عُزلت ہوں، آبادی میں گھبراتا ہوں مَیں — شہر سے سودا کی شدّت میں نکل جاتا ہوں مَیں
یادِ ایّامِ سلف سے دِل کو تڑپاتا ہوں مَیں — بہرِ تسکیں تیری جانب دوڑتا آتا ہوں مَیں

آنکھ گو مانوس ہے تیرے در و دیوار سے
اجنبیّت ہے مگر پیدا مری رفتار سے

ذرّہ میرے دِل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا — آئنہ ٹوٹا ہوا عالم نُما ہونے کو تھا
نخل میری آرزوؤں کا ہرا ہونے کو تھا — آہ! کیا جانے کوئی میں کیا سے کیا ہونے کو تھا

ابرِ رحمت دامن از گلزارِ من برچید و رفت
اندکے برغُنچہ ہائے آرزو بارید و رفت

تُو کہاں ہے اَے کلیمِ ذروۂ سینائے علم — تھی تری موجِ نفس بادِ نشاط افزائے علم
اب کہاں وہ شوقِ رہ پیمائیِ صحرائے علم — تیرے دَم سے تھا ہمارے سر میں بھی سودائے علم

''شورِ لیلیٰ کو کہ باز آرائشِ سودا کند
خاکِ مجنوں را غبارِ خاطرِ صحرا کند''

کھول دے گا دشتِ وحشت عُقدۂ تقدیر کو — توڑ کر پہنچوں گا میں پنجاب کی زنجیر کو
دیکھتا ہے دیدۂ حیراں تری تصویر کو — کیا تسلّی ہو مگر گرویدۂ تقریر کو

''تابِ گویائی نہیں رکھتا دَہن تصویر کا
خامشی کہتے ہیں جس کو، ہے سخن تصویر کا''

IQBAL FORUM

چاند

میرے ویرانے سے کوسوں دُور ہے تیرا وطن
ہے مگر دریائے دل تیری کشش سے موجزن
قصد کس محفل کا ہے؟ آتا ہے کس محفل سے تُو؟
زرد رُو شاید ہوا رنجِ رہِ منزل سے تُو
آفرینش میں سراپا نور تُو، ظلمت ہوں میں
اِس سیہ روزی پہ لیکن تیرا ہم قسمت ہوں میں
آہ! میں جلتا ہوں سوزِ اشتیاقِ دید سے
تُو سراپا سوز داغِ منّتِ خورشید سے
ایک حلقے پر اگر قائم تری رفتار ہے
میری گردش بھی مثالِ گردشِ پرکار ہے
زندگی کی رہ میں سرگرداں ہے تُو، حیراں ہوں مَیں
تُو فروزاں محفلِ ہستی میں ہے، سوزاں ہوں مَیں
میں رہِ منزل میں ہوں، تُو بھی رہِ منزل میں ہے
تیری محفل میں جو خاموشی ہے، میرے دِل میں ہے

IQBAL FORUM

تُو طلب خُو ہے تو میرا بھی یہی دستور ہے
چاندنی ہے نور تیرا، عشق میرا نور ہے
انجمن ہے ایک میری بھی جہاں رہتا ہوں میں
بزم میں اپنی اگر یکتا ہے تُو، تنہا ہوں میں
مِہر کا پرتَو ترے حق میں ہے پیغامِ اَجل
محو کر دیتا ہے مُجھ کو جلوۂ حُسنِ ازل
پھر بھی اَے ماہِ مبیں! مَیں اور ہوں تُو اور ہے
درد جس پہلو میں اُٹھتا ہو، وہ پہلو اور ہے
گرچہ میں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تُو
سیکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دُور تُو
جو مری ہستی کا مقصد ہے، مجھے معلوم ہے
یہ چمک وُہ ہے، جبیں جس سے تری محروم ہے

❀❀❀

بلالؓ

چمک اُٹھا جو ستارہ ترے مقدّر کا — حبَش سے تجھ کو اُٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غم کدے کی آبادی — تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

IQBAL FORUM

وہ آستاں نہ چھُٹا تجھ سے ایک دَم کے لیے کسی کے شوق میں تُو نے مزے ستم کے لیے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبّت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورتِ سلماںؑ ادا شناس تری شرابِ دِید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثلِ کلیمؑ سودا تھا اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نِگاہوں کا نور تھا گویا ترے لیے تو یہ صحرا ہی طُور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دِید خُنک دلے کہ تپیدہ دمے نیاسائید
گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پر کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دستِ موسیٰ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بردلِ تو زدند
چہ برقِ جلوہ بخاشاکِ حاصلِ تو زدند!

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی نماز اس کے نظارے کا اِک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اُس کا
خوشا وہ دَور کہ دیدارِ عام تھا اُس کا

❀❀❀

IQBAL FORUM

سرگزشتِ آدم

سنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے
بھلایا قصّۂ پیمانِ اوّلیں میں نے

لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنّت میں
پیا شعور کا جب جامِ آتشیں میں نے

رہی حقیقتِ عالم کی جستجو مجھ کو
دِکھایا اوجِ خیالِ فلک نشیں میں نے

ملا مزاجِ تغیّر پسند کچھ ایسا
کیا قرار نہ زیرِ فلک کہیں میں نے

نکالا کعبے سے پتھر کی مُورتوں کو کبھی
کبھی بُتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

کبھی میں ذوقِ تکلّم میں طُور پر پہنچا
چھپایا نورِ ازل زیرِ آستیں میں نے

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کیا فلک کو سفر، چھوڑ کر زمیں میں نے

کبھی میں غارِ حرا میں چھپا رہا برسوں
دیا جہاں کو کبھی جامِ آخریں میں نے

سنایا ہند میں آ کر سرودِ ربّانی
پسند کی کبھی یوناں کی سرزمیں میں نے

دیارِ ہند نے جس دَم مری صدا نہ سنی
بسایا خطۂ جاپان و مُلکِ چیں میں نے

بنایا ذرّوں کی ترکیب سے کبھی عالم
خلافِ معنیِ تعلیمِ اہلِ دیں میں نے

لہو سے لال کیا سیکڑوں زمینوں کو
جہاں میں چھیڑ کے پیکارِ عقل و دیں میں نے

سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی
اِسی خیال میں راتیں گزار دیں میں نے

ڈرا سکیں نہ کلیسا کی مجھ کو تلواریں
سکھایا مسئلۂ گردشِ زمیں میں نے

کشش کا راز ہویدا کیا زمانے پر
لگا کے آئنۂ عقلِ دُوربیں میں نے

IQBAL FORUM

کیا اسیر شعاعوں کو، برقِ مُضطر کو بنا دی غیرتِ جنّت یہ سرزمیں میں نے
مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی کیا خرد سے جہاں کو تہِ نگیں میں نے

ہوئی جو چشمِ مظاہر پرست وا آخر
تو پایا خانۂ دِل میں اُسے مکیں میں نے

❀❀❀

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھّا ہندوستاں ہمارا ہم بُلبلیں ہیں اس کی، یہ گُلستاں ہمارا
غُربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دِل وطن میں سمجھو ہیں ہمیں بھی، دِل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اُونچا، ہمسایہ آسماں کا وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں گُلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا
اَے آبِ رودِ گنگا! وہ دِن ہیں یاد تجھ کو؟ اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری صدیوں رہا ہے دُشمن دورِ زماں ہمارا

اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

IQBAL FORUM

جُگنو

جُگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں

یا شب کی سلطنت میں دِن کا سفیر آیا
غربت میں آ کے چمکا، گمنام تھا وطن میں

تُکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا
ذرّہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں

حُسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اِک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں

چھوٹے سے چاند میں ہے ظُلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں

پروانہ اِک پتنگا، جگنو بھی اِک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی
پروانے کو تپش دی، جگنو کو روشنی دی

رنگیں نوا بنایا مرغانِ بے زباں کو
گُل کو زبان دے کر تعلیمِ خامشی دی

نظّارۂ شفق کی خوبی زوال میں تھی
چمکا کے اِس پری کو تھوڑی سی زندگی دی

رنگیں کیا سحر کو بانکی دُلہن کی صورت
پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو
پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کلی دی

یہ اِمتیاز لیکن اِک بات ہے ہماری
جگنو کا دِن وہی ہے جو رات ہے ہماری

IQBAL FORUM

حُسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے — اِنساں میں وہ سخن ہے غُنچے میں وہ چٹک ہے
یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا — واں چاندنی ہے جو کچھ یاں درد کی کسک ہے
اَندازِ گفتگو نے دھوکے دیے ہیں ورنہ — نغمہ ہے بُوئے بُلبل، بُو پھول کی چہک ہے
کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی — جگنو میں جو چمک ہے وہ پھول میں مہک ہے

یہ اِختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو
ہر شے میں جبکہ پنہاں خاموشیِ ازل ہو

❀❀❀

صبح کا ستارہ

لطفِ ہمسایگی شمس و قمر کو چھوڑوں — اور اس خدمتِ پیغامِ سحر کو چھوڑوں
میرے حق میں تو نہیں تاروں کی بستی اچھی — اس بلندی سے زمیں والوں کی پستی اچھی
آسماں کیا، عدم آباد وطن ہے میرا — صبح کا دامنِ صد چاک کفن ہے میرا
میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا — ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبُوحی پینا
نہ یہ خدمت، نہ یہ عزّت، نہ یہ رفعت اچھی — اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظلمت اچھی

میری قدرت میں جو ہوتا تو نہ اختر بنتا
قعرِ دریا میں چمکتا ہوا گوہر بنتا

واں بھی موجوں کی کشاکش سے جو دل گھبراتا — چھوڑ کر بحر کہیں زیبِ گلو ہو جاتا
ہے چمکنے میں مزا حسن کا زیور بن کر — زینتِ تاجِ سرِ بانوئے قیصر بن کر

IQBAL FORUM

ایک پتھر کے جو ٹکڑے کا نصیبا جاگا — خاتمِ دستِ سلیماں کا نگیں بن کے رہا
ایسی چیزوں کا مگر دہر میں ہے کام شکست — ہے گُہر ہائے گراں مایہ کا انجام شکست
زندگی وہ ہے کہ جو ہو نہ شناسائے اجل — کیا وہ جینا ہے کہ ہو جس میں تقاضائے اجل

ہے یہ انجام اگر زینتِ عالم ہو کر
کیوں نہ گر جاؤں کسی پھول پہ شبنم ہو کر!

کسی پیشانی کے افشاں کے ستاروں میں رہوں — کسی مظلوم کی آہوں کے شراروں میں رہوں
اشک بن کر سرِ مژگاں سے اٹک جاؤں میں — کیوں نہ اس بیوی کی آنکھوں سے ٹپک جاؤں میں
جس کا شوہر ہو رواں ہو کے زِرہ میں مستور — سوئے میدانِ وغا حُبِّ وطن سے مجبور
یاس و اُمید کا نظّارہ جو دِکھلاتی ہو — جس کی خاموشی سے تقریر بھی شرماتی ہو
جس کو شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے — اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے
زردیٔ رُخصت کی گھڑی عارضِ گُلگوں ہو جائے — کششِ حُسن غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے
لاکھ وہ ضبط کرے پر میں ٹپک ہی جاؤں — ساغرِ دیدۂ پُرنم سے چھلک ہی جاؤں

خاک میں مل کے حیاتِ ابدی پا جاؤں
عشق کا سوز زمانے کو دِکھاتا جاؤں

ق

ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا — نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا — جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

IQBAL FORUM

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا سارے جہاں کو جس نے علم و ہُنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا تُرکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سُنی تھی دنیا نے جس مکاں سے میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سِینا نوحؑ نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا جنّت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

❀❀❀

نیا شِوالہ

سچ کہہ دوں اے برہمن! گر تو برا نہ مانے تیرے صنم کدوں کے بُت ہو گئے پرانے
اپنوں سے بَیر رکھنا تُو نے بُتوں سے سیکھا جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے
تنگ آ کے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا واعظ کا وعظ چھوڑا، چھوڑے ترے فسانے

IQBAL FORUM

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تُو خُدا ہے
خاکِ وطن کا مُجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

آ، غیریت کے پردے اِک بار پھر اُٹھا دیں — بچھڑوں کو پھر ملا دیں، نقشِ دُوئی مٹا دیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی — آ، اِک نیا شِوالا اس دیس میں بنا دیں
دنیا کے تیرتھوں سے اُونچا ہوا اپنا تیرتھ — دامانِ آسماں سے اس کا کلس ملا دیں
ہر صبح اُٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے — سارے پُجاریوں کو مے پیت کی پلا دیں

شکتی بھی، شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مُکتی پریت میں ہے

❀❀❀

داغؔ

عظمتِ غالبؔ ہے اِک مدت سے پیوندِ زمیں — مہدیِ مجروحؔ ہے شہرِ خموشاں کا مکیں
توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیرؔ — چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیرؔ
آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے — شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے
بُلبلِ دلّی نے باندھا اس چمن میں آشیاں — ہم نوا ہیں سب عنادل باغِ ہستی کے جہاں

چل بسا داغؔ، آہ! میّت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے

IQBAL FORUM

اب کہاں وہ بانکپن، وہ شوخیِ طرزِ بیاں — آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں
تھی زبانِ داغ پر جو آرزو ہر دِل میں ہے — لیلیِ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے
اب صبا سے کون پوچھے گا سکوتِ گُل کا راز — کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بُلبل کا راز

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

اور دِکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں — اپنے فکرِ نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں
تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رُلوائیں گے — یا تخیُّل کی نئی دنیا ہمیں دِکھلائیں گے
اس چمن میں ہوں گے پیدا بُلبلِ شیراز بھی — سیکڑوں ساحر بھی ہوں گے، صاحبِ اعجاز بھی
اُٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بُت خانے سے — مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے
لکھی جائیں گی کتابِ دِل کی تفسیریں بہت — ہوں گی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت

ہُو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون؟
اُٹھ گیا ناوک فگن، مارے گا دِل پر تیر کون؟

اشک کے دانے زمینِ شعر میں بوتا ہوں میں — تُو بھی رو اَے خاکِ دلی! داغ کو روتا ہوں میں
اَے جہان آباد! اَے سرمایۂ بزمِ سخن! — ہو گیا پھر آج پامالِ خزاں تیرا چمن
وہ گُلِ رنگیں ترا رُخصت مثالِ بُو ہوا — آہ! خالی داغ سے کاشانۂ اُردو ہوا
تھی نہ شاید کچھ کشش ایسی وطن کی خاک میں — وہ مہِ کامل ہُوا پنہاں دکن کی خاک میں

اُٹھ گئے ساقی جو تھے، مے خانہ خالی رہ گیا
یادگارِ بزمِ دہلی ایک حالی رہ گیا

IQBAL FORUM

آرزو کو خون رُلواتی ہے بیدادِ اجل مارتا ہے تیر تاریکی میں صیّادِ اجل
کُھل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گُلستان
ایک ہی قانونِ عالم گیر کے ہیں سب اثر
بُوئے گُل کا باغ سے، گُل چیں کا دنیا سے سفر

اَبر

اُٹھی پھر آج وہ پُورب سے کالی کالی گھٹا سیاہ پوش ہوا پھر پہاڑ سر بن کا
نہاں ہُوا جو رُخِ مہر زیرِ دامنِ ابر ہوائے سرد بھی آئی سوارِ توسنِ ابر
گرج کا شور نہیں ہے، خموش ہے یہ گھٹا عجیب مے کدۂ بے خروش ہے یہ گھٹا
چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے قبائے گُل میں گہر ٹانکنے کو آئی ہے
جو پھول مہر کی گرمی سے سو چلے تھے اُٹھے زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے اُٹھے
ہوا کے زور سے اُبھرا، بڑھا، اُڑا بادل اُٹھی وہ اور گھٹا، لو! برس پڑا بادل
عجیب خیمہ ہے کہسار کے نہالوں کا
یہیں قیام ہو وادی میں پھرنے والوں کا

IQBAL FORUM

ایک پرندہ اور جگنو

سرِ شام ایک مرغِ نغمہ پیرا کسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
چمکتی چیز اِک دیکھی زمیں پر اُڑا طائر اُسے جگنو سمجھ کر
کہا جگنو نے او مرغِ نوا ریز! نہ کر بیکس پہ منقارِ ہوس تیز
تجھے جس نے چہک، گُل کو مہک دی اُسی اللہ نے مُجھ کو چمک دی
لباسِ نور میں مستور ہوں میں پتنگوں کے جہاں کا طور ہوں میں
چمک تیری بہشتِ گوش اگر ہے چمک میری بھی فردوسِ نظر ہے
پروں کو میرے قدرت نے ضیا دی تجھے اُس نے صدائے دِل رُبا دی
تری منقار کو گانا سکھایا مجھے گُلزار کی مشعل بنایا
چمک بخشی مجھے، آواز تجھ کو دیا ہے سوز مجھ کو، ساز تجھ کو
مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز جہاں میں ساز کا ہے ہم نشیں سوز
قیامِ بزمِ ہستی ہے انہی سے ظہورِ اوج و پستی ہے انہی سے
ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

❀❀❀

IQBAL FORUM

بچّہ اور شمع

کیسی حیرانی ہے یہ اَے طفلکِ پروانہ خُو! شمع کے شعلوں کو گھڑیوں دیکھتا رہتا ہے تُو
یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جنبش ہے کیا روشنی سے کیا بغل گیری ہے تیرا مدعا؟

اس نظارے سے ترا ننّھا سا دِل حیران ہے
یہ کسی دیکھی ہوئی شے کی مگر پہچان ہے

شمع اِک شعلہ ہے لیکن تُو سراپا نُور ہے آہ! اس محفل میں یہ عریاں ہے تُو مستُور ہے
دستِ قدرت نے اسے کیا جانے کیوں عریاں کیا! تجھ کو خاکِ تیرہ کے فانوس میں پنہاں کیا
نور تیرا چھپ گیا زیرِ نقابِ آگہی ہے غبارِ دیدۂ بینا حجابِ آگہی

زندگانی جس کو کہتے ہیں فراموشی ہے یہ
خواب ہے، غفلت ہے، سرمستی ہے، بیہوشی ہے یہ

محفلِ قدرت ہے اِک دریائے بے پایانِ حُسن آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طُوفانِ حُسن
حسن، کوہستاں کی ہیبتناک خاموشی میں ہے مہر کی ضوگستری، شب کی سیہ پوشی میں ہے
آسمانِ صُبح کی آئینہ پوشی میں ہے یہ شام کی ظُلمت، شفق کی گُل فروشی میں ہے یہ
عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں طفلکِ ناآشنا کی کوششِ گفتار میں
ساکنانِ صحنِ گُلشن کی ہم آوازی میں ہے ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے
چشمۂ کُہسار میں، دریا کی آزادی میں حُسن شہر میں، صحرا میں، ویرانے میں، آبادی میں حُسن

IQBAL FORUM

رُوح کو لیکن کسی گم گشتہ شے کی ہے ہوس ورنہ اس صحرا میں کیوں نالاں ہے یہ مثلِ جرسؔ!

حُسن کے اس عام جلوے میں بھی یہ بے تاب ہے
زندگی اس کی مثالِ ماہیِ بے آب ہے

❀❀❀

کنارِ راوی

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دِل کی
پیامِ سجدے کا یہ زیر و بم ہوا مُجھ کو جہاں تمام سوادِ حرم ہُوا مجھ کو

سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں
خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں

شرابِ سرخ سے رنگیں ہوا ہے دامنِ شام لیے ہے پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام
عدم کو قافلۂ روز تیز گام چلا شفق نہیں ہے یہ سورج کے پھول ہیں گویا
کھڑے ہیں دُور وہ عظمت فزائے تنہائی منارِ خواب گہِ شہسوارِ چغتائی
فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل کوئی زمانِ سلَف کی کتاب ہے یہ محل

مقام کیا ہے سرودِ خموش ہے گویا
شجر یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا

IQBAL FORUM

رواں ہے سینۂ دریا پہ اِک سفینۂ تیز ہُوا ہے موج سے ملاح جس کا گرم ستیز
سُبک روی میں ہے مثلِ نِگاہ یہ کشتی نکل کے حلقۂ حدِّ نظر سے دُور گئی
جہازِ زندگیِ آدمی رواں ہے یونہی اَبد کے بحر میں پیدا یونہی، نہاں ہے یونہی
شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا
نظر سے چُھپتا ہے لیکن فنا نہیں ہوتا

❀❀❀

اِلتجائے مسافر

(بہ درگاہِ حضرتِ محبوبِ الٰہیؒ دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا
تری لحد کی زیارت ہے زندگی دِل کی مسیح و خضر سے اُونچا مقام ہے تیرا
نہاں ہے تیری محبّت میں رنگِ محبوبی بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا
اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ توام
وگر کُشادہ جبینم، گُلِ بہارِ توام

—چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گُل ہُوا ہے صبر کا منظور اِمتحاں مجھ کو

IQBAL FORUM

چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے
شرابِ علم کی لذّت کشاں کشاں مجھ کو

نظر ہے ابرِ کرم پر، درختِ صحرا ہوں
کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھ کو

فلک نشیں صِفَتِ مہر ہوں زمانے میں
تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھ کو

مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے
کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو

مری زُبانِ قلم سے کسی کا دِل نہ دُکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو

دِلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر
تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو

بنایا تھا جسے چُن چُن کے خار و خس مَیں نے
چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھ کو

پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں
کیا جنہوں نے محبّت کا رازداں مجھ کو

وہ شمعِ بارگہِ خاندانِ مرتضوی
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو

نفس سے جس کے کھِلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو

دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں
کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

وہ میرا یوسفِ ثانی، وہ شمعِ محفلِ عشق
ہوئی ہے جس کی اخوّت قرارِ جاں مجھ کو

جلا کے جس کی محبت نے دفترِ من و تو
ہوائے عیش میں پالا، کیا جواں مجھ کو

ریاضِ دہر میں مانندِ گُل رہے خنداں
کہ ہے عزیز ترا زِ جاں وہ جانِ جاں مجھ کو

شگفتہ ہو کے کلی دِل کی پھُول ہو جائے!
یہ اِلتجائے مسافر قبول ہو جائے!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

غزلیات

گلزارِ ہست و بُود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ
آیا ہے تُو جہاں میں مثالِ شرار دیکھ
دَم دے نہ جائے ہستیِ ناپائدار دیکھ
مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تُو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ

کھولی ہیں ذوقِ دید نے آنکھیں تری اگر
ہر رہ گزر میں نقشِ کفِ پائے یار دیکھ

❀❀❀

نہ آتے، ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی
تمہارے پیامی نے سب راز کھولا
خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی
بھری بزم میں اپنے عاشق کو تاڑا
تری آنکھ مستی میں ہُشیار کیا تھی!
تامّل تو تھا اُن کو آنے میں قاصد
مگر یہ بتا طرزِ اِنکار کیا تھی
کھنچے خود بخود جانبِ طُورِ موسیٰؑ
کشش تیری اَے شوقِ دیدار کیا تھی!

کہیں ذکر رہتا ہے اقبالؔ تیرا
فسوں تھا کوئی، تیری گفتار کیا تھی

IQBAL FORUM

عجب واعظ کی دیں داری ہے یارب! عداوت ہے اسے سارے جہاں سے
کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں کہاں جاتا ہے، آتا ہے کہاں سے
وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے
ہم اپنی درد مندی کا فسانہ سُنا کرتے ہیں اپنے راز داں سے

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے

❀❀❀

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے بجلیاں بے تاب ہوں جن کو جلانے کے لیے
وائے ناکامی! فلک نے تاک کر توڑا اُسے میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کے لیے
آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دو ملّت سے تری ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کے لیے
دل میں کوئی اس طرح کی آرزو پیدا کروں لوٹ جائے آسماں میرے مٹانے کے لیے
جمع کر خرمن تو پہلے دانہ دانہ چُن کے تُو آہ ہی نکلے گی کوئی بجلی جلانے کے لیے
پاس تھا ناکامیِ صیاد کا اَے ہم صفیر ورنہ مَیں اور اُڑ کے آتا ایک دانے کے لیے!

اس چمن میں مرغِ دل گائے نہ آزادی کا گیت
آہ! یہ گلشن نہیں ایسے ترانے کے لیے

❀❀❀

کیا کہوں اپنے چمن سے میں جُدا کیونکر ہوا اور اسیرِ حلقۂ دامِ ہوا کیونکر ہوا
جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانے کا ہوں مَیں مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیونکر ہوا

IQBAL FORUM

کچھ دِکھانے دیکھنے کا تھا تقاضا طُور پر
کیا خبر ہے تجھ کو اَے دِل فیصلا کیونکر ہوا

ہے طلب بے مدّعا ہونے کی بھی اِک مدّعا
مرغِ دل دامِ تمنّا سے رِہا کیونکر ہوا

دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے
پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا

حسنِ کامل ہی نہ ہو اس بے حجابی کا سبب
وہ جو تھا پردوں میں پنہاں، خود نما کیونکر ہوا

موت کا نسخہ ابھی باقی ہے اَے دردِ فراق!
چارہ گر دیوانہ ہے، مَیں لا دوا کیونکر ہوا

تُو نے دیکھا ہے کبھی اَے دیدۂ عبرت کہ گُل
ہو کے پیدا خاک سے رنگیں قبا کیونکر ہوا

پُرسشِ اعمال سے مقصد تھا رُسوائی مری
ورنہ ظاہر تھا سبھی کچھ، کیا ہوا، کیونکر ہوا

میرے مٹنے کا تماشا دیکھنے کی چیز تھی
کیا بتاؤں اُن کا میرا سامنا کیونکر ہوا

❀❀❀

اَنوکھی وضع ہے، سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

علاجِ درد میں بھی درد کی لذّت پہ مرتا ہوں
جو تھے چھالوں میں کانٹے، نوکِ سوزن سے نکالے ہیں

بھلا پھُولا رہے یارب! چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بُوٹے مَیں نے پالے ہیں

IQBAL FORUM

رُلاتی ہے مجھے راتوں کو خاموشی ستاروں کی
نرالا عشق ہے میرا، نرالے میرے نالے ہیں
نہ پوچھو مُجھ سے لذّت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سینکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں
نہیں بیگانگی اچھّی رفیقِ راہِ منزل سے
ٹھہر جا اَے شرر، ہم بھی تو آخر مِٹنے والے ہیں
اُمیدِ حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو
یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں
مرے اشعار اَے اقبالؔ کیوں پیارے نہ ہوں مُجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دِل کے یہ دردانگیز نالے ہیں

❀ ❀ ❀

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دِل وا کرے کوئی
منصور کو ہُوا لبِ گویا پیامِ موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی
ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر
ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی
میں اِنتہائے عشق ہوں، تُو اِنتہائے حُسن
دیکھے مجھے کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی
عُذر آفرینِ جرمِ محبّت ہے حُسنِ دوست
محشر میں عُذرِ تازہ نہ پیدا کرے کوئی
چھپتی نہیں ہے یہ نگہِ شوق ہم نشیں!
پھر اور کس طرح اُنہیں دیکھا کرے کوئی
اَڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بھلا طُور پر کلیمؑ
طاقت ہو دید کی تو تقاضا کرے کوئی

IQBAL FORUM

نظّارے کو یہ جنبشِ مژگاں بھی بار ہے نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

کُھل جائیں، کیا مزے ہیں تمنّائے شوق میں
دو چار دِن جو میری تمنّا کرے کوئی

❀ ❀ ❀

کہوں کیا آرزوئے بے دلی مُجھ کو کہاں تک ہے مرے بازار کی رونق ہی سودائے زیاں تک ہے
وہ مے کش ہوں فروغِ مے سے خود گلزار بن جاؤں ہوائے گُل فراقِ ساقیِ نامہرباں تک ہے
چمن افروز ہے صیّاد میری خوش نوائی تک رہی بجلی کی بے تابی، سو میرے آشیاں تک ہے
وہ مشتِ خاک ہوں فیضِ پریشانی سے صحرا ہوں نہ پوچھو میری وسعت کی، زمیں سے آسماں تک ہے
جَرس ہوں، نالہ خوابیدہ ہے میرے ہر رگ و پے میں یہ خاموشی مری وقتِ رحیلِ کارواں تک ہے
سکونِ دِل سے سامانِ کشودِ کار پیدا کر کہ عُقدہ خاطرِ گرداب کا آبِ رواں تک ہے
چمن زارِ محبت میں خموشی موت ہے بُلبل! یہاں کی زندگی پابندیِ رسمِ فغاں تک ہے
جوانی ہے تو ذوقِ دید بھی، لطفِ تمنّا بھی ہمارے گھر کی آبادی قیامِ میہماں تک ہے

زمانے بھر میں رُسوا ہوں مگر اَے وائے نادانی!
سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

❀ ❀ ❀

جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظُلمت خانۂ دِل کے مکینوں میں

IQBAL FORUM

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی
مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبّہ سائی سے
تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں

کبھی اپنا بھی نظّارہ کیا ہے تو نے اَے مجنوں
کہ لیلیٰ کی طرح تُو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جُدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

مجھے رو کے گا تُو اَے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جن کو ڈوبنا ہو، ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

چُھپایا حُسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمعِ کُشتہ کو موجِ نَفَس ان کی
الٰہی! کیا چُھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

IQBAL FORUM

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہی خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دِل کو
کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

محبت کے لیے دِل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

سراپا حُسن بن جاتا ہے جس کے حُسن کا عاشق
بھلا اَے دِل حسیں اَیسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

پھڑک اُٹھا کوئی تیری ادائے ''ماعَرَفنا'' پر
ترا رُتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں

نمایاں ہو کے دِکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا
بہت مدّت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں

خموش اَے دل! بھری محفل میں چلّانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبّت کے قرینوں میں

بُرا سمجھوں انہیں، مجھ سے تو اَیسا ہو نہیں سکتا
کہ میں خود بھی تو ہوں اقبالؔ اپنے نکتہ چینوں میں

IQBAL FORUM

ترے عشق کی اِنتہا چاہتا ہوں — مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں
ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی — کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں
یہ جنّت مبارک رہے زاہدوں کو — کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں
ذرا سا تو دِل ہوں مگر شوخ اتنا — وہی لن ترانی سنا چاہتا ہوں
کوئی دَم کا مہماں ہوں اَے اہلِ محفل — چراغِ سحر ہوں، بُجھا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں

❀❀❀

کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے — نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے
بٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اَے واعظ! — خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے
مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی — جو ہوشیاری و مستی میں اِمتیاز کرے
مدام گوش بہ دِل رہ، یہ ساز ہے ایسا — جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے
کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے — جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے
سخن میں سوز، الٰہی کہاں سے آتا ہے — یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے
تمیزِ لالہ و گُل سے ہے نالۂ بُلبل — جہاں میں وا نہ کوئی چشمِ امتیاز کرے
غرورِ زُہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو — کہ بندگانِ خُدا پر زباں دراز کرے

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستاں سے اَے اقبالؔ
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے

IQBAL FORUM

سختیاں کرتا ہوں دِل پر، غیر سے غافل ہوں میں
ہائے کیا اچھّی کہی ظالم ہوں میں، جاہل ہوں میں

میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی
جو نمودِ حق سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں میں

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں میں

ہے مری ذلّت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل
جس کی غفلت کو مَلک روتے ہیں وہ غافل ہوں میں

بزمِ ہستی! اپنی آرائش پہ تُو نازاں نہ ہو
تُو تو اِک تصویر ہے محفل کی اور محفل ہوں میں

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اَے اِقبالؔ اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں

❀ ❀ ❀

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظّارے کی ہَوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

واعظ! کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دُنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکُشی
رستہ بھی ڈھونڈ، خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

مانندِ خامہ تیری زَباں پر ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بے جا بھی چھوڑ دے

لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق
بسمل نہیں ہے تُو تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

IQBAL FORUM

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر! جزا کی تمنّا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دِل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفَسِ غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوالِ مکرّر میں اے کلیم!
شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

❀❀❀

IQBAL
FORUM

حصّہ دوم

(۱۹۰۵ء تا ۱۹۰۸ء)

IQBAL FORUM

محبّت

عروسِ شب کی زُلفیں تھیں ابھی ناآشنا خَم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذّتِ رم سے

قمر اپنے لباسِ نو میں بیگانہ سا لگتا تھا
نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مُسلَّم سے

ابھی امکاں کے ظُلمت خانے سے اُبھری ہی تھی دُنیا
مذاقِ زندگی پوشیدہ تھا پہنائے عالم سے

کمالِ نظمِ ہستی کی ابھی تھی اِبتدا گویا
ہویدا تھی نگینے کی تمنّا چشمِ خاتم سے

سنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیا گر تھا
صفا تھی جسکی خاکِ پا میں بڑھ کر ساغرِ جم سے

لکھا تھا عرش کے پائے پہ اک اِکسیر کا نسخہ
چُھپاتے تھے فرشتے جس کو چشمِ رُوحِ آدم سے

نِگاہیں تاک میں رہتی تھیں لیکن کیمیا گر کی
وہ اس نسخے کو بڑھ کر جانتا تھا اسمِ اعظم سے

بڑھا تسبیح خوانی کے بہانے عرش کی جانب
تمنّائے دلی آخر بر آئی سعیِ پیہم سے

پھر ایا فکرِ اجزا نے اُسے میدانِ امکاں میں
چُھپے گی کیا کوئی شے بارگاہِ حق کے محرم سے

چمک تارے سے مانگی، چاند سے داغِ جگر مانگا
اُڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زُلفِ برہم سے

تڑپ بجلی سے پائی، حور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفَس ہائے مسیحِ ابنِ مریم سے

ذرا سی پھر ربوبیّت سے شانِ بے نیازی لی
مَلک سے عاجزی، اُفتادگی تقدیرِ شبنم سے

پھر ان اجزا کو گھولا چشمۂ حیواں کے پانی میں
مرکّب نے محبت نام پایا عرشِ اعظم سے

مہوّس نے یہ پانی ہستیِ نوخیز پر چھڑکا
گرہ کھولی ہُنر نے اُس کے گویا کارِ عالم سے

IQBAL FORUM

ہوئی جنبش عیاں ذرّوں نے لطفِ خواب کو چھوڑا گلے ملنے لگا اُٹھ اُٹھ کے اپنے اپنے ہمدم سے

خرامِ ناز پایا آفتابوں نے، ستاروں نے
چٹک غُنچوں نے پائی، داغ پائے لالہ زاروں نے

❀❀❀

حقیقتِ حُسن

خُدا سے حُسن نے اِک روز یہ سوال کیا جہاں میں کیوں نہ مجھے تُو نے لازوال کیا
مِلا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا
ہوئی ہے رنگِ تغیّر سے جب نمود اس کی وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی
کہیں قریب تھا، یہ گفتگو قمر نے سنی فلک پہ عام ہوئی، اخترِ سحر نے سنی
سحر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو
بھر آئے پھول کے آنسو پیامِ شبنم سے کلی کا ننّھا سا دِل خون ہو گیا غم سے

چمن سے روتا ہُوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا

❀❀❀

IQBAL FORUM

پیام

عشق نے کر دیا تجھے ذوقِ تپش سے آشنا
بزم کو مثلِ شمع بزم حاصلِ سوز و ساز دے

شانِ کرم پہ ہے مدارِ عشقِ گرہ کشائے کا
دیر و حرم کی قید کیا! جس کو وہ بے نیاز دے

صورتِ شمع نُور کی ملتی نہیں قبا اُسے
جس کو خدا نہ دہر میں گریۂ جاں گداز دے

تارے میں وہ، قمر میں وہ، جلوہ گہِ سحر میں وہ
چشمِ نظارہ میں نہ تُو سرمۂ امتیاز دے

عشق بلند بال ہے رسم و رہِ نیاز سے
حسن ہے مستِ ناز اگر تُو بھی جوابِ ناز دے

پیرِ مغاں! فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں وہ کیفِ غم نہیں، مجھ کو تو خانہ ساز دے
تجھ کو خبر نہیں ہے کیا! بزمِ کُہن بدل گئی
اب نہ خدا کے واسطے ان کو مئے مجاز دے

❀ ❀ ❀

سوامی رام تیرتھ

ہم بغل دریا سے ہے اَے قطرۂ بے تاب تو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہرِ نایاب تو

آہ! کھولا کس ادا سے تو نے رازِ رنگ و بو
میں ابھی تک ہوں اسیرِ امتیازِ رنگ و بو

IQBAL FORUM

مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا یہ شرارہ بجھ کے آتش خانۂ آزر بنا
نفیِ ہستی اِک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا "لا" کے دریا میں نہاں موتی ہے "اِلا اللہ" کا
چشمِ نابینا سے مخفی معنیِ انجام ہے تھم گئی جس دم تڑپ سیماب سیمِ خام ہے
توڑ دیتا ہے بُتِ ہستی کو ابراہیمِ عشق
ہوش کا دارُو ہے گویا مستیِ تسنیمِ عشق

❀ ❀ ❀

طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام

اَوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے
طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سُن چکے ہو تم یہ بھی سنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے
آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سُکوں کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے
جذبِ حرم سے ہے فروغ انجمنِ حجاز کا اس کا مقام اور ہے، اس کا نظام اور ہے
موت ہے عیشِ جاوداں، ذوقِ طلب اگر نہ ہو گردشِ آدمی ہے اور، گردشِ جام اور ہے
شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز غم کدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے
بادہ ہے نیم رس ابھی، شوق ہے نارسا ابھی
رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسا ابھی

IQBAL FORUM

اخترِ صُبح

ستارہ صُبح کا روتا تھا اور یہ کہتا تھا ملی نِگاہ مگر فرصتِ نظر نہ ملی
ہوئی ہے زندہ دمِ آفتاب سے ہر شے اماں مجھی کو تہِ دامنِ سحر نہ ملی
بِساط کیا ہے بھلا صُبح کے ستارے کی
نفَس حباب کا، تابندگی شرارے کی

کہا یہ میں نے کہ اَے زیورِ جبینِ سحر! غمِ فنا ہے تجھے! گنبدِ فلک سے اُتر
ٹپک بلندیِ گردُوں سے ہمرہِ شبنم مرے ریاضِ سخن کی فضا ہے جاں پرور
میں باغباں ہوں، محبّت بہار ہے اس کی
بِنا مثالِ ابد پائدار ہے اس کی

❀❀❀

حُسن و عشق

جس طرح ڈُوبتی ہے کشتیِ سیمینِ قمر نورِ خورشید کے طوفان میں ہنگامِ سحر
جیسے ہو جاتا ہے گُم نور کا لے کر آنچل چاندنی رات میں مہتاب کا ہم رنگ کنول

IQBAL FORUM

جلوۂ طُور میں جیسے یدِ بیضائے کلیم موجۂ نکہتِ گلزار میں غنچے کی شمیم
ہے ترے سیلِ محبّت میں یونہی دِل میرا

تُو جو محفل ہے تو ہنگامۂ محفل ہوں میں حسن کی برق ہے تُو عشق کا حاصل ہوں میں
تُو سحر ہے تو مرے اشک ہیں شبنم تیری شامِ غربت ہوں اگر میں تو شفق تُو میری
مرے دِل میں تری زُلفوں کی پریشانی ہے تری تصویر سے پیدا مری حیرانی ہے
حُسن کامل ہے ترا، عشق ہے کامل میرا

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تُو بادِ بہار میرے بے تاب تخیُّل کو دیا تُو نے قرار
جب سے آباد ترا عشق ہوا سینے میں نئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں
حُسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکِ کمال تجھ سے سرسبز ہوئے میری اُمیدوں کے نہال
قافلہ ہو گیا آسودۂ منزل میرا

❀❀❀

.....کی گود میں بلّی دیکھ کر

تجھ کو دُزدیدہ نگاہی یہ سکھا دی کس نے رمزِ آغازِ محبّت کی بتا دی کس نے
ہر ادا سے تری پیدا ہے محبّت کیسی نیلی آنکھوں سے ٹپکتی ہے ذکاوت کیسی
دیکھتی ہے کبھی ان کو، کبھی شرماتی ہے کبھی اُٹھتی ہے، کبھی لیٹ کے سو جاتی ہے

IQBAL FORUM

آنکھ تیری صفتِ آئنہ حیران ہے کیا؟ نورِ آگاہی سے روشن تری پیشانی ہے کیا
مارتی ہے انہیں پونچھوں سے، عجب ناز ہے یہ چھیڑ ہے غُصّہ ہے یا پیار کا انداز ہے یہ؟
شوخ تُو ہوگی تو گودی سے اُتاریں گے تجھے گر گیا پھول جو سینے کا تو ماریں گے تجھے
کیا تجسّس ہے تجھے، کس کی تمنّائی ہے آہ! کیا تُو بھی اِسی چیز کی سودائی ہے
خاص انسان سے کچھ حُسن کا احساس نہیں صورتِ دل ہے یہ ہر چیز کے باطن میں مکیں
شیشۂ دہر میں مانندِ مۓ ناب ہے عشق رُوحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے عشق
دلِ ہر ذرّہ میں پوشیدہ کسک ہے اس کی نور یہ وہ ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کی

کہیں سامانِ مسرّت، کہیں سازِ غم ہے
کہیں گوہر ہے، کہیں اشک، کہیں شبنم ہے

❀❀❀

کلی

جب دِکھاتی ہے سحر عارضِ رنگیں اپنا کھول دیتی ہے کلی سینۂ زرّیں اپنا
جلوہ آشام ہے یہ صُبح کے مے خانے میں زندگی اس کی ہے خورشید کے پیمانے میں

سامنے مہر کے دِل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے

IQBAL FORUM

مرے خورشید! کبھی تُو بھی اُٹھا اپنی نقاب
بہر نظّارہ تڑپتی ہے نِگاہِ بے تاب

تیرے جلوے کا نشیمن ہو مرے سینے میں
عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں

زندگی ہو ترا نظّارہ مرے دل کے لیے
روشنی ہو تری گہوارہ مرے دل کے لیے

ذرّہ ذرّہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات

اپنے خورشید کا نظّارہ کروں دُور سے مَیں
صفتِ غُنچہ ہم آغوش رہوں نُور سے میں

جانِ مُضطر کی حقیقت کو نمایاں کر دوں
دل کے پوشیدہ خیالوں کو بھی عُریاں کر دوں

❀❀❀

چاند اور تارے

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے تارے کہنے لگے قمر سے
نظّارے رہے وہی فلک پر ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر

کام اپنا ہے صُبح و شام چلنا چلنا، چلنا، مدام چلنا
بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے کہتے ہیں جسے سُکوں، نہیں ہے

رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب تارے، انساں، شجر، حَجر سب
ہو گا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا

IQBAL FORUM

کہنے لگا چاند، ہم نشینو اَے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجَل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا، کُچل گئے ہیں
انجام ہے اس خرام کا حُسن
آغاز ہے عشق، اِنتہا حُسن

❀❀❀

وصال

جستجو جس گُل کی تڑپاتی تھی اَے بُلبل مجھے خوبیِ قسمت سے آخر مل گیا وہ گُل مجھے
خود تڑپتا تھا، چمن والوں کو تڑپاتا تھا میں تجھ کو جب رنگیں نوا پاتا تھا، شرماتا تھا میں
میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا، سیماب تھا ارتکابِ جرمِ اُلفت کے لیے بے تاب تھا
نامرادی محفلِ گُل میں مری مشہور تھی صبح میری آئنہ دارِ شبِ دیجور تھی
از نفَس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم
زیرِ خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم
اب تاثُّر کے جہاں میں وہ پریشانی نہیں اہلِ گُلشن پر گراں میری غزل خوانی نہیں

IQBAL FORUM

عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے
غازۂ الفت سے یہ خاکِ سیہ آئینہ ہے اور آئینے میں عکسِ ہمدمِ دیرینہ ہے
قید میں آیا تو حاصل مجھ کو آزادی ہوئی دل کے لٹ جانے سے میرے گھر کی آبادی ہوئی
خو سے اس خورشید کی اختر مرا تابندہ ہے چاندنی جس کے غُبارِ راہ سے شرمندہ ہے

یک نظر کر دی و آدابِ فنا آموختی
اَے نُتک روزے کہ خاشاکِ مرا وا سوختی

❀ ❀ ❀

سُلَیمیٰ

جس کی نمود دیکھی چشمِ ستارہ بیں نے
خورشید میں، قمر میں، تاروں کی انجمن میں
صُوفی نے جس کو دل کے ظُلمت کدے میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قدرت کے بانکپن میں
جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں
صحرا کو ہے بسایا جس نے سکوت بن کر
ہنگامہ جس کے دَم سے کاشانۂ چمن میں

IQBAL FORUM

ہر شے میں ہے نمایاں یوں تو جمال اس کا
آنکھوں میں ہے سُلیمیٰ! تیری کمال اس کا

عاشقِ ہرجائی

(۱)

ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبالؔ تُو
رونقِ ہنگامۂ محفل بھی ہے، تنہا بھی ہے

تیرے ہنگاموں سے اے دیوانۂ رنگیں نوا!
زینتِ گلشن بھی ہے آرائشِ صحرا بھی ہے

ہم نشیں تاروں کا ہے تُو رفعتِ پرواز سے
اے زمیں فرسا، قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

عینِ شغلِ مے میں پیشانی ہے تیری سجدہ ریز
کچھ ترے مسلک میں رنگِ مشربِ مینا بھی ہے

مثلِ بوئے گُل لباسِ رنگ سے عریاں ہے تُو
ہے تو حکمت آفریں، لیکن تجھے سَودا بھی ہے

جانبِ منزل رواں بے نقشِ پا مانندِ موج
اور پھر اُفتادہ مثلِ ساحلِ دریا بھی ہے

حسن نسوانی ہے بجلی تیری فطرت کے لیے
پھر عجب یہ ہے کہ تیرا عشق بے پروا بھی ہے

تیری ہستی کا ہے آئینِ تفنُّن پر مدار
تُو کبھی ایک آستانے پر جبیں فرسا بھی ہے؟

ہے حسینوں میں وفا ناآشنا تیرا خطاب
اے تلوّن کیش! تُو مشہور بھی رُسوا بھی ہے

لے کے آیا ہے جہاں میں عادتِ سیماب تُو
تیری بے تابی کے صدقے، ہے عجب بے تاب تو

IQBAL FORUM

(۲)

عشق کی آشفتگی نے کر دیا صحرا جسے
مشتِ خاک ایسی نہاں زیرِ قبا رکھتا ہوں میں

ہیں ہزاروں اس کے پہلو رنگ ہر پہلو کا اور
سینے میں ہیرا کوئی ترشا ہوا رکھتا ہوں میں

دل نہیں شاعر کا، ہے کیفیتوں کی رستخیز
کیا خبر تجھ کو درونِ سینہ کیا رکھتا ہوں میں

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے
مضطرب ہوں دل سکوں نا آشنا رکھتا ہوں میں

گو حسینِ تازہ ہے ہر لحظہ مقصودِ نظر
حُسن سے مضبوط پیمانِ وفا رکھتا ہوں میں

بے نیازی سے ہے پیدا میری فطرت کا نیاز
سوز و سازِ جستجو مثلِ صبا رکھتا ہوں میں

موجبِ تسکیں تماشائے شرارِ جستہ اے
ہو نہیں سکتا کہ دل برق آشنا رکھتا ہوں میں

ہر تقاضا عشق کی فطرت کا ہو جس سے خموش
آہ! وہ کامل تجلّی مُدّعا رکھتا ہوں میں

جستجو کُل کی لیے پھرتی ہے اجزا میں مجھے
حُسن بے پایاں ہے دل دِلا دوار رکھتا ہوں میں

زندگی اُلفت کی در دانجامیوں سے ہے مری
عشق کو آزادِ دستورِ وفا رکھتا ہوں میں

سچ اگر پُوچھے تو افلاسِ تخیُّل ہے وفا
دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا رکھتا ہوں میں

فیضِ ساقی شبنم آسا ظرفِ دل دریا طلب
تشنۂ دائم ہوں آتش زیرِ پا رکھتا ہوں میں

مجھ کو پیدا کر کے اپنا نکتہ چیں پیدا کیا
نقش ہوں اپنے مصوّر سے گلا رکھتا ہوں میں

محفلِ ہستی میں جب ایسا تنک جلوہ تھا حُسن
پھر تخیُّل کس لیے لا انتہا رکھتا ہوں میں

در بیابانِ طلب پیوستہ می کوشیم ما
موجِ بحریم و شکستِ خویش بردوشیم ما

IQBAL FORUM

کوششِ ناتمام

فرقتِ آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تاب صبح
چشمِ شفق ہے خُوں فشاں اخترِ شام کے لیے

رہتی ہے قیسِ روز کو لیلیِ شام کی ہوس
اخترِ صبح مضطرب تابِ دوام کے لیے

کہتا تھا قطبِ آسماں قافلۂ نجوم سے
ہمرہو! میں ترس گیا لطفِ خرام کے لیے

سوتوں کو ندیوں کا شوق، بحر کو ندیوں کو عشق
موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لیے

حسنِ ازل کہ پردۂ لالہ و گل میں ہے نہاں
کہتے ہیں بے قرار ہے جلوۂ عام کے لیے

راز حیات پُوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

❀ ❀ ❀

نوائے غم

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش
جس کی ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش

بربطِ کون و مکاں جس کی خموشی پہ نثار
جس کے ہر تار میں ہیں سیکڑوں نغموں کے مزار

محشرستانِ نوا کا ہے امیں جس کا سکوت
اور منّت کشِ ہنگامہ نہیں جس کا سکوت

آہ! اُمید محبت کی بر آئی نہ کبھی
چوٹ مضراب کی اس ساز نے کھائی نہ کبھی

IQBAL FORUM

مگر آتی ہے نسیمِ چمنِ طُور کبھی سمتِ گردوں سے ہوائے نفسِ حور کبھی
چھیڑ آہستہ سے دیتی ہے مراتارِ حیات جس سے ہوتی ہے رِہا رُوحِ گرفتارِ حیات
نغمۂ یاس کی دھیمی سی صدا اُٹھتی ہے اشک کے قافلے کو بانگِ درا اُٹھتی ہے

جس طرح رفعتِ شبنم ہے مذاقِ رم سے
میری فطرت کی بلندی ہے نوائے غم سے

❀❀❀

عشرتِ امروز

نہ مُجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیامِ عیش وسرور نہ کھینچ نقشۂ کیفیّتِ شرابِ طہور
فراقِ حُور میں ہو غم سے ہمکنار نہ تُو پری کو شیشۂ الفاظ میں اُتار نہ تُو
مجھے فریفتۂ ساقیِ جمیل نہ کر بیانِ حُور نہ کر، ذکرِ سلسبیل نہ کر
مقامِ امن ہے جنت، مجھے کلام نہیں شباب کے لیے موزُوں ترا پیام نہیں
شباب، آہ! کہاں تک اُمیدوار رہے وہ عیش، عیش نہیں، جس کا انتظار رہے
وہ حُسن کیا کہ جو محتاجِ چشمِ بینا ہو نمود کے لیے منّت پذیرِ فردا ہو

عجیب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ ''عشرتِ امروز'' ہے جوانی کا

❀❀❀

IQBAL FORUM

اِنسان

قُدرت کا عجیب یہ ستم ہے!

اِنسان کو راز جُو بنایا راز اس کی نِگاہ سے چُھپایا
بے تاب ہے ذوق آگہی کا کُھلتا نہیں بھید زندگی کا
حیرت آغاز و اِنتہا ہے
آئینے کے گھر میں اور کیا ہے

ہے گرمِ خرام موجِ دریا دریا سُوئے بحر جادہ پیما
بادل کو ہوا اُڑا رہی ہے شانوں پہ اُٹھائے لا رہی ہے
تارے مستِ شرابِ تقدیر زندانِ فلک میں پا بہ زنجیر
خورشید وہ عابدِ سحر خیز لانے والا پیامِ ''برخیز''
مغرب کی پہاڑیوں میں چھپ کر پیتا ہے مئے شفق کا ساغر
لذّت گیرِ وجود ہر شے سرمستِ مئے نمود ہر شے
کوئی نہیں غم گسارِ اِنساں
کیا تلخ ہے روزگارِ اِنساں!

IQBAL FORUM

جلوۂ حُسن

جلوۂ حُسن کہ ہے جس سے تمنّا بے تاب
پالتا ہے جسے آغوشِ تخیُّل میں شباب
اَبدی بنتا ہے یہ عالمِ فانی جس سے
ایک افسانۂ رنگیں ہے جوانی جس سے
جو سِکھاتا ہے ہمیں سر بہ گریباں ہونا
منظرِ عالمِ حاضر سے گریزاں ہونا
دُور ہو جاتی ہے ادراک کی خامی جس سے
عقل کرتی ہے تاثُّر کی غلامی جس سے
آہ! موجود بھی وہ حُسن کہیں ہے کہ نہیں
خاتمِ دہر میں یا رب وہ نگیں ہے کہ نہیں

❀ ❀ ❀

ایک شام

(دریائے نیکر، ہائیڈل برگ کے کنارے پر)

خاموش ہے چاندنی قمر کی
شاخیں ہیں خموش ہر شجر کی
وادی کے نوا فروش خاموش
کُہسار کے سبز پوش خاموش
فطرت بے ہوش ہو گئی ہے
آغوش میں شب کے سو گئی ہے
کچھ ایسا سُکوت کا فسُوں ہے
نیکر کا خرام بھی سُکوں ہے

IQBAL FORUM

تاروں کا خموش کارواں ہے یہ قافلہ بے درا رواں ہے
خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا قدرت ہے مراقبے میں گویا
اَے دِل! تُو بھی خموش ہو جا
آغوش میں غم کو لے کے سو جا

❀❀❀

تنہائی

تنہائیِ شب میں ہے حزیں کیا انجم نہیں تیرے ہم نشیں کیا؟
یہ رفعتِ آسمانِ خاموش خوابیدہ زمیں، جہانِ خاموش
یہ چاند، یہ دشت و در، یہ کُہسار فطرت ہے تمام نسترن زار
موتی خوش رنگ، پیارے پیارے یعنی ترے آنسوؤں کے تارے
کس شے کی تجھے ہوس ہے اے دل!
قُدرت تری ہم نفس ہے اے دل!

❀❀❀

IQBAL FORUM

پیامِ عشق

سُن اَے طلبگارِ دردِ پہلو! میں ناز ہوں، تُو نیاز ہو جا
میں غزنوی سومناتِ دل کا ہوں تُو سراپا ایاز ہو جا

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردُوں کمال شانِ سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں، تُو بھی آئینہ ساز ہو جا

غرض ہے پیکار زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرضِ قدیم ہے تُو، ادا مثالِ نماز ہو جا

نہ ہو قناعت شعار گلچیں! اسی سے قائم ہے شان تیری
وفورِ گُل ہے اگر چمن میں تو اور دامن دراز ہو جا

گئے وہ ایّام، اب زمانہ نہیں ہے صحرا نوردیوں کا
جہاں میں مانندِ شمعِ سوزاں میانِ محفل گداز ہو جا

وُجود افراد کا مجازی ہے، ہستیِ قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملّت پہ یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبالؔ آزری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غُبارِ راہِ حجاز ہو جا

IQBAL FORUM

فراق

تلاشِ گوشۂ عُزلت میں پھر رہا ہوں مَیں
یہاں پہاڑ کے دامن میں آ چُھپا ہوں مَیں

شکستہ گیت میں چشموں کے دلبری ہے کمال
دُعائے طفلکِ گُفتار آزما کی مثال

ہے تختِ لعلِ شفَق پر جلوسِ اخترِ شام
بہشتِ دیدۂ بینا ہے حسنِ منظرِ شام

سُکوتِ شامِ جدائی ہوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سِکھلا دیا ترانہ مجھے

یہ کیفیت ہے مری جانِ ناشکیبا کی
مری مثال ہے طفلِ صغیرِ تنہا کی

اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز

یونہی میں دل کو پیامِ شکست دیتا ہوں
شبِ فراق کو گویا فریب دیتا ہوں

❀ ❀ ❀

عبدالقادر کے نام

اُٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا اُفقِ خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اُجالا کر دیں

ایک فریاد ہے مانندِ سپند اپنی بساط
اسی ہنگامے سے محفل تہ و بالا کر دیں

IQBAL FORUM

اہلِ محفل کو دِکھا دیں اثرِ صیقلِ عشق — سنگِ امروز کو آئینۂ فردا کر دیں
جلوۂ یوسفِ گم گشتہ دِکھا کر ان کو — تپشِ آمادہ تر از خُونِ زُلیخا کر دیں
اِس چمن کو سبق آئینِ نُمو نا دے کر — قطرۂ شبنمِ بے مایہ کو دریا کر دیں
رختِ جاں بُت کدۂ چیں سے اُٹھالیں اپنا — سب کو محوِ رُخِ سُعدیٰ و سُلَیمیٰ کر دیں
دیکھ! یثرب میں ہُوا ناقۂ لیلیٰ بیکار — قیس کو آرزوئے نَو سے شناسا کر دیں
بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہوا ایسا کہ گداز — جگرِ شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں
گرم رکھتا تھا ہمیں سردیِ مغرب میں جو داغ — چیر کر سینہ اُسے وقفِ تماشا کر دیں
شمع کی طرح جییں بزم گہِ عالم میں — خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

''ہر چہ در دِل گذرد وقفِ زُباں دارد شمع
سوختن نیست خیالے کہ نہاں دارد شمع''

❀ ❀ ❀

صِقلیہ

(جزیرۂ سسلی)

رو لے اب دِل کھول کر اے دیدۂ خونابہ بار — وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار
تھا یہاں ہنگامہ ان صحرا نشینوں کا کبھی — بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے — بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے

IQBAL FORUM

اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جن کا ظہور کھا گئی عصرِ کہن کو جن کی تیغِ ناصبور
مردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قُم سے ہُوا آدمی آزاد زنجیرِ توہّم سے ہُوا
غلغلوں سے جس کے لذّت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

آہ! اَے سِسلی! سمندر کی ہے تجھ سے آبرو رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تُو
زیب تیرے خال سے رُخسارِ دریا کو رہے تیری شمعوں سے تسلّی بحر پیما کو رہے
ہو سُبک چشمِ مسافر پر ترا منظر مدام موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام
تُو کبھی اُس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسنِ عالَم سوز جس کا آتشِ نظّارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بُلبل ہُوا بغداد پر داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر
آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی ابنِ بدرُوں کے دِلِ ناشاد نے فریاد کی
غم نصیب اقبالؔ کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ دِل کہ تھا محرم ترا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں؟ تیرے ساحل کی خموشی میں ہے اَندازِ بیاں
درد اپنا مجھ سے کہہ، میں بھی سراپا درد ہوں جس کی تُو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویرِ کہن میں بھر کے دِکھلا دے مجھے قِصّہ ایامِ سَلَف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے
میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں، اَوروں کو وہاں رُلواؤں گا

IQBAL FORUM

غزلیات

زندگی انساں کی اِک دَم کے سوا کچھ بھی نہیں! دَم ہوا کی موج ہے رَم کے سوا کچھ بھی نہیں

گل، تبسّم کہہ رہا تھا زِندگانی کو، مگر شمع بولی، گریۂ غم کے سوا کچھ بھی نہیں

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی محرم نہ ہو کُھل گیا جس دم تو محرم کے سوا کچھ بھی نہیں

زائرانِ کعبہ سے اقبالؔ یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زَمزَم کے سوا کچھ بھی نہیں

❀ ❀ ❀

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے

اسے ہے سودائے بخیہ کاری، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے

مِلا محبت کا سوز مجھ کو، تو بولے صُبحِ ازل فرشتے
مثالِ شمعِ مزار ہے تُو، تری کوئی انجمن نہیں ہے

یہاں کہاں ہم نفَس میسّر یہ دیس نا آشنا ہے اَے دل!
وہ چیز تُو مانگتا ہے مُجھ سے کہ زیرِ چرخِ کُہن نہیں ہے

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمارؐ نے بنایا
بِنا ہمارے حصارِ ملّت کی اتّحادِ وطن نہیں ہے

کہاں کا آنا، کہاں کا جانا، فریب ہے امتیازِ عقبیٰ
نمود ہر شے میں ہے ہماری، کہیں ہمارا وطن نہیں ہے

IQBAL FORUM

مدیرِ ''مخزن'' سے کوئی اقبالؔ جا کے میرا پیام کہہ دے
جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں، اُنہیں مذاقِ سخن نہیں ہے

❀ ❀ ❀

زمانہ دیکھے گا جب مرے دِل سے محشر اُٹھے گا گفتگو کا
مری خموشی نہیں ہے، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا

جو موجِ دریا لگی یہ کہنے، سفر سے قائم ہے شان میری
گُہر یہ بولا صدف نشینی ہے مُجھ کو سامان آبرو کا

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل، وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہُوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروِ کنارِ جُو کا

کوئی دِل ایسا نظر نہ آیا، نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنّا
الٰہی تیرا جہان کیا ہے، نگار خانہ ہے آرزو کا

کُھلا یہ مر کر کہ زِندگی اپنی تھی طلسمِ ہَوس سراپا
جسے سمجھتے تھے جسمِ خاکی، غبار تھا کوئے آرزو کا

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں
نگہ کو نظّارے کی تمنّا ہے، دِل کو سودا ہے جُستجو کا

چمن میں گُل چیں سے غُنچہ کہتا تھا، اِتنا بیدرد کیوں ہے اِنساں
تری نِگاہوں میں ہے تبسّم شکستہ ہونا مرے سبُو کا

IQBAL FORUM

ریاضِ ہستی کے ذرّے ذرّے سے ہے محبّت کا جلوہ پیدا
حقیقتِ گُل کو تُو جو سمجھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بُو کا

تمام مضموں مرے پرانے، کلام میرا خطا سراپا
ہُنر کوئی دیکھتا ہے مُجھ میں تو عیب ہے میرے عیب جُو کا

سپاس شرطِ ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھ کر
ذرا سا اِک دِل دیا ہے، وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تُو جو چھیڑے
یقیں ہے مُجھ کو گرے رگِ گُل سے قطرہ اِنسان کے لہو کا

گیا ہے تقلید کا زمانہ، مجاز رختِ سفر اُٹھائے
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا

جو گھر سے اقبالؔ دور ہوں میں، تو ہوں نہ محزُوں عزیز میرے
مثالِ گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

❀ ❀ ❀

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں
جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں، تارے میں

بلندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی
روانی بحر میں، اُفتادگی تیری کنارے میں

شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلّم کی
چُھپا جاتا ہوں اپنے دِل کا مطلب استعارے میں

جو ہے بیدار اِنساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے
شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتھر میں، ستارے میں

مجھے پھُونکا ہے سوزِ قطرۂ اَشکِ محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں

IQBAL FORUM

نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو — وہ سوداگر ہوں میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں
سکوں ناآشنا رہنا اِسے سامانِ ہستی ہے — تڑپ کس دِل کی یارب چھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں

صدائے لن ترانی سُن کے اَے اقبالؔ میں چُپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مُجھ فُرقت کے مارے میں

یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے — اِک ذرا افسردگی تیرے تماشاؤں میں تھی
پا گئی آسودگی کُوئے محبّت میں وہ خاک — مدّتوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی
کس قدر اَے مے! تجھے رسمِ حجاب آئی پسند — پردۂ انگور سے نکلی تو میناؤں میں تھی
حُسن کی تاثیر پر غالب نہ آ سکتا تھا عِلم — اتنی نادانی جہاں کے سارے داناؤں میں تھی

میں نے اے اقبالؔ یورپ میں اُسے ڈھونڈا عبث
بات جو ہندوستاں کے ماہ سیماؤں میں تھی

مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں — یہی نماز ادا صبح و شام کرتے ہیں
خصوصیت نہیں کچھ اس میں اَے کلیم تری — شجر حجر بھی خدا سے کلام کرتے ہیں
نیا جہاں کوئی اَے شمع! ڈھونڈیئے کہ یہاں — ستم کشِ تپشِ نا تمام کرتے ہیں
بھلی ہے ہم نفسو اِس چمن میں خاموشی — کہ خوشنواؤں کو پابندِ دام کرتے ہیں
غرض نشاط ہے شغلِ شراب سے جن کی — حلال چیز کو گویا حرام کرتے ہیں
بھلا نہ جھے گی تری ہم سے کیونکر اَے واعظ! — کہ ہم تو رسمِ محبّت کو عام کرتے ہیں

IQBAL FORUM

الٰہی سحر ہے پیرانِ خرقہ پوش میں کیا! کہ اِک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں
میں اُن کی محفلِ عشرت سے کانپ جاتا ہوں جو گھر کو پھُونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں
ہرے رہو وطنِ مازنی کے میدانو! جہاز پر سے تمہیں ہم سلام کرتے ہیں

جو بے نماز کبھی پڑھتے ہیں نماز اقبالؔ
بُلا کے دیر سے مجھ کو امام کرتے ہیں

❀❀❀

مارچ ۱۹۰۷ء

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا' عام دیدارِ یار ہو گا
سُکوت تھا پردہ دار جس کا' وہ راز اب آشکار ہو گا
گزر گیا اب وہ دَورِ ساقی کہ چھُپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان میخانہ' ہر کوئی بادہ خوار ہو گا
کبھی جو آوارۂ جنوں تھے' وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے
برہنہ پائی وہی رہے گی' مگر نیا خارزار ہو گا
سنا دیا گوشِ منتظر کو حجاز کی خامشی نے آخر
جو عہد صحرائیوں سے باندھا گیا تھا پھر اُستوار ہو گا

IQBAL FORUM

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

کیا مرا تذکرہ جو ساقی نے بادہ خواروں کی انجمن میں
تو پیرِ میخانہ سن کے کہنے لگا کہ منہ پھٹ ہے، خوار ہوگا

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہوگا

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہوگا

سفینۂ برگِ گُل بنا لے گا قافلہ مورِ ناتواں کا
ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا سے پار ہوگا

چمن میں لالہ دِکھاتا پھرتا ہے داغ اپنا کلی کلی کو
یہ جانتا ہے کہ اس دِکھاوے سے دِل جلوں میں شمار ہوگا

جو ایک تھا اَے نِگاہ تُو نے ہزار کر کے ہمیں دِکھایا
یہی اگر کیفیت ہے تیری تو پھر کسے اعتبار ہوگا

کہا جو قمری سے میں نے اِک دِن یہاں کے آزاد پا بہ گِل ہیں
تو غُنچے کہنے لگے، ہمارے چمن کا یہ رازدار ہوگا

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

IQBAL FORUM

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اَے دِل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی
رہے گی کیا آبرو ہماری جو تُو یہاں بے قرار ہو گا

میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہو گی آہ میری، نفَس مرا شعلہ بار ہو گا

نہیں ہے غیر از نمود کچھ بھی جو مدّعا تیری زِندگی کا
تو اِک نفَس میں جہاں سے مٹنا تجھے مثالِ شرار ہو گا

نہ پوچھ اقبالؔ کا ٹھکانا، ابھی وہی کیفیت ہے اُس کی
کہیں سرِ رہ گزار بیٹھا ستم کشِ اِنتظار ہو گا

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

حصّہ سوم

(۱۹۰۸ء سے.....)

IQBAL FORUM

بلادِ اِسلامیہ

سرزمیں دلّی کی مسجودِ دِل غم دیدہ ہے ذرّے ذرّے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے
پاک اس اُجڑے گلستاں کی نہ ہو کیونکر زمیں خانقاہِ عظمتِ اِسلام ہے یہ سرزمیں
سوتے ہیں اِس خاک میں خیر الاُمم کے تاجدار نظمِ عالم کا رہا جن کی حکومت پر مدار

دِل کو تڑپاتی ہے اَب تک گرمیِ محفل کی یاد
جل چکا حاصل مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

ہے زیارت گاہِ مسلم گو جہان آباد بھی اِس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی
یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز
خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ اِرم جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبرؐ کے قدم

جس کے غُنچے تھے چمن ساماں، وہ گُلشن ہے یہی
کانپتا تھا جن سے روما، اُن کا مدفن ہے یہی

ہے زمینِ قُرطبہ بھی دیدۂ مسلم کا نُور ظلمتِ مغرب میں جو روشن تھی مثلِ شمعِ طُور
بُجھ کے بزمِ ملّتِ بیضا پریشاں کر گئی اور دِیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی

قبر اُس تہذیب کی یہ سرزمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گُلشنِ یورپ کی رگ نم ناک ہے

IQBAL FORUM

خطۂ قسطنطنیہ یعنی قیصر کا دیار — مہدیِ اُمّت کی سطوت کا نشانِ پائدار
صورتِ خاکِ حرم یہ سرزمیں بھی پاک ہے — آستانِ مسند آرائے شہِ لولاکؐ ہے
نکہتِ گُل کی طرح پاکیزہ ہے اِس کی ہوا — تُربتِ ایوب انصاریؓ سے آتی ہے صدا

اَے مسلماں! ملّتِ اِسلام کا دِل ہے یہ شہر
سیکڑوں صدیوں کی کُشت وخوں کا حاصل ہے یہ شہر

وہ زمیں ہے تُو مگر اَے خواب گاہِ مصطفیٰؐ — دید ہے کعبے کو تیری حجِ اکبر سے سوا
خاتمِ ہستی میں تُو تاباں ہے مانندِ نگیں — اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں
تجھ میں راحت اُس شہنشاہِ معظمؐ کو ملی — جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی
نام لیوا جس کے شاہنشاہ عالم کے ہوئے — جانشیں قیصر کے وارث مسندِ جم کے ہوئے
ہے اگر قومیّتِ اِسلام پابندِ مقام — ہند ہی بنیاد ہے اس کی نہ فارس ہے نہ شام
آہ یثرب! دیس ہے مسلم کا تُو، ماوا ہے تُو — نقطۂ جاذب تاثُّر کی شعاعوں کا ہے تُو

جب تلک باقی ہے تُو دُنیا میں، باقی ہم بھی ہیں
صبح ہے تو اِس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں

❀❀❀

ستارہ

قمر کا خوف کہ ہے خطرۂ سحر تجھ کو — مآلِ حُسن کی کیا مل گئی خبر تجھ کو؟
متاعِ نُور کے لُٹ جانے کا ہے ڈر تجھ کو — ہے کیا ہراسِ فنا صورتِ شرر تجھ کو؟

IQBAL FORUM

زمیں سے دُور دیا آسماں نے گھر تجھ کو مثالِ ماہ اُڑھائی قبائے زر تجھ کو
غضب ہے پھر تری ننھی سی جان ڈرتی ہے!
تمام رات تری کانپتے گزرتی ہے

چمکنے والے مسافر! عجب یہ بستی ہے جو اَوج ایک کا ہے دوسرے کی پستی ہے
اجَل ہے لاکھوں ستاروں کی اِک ولادتِ مہر فنا کی نیند مئے زِندگی کی مستی ہے
وداعِ غُنچہ میں ہے رازِ آفرینشِ گُل عدم عدم ہے کہ آئینہ دارِ ہستی ہے!
سُکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیُّر کو ہے زمانے میں

❀❀❀

دو ستارے

آئے جو قِراں میں دو ستارے کہنے لگا ایک دوسرے سے
یہ وصل مدام ہو تو کیا خوب انجامِ خرام ہو تو کیا خوب
تھوڑا سا جو مہرباں فلک ہو
ہم دونوں کی ایک ہی چمک ہو
لیکن یہ وصال کی تمنّا پیغامِ فراق تھی سراپا

IQBAL FORUM

گردشِ تاروں کا ہے مقدّر ہر ایک کی راہ ہے مقرّر
ہے خواب ثباتِ آشنائی
آئینِ جہاں کا ہے جدائی

❀❀❀

گورستانِ شاہی

آسماں، بادل کا پہنے خرقۂ دیرینہ ہے کچھ مُکدّر سا جبینِ ماہ کا آئینہ ہے
چاندنی پھیکی ہے اس نظّارۂ خاموش میں صُبحِ صادق سو رہی ہے رات کی آغوش میں
کس قدر اشجار کی حیرت فزا ہے خامشی بربطِ قدرت کی دھیمی سی نوا ہے خامشی
باطنِ ہر ذرّۂ عالم سراپا درد ہے
اور خاموشی لبِ ہستی پہ آہِ سرد ہے

آہ! جولان گاہِ عالم گیر یعنی وہ حصار دوش پر اپنے اُٹھائے سیکڑوں صدیوں کا بار
زندگی سے تھا کبھی معمور، اب سُنسان ہے یہ خموشی اِس کے ہنگاموں کا گورستان ہے
اپنے سُکّانِ کُہن کی خاک کا دلدادہ ہے
کوہ کے سر پر مثالِ پاسباں اِستادہ ہے

ابر کے روزن سے وہ بالائے بامِ آسماں ناظرِ عالم ہے نجمِ سبز فامِ آسماں

IQBAL FORUM

خاک بازی وسعتِ دنیا کا ہے منظر اسے داستاں ناکامیِ انساں کی ہے ازبر اسے
ہے ازل سے یہ مسافر سوئے منزل جا رہا آسماں سے انقلابوں کا تماشا دیکھتا
گو سکوں ممکن نہیں عالم میں اختر کے لیے فاتحہ خوانی کو یہ ٹھہرا ہے دَم بھر کے لیے

رنگ و آبِ زندگی سے گُل بدامن ہے زمیں
سیکڑوں خُوں گشتہ تہذیبوں کا مدفن ہے زمیں

خواب گہ شاہوں کی ہے یہ منزلِ حسرت فزا دیدۂ عبرت! خراجِ اشکِ گُلگُوں کر ادا
ہے تو گورستاں مگر یہ خاک گردُوں پایہ ہے آہ! اِک برگشتہ قسمت قوم کا سرمایہ ہے
مقبروں کی شان حیرت آفریں ہے اِس قدر جنبشِ مژگاں سے ہے چشمِ تماشا کو حذر

کیفیت ایسی ہے ناکامی کی اس تصویر میں
جو اُتر سکتی نہیں آئینۂ تحریر میں

سوتے ہیں خاموش آبادی کے ہنگاموں سے دُور مضطرب رکھتی تھی جن کو آرزوئے ناصبور
قبر کی ظُلمت میں ہے اُن آفتابوں کی چمک جن کے دروازوں پہ رہتا تھا جبیں گستر فلک
کیا یہی ہے اُن شہنشاہوں کی عظمت کا مآل جن کی تدبیرِ جہاں بانی سے ڈرتا تھا زوال
رعبِ فغفوری ہو دُنیا میں کہ شانِ قیصری ٹل نہیں سکتی غنیمِ موت کی یورش کبھی

بادشاہوں کی بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور
جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

شورشِ بزمِ طرب کیا، عُود کی تقریر کیا دردمندانِ جہاں کا نالۂ شب گیر کیا

IQBAL FORUM

عرصۂ پیکار میں ہنگامۂ شمشیر کیا خون کو گرمانے والا نعرۂ تکبیر کیا
اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں
سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

رُوحِ مشتِ خاک میں زحمت کشِ بیداد ہے کوچہ گردِ نے ہُوا جس دم نفَس فریاد ہے
زندگی اِنساں کی ہے مانندِ مرغِ خوش نوا شاخ پر بیٹھا' کوئی دم چہچہایا' اُڑ گیا
آہ! کیا آئے ریاضِ دہر میں ہم' کیا گئے! زندگی کی شاخ سے پھوٹے' کھلے مرجھا گئے
موت ہر شاہ و گدا کے خواب کی تعبیر ہے
اِس ستم گر کا ستم اِنصاف کی تصویر ہے

سلسلہ ہستی کا ہے اِک بحرِ نا پیدا کنار اور اس دریائے بے پایاں کی موجیں ہیں مزار
اَے ہَوس! خُوں رو کہ ہے یہ زندگی بے اعتبار یہ شرارے کا تبسّم' یہ خسِ آتش سوار
چاند' جو صورت گرِ ہستی کا اِک اعجاز ہے پہنے سیمابی قبا محوِ خرامِ ناز ہے
چرخِ بے انجم کی دہشت ناک وسعت میں مگر بیکسی اِس کی کوئی دیکھے ذرا وقتِ سحر
اک ذرا سا ابر کا ٹکڑا ہے' جو مہتاب تھا
آخری آنسو ٹپک جانے میں ہو جس کی فنا

زندگی اقوام کی بھی ہے یونہی بے اعتبار رنگ ہائے رفتہ کی تصویر ہے اِن کی بہار
اِس زیاں خانے میں کوئی ملّتِ گردُوں وقار رہ نہیں سکتی ابد تک بارِ دوشِ روزگار
اِس قدر قوموں کی بربادی سے ہے خُوگر جہاں دیکھتا بے اعتنائی سے ہے یہ منظر جہاں

IQBAL FORUM

ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار ذوقِ جدّت سے ہے ترکیبِ مزاجِ روزگار

ہے نگینِ دہر کی زینت ہمیشہ نامِ نو
مادرِ گیتی رہی آبستنِ اقوامِ نو

ہے ہزاروں قافلوں سے آشنا یہ رہ گزر چشمِ کوہِ نور نے دیکھے ہیں کتنے تاجور
مصر و بابل مٹ گئے باقی نشاں تک بھی نہیں دفترِ ہستی میں اِن کی داستاں تک بھی نہیں
آ دبایا مہرِ ایراں کو اجَل کی شام نے عظمتِ یونان و روما لوٹ لی ایّام نے

آہ! مسلم بھی زمانے سے یونہی رخصت ہوا
آسماں سے ابرِ آذاری اُٹھا، برسا، گیا

ہے رگِ گُل صُبح کے اشکوں سے موتی کی لڑی کوئی سورج کی کرن شبنم میں ہے اُلجھی ہوئی
سینۂ دریا شعاعوں کے لیے گہوارہ ہے کس قدر پیارا لبِ جُو مہر کا نظّارہ ہے
محوِ زینت ہے صنوبر، جوئبار آئینہ ہے غُنچۂ گُل کے لیے بادِ بہار آئینہ ہے
نعرہ زن رہتی ہے کوئل باغ کے کاشانے میں چشمِ انساں سے نہاں پتوں کے عُزلت خانے میں
اور بُلبل، مطربِ رنگیں نوائے گلستاں جس کے دم سے زندہ ہے گویا ہوائے گلستاں
عشق کے ہنگاموں کی اُڑتی ہوئی تصویر ہے خامۂ قدرت کی کیسی شوخ یہ تحریر ہے
باغ میں خاموش جلسے گلستاں زادوں کے ہیں وادیِ کہسار میں نعرے شباں زادوں کے ہیں
زندگی سے یہ پرانا خاک داں معمور ہے موت میں بھی زندگانی کی تڑپ مستور ہے
پتیاں پھولوں کی گرتی ہیں خزاں میں اِس طرح دستِ طفلِ خُفتہ سے رنگیں کھلونے جس طرح

IQBAL FORUM

اِس نشاط آباد میں گو عیش بے اندازہ ہے
ایک غم، یعنی غمِ ملّت ہمیشہ تازہ ہے

دِل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں
اپنے شاہوں کو یہ اُمت بھولنے والی نہیں

اشک باری کے بہانے ہیں یہ اُجڑے بام و دَر
گریۂ پیہم سے بینا ہے ہماری چشمِ تر

دہر کو دیتے ہیں موتی دیدۂ گریاں کے ہم
آخری بادل ہیں اِک گزرے ہوئے طوفاں کے ہم

ہیں ابھی صدہا گُہر اِس ابر کی آغوش میں
برق ابھی باقی ہے اس کے سینۂ خاموش میں

وادیِ گُل، خاکِ صحرا کو بنا سکتا ہے یہ
خواب سے اُمّیدِ دہقاں کو جگا سکتا ہے یہ

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

❀❀❀

نمودِ صبح

ہو رہی ہے زیرِ دامانِ اُفق سے آشکار
صبح یعنی دخترِ دوشیزۂ لیل و نہار

پا چکا فرصت وُرودِ فصلِ انجم سے سپہر
کشتِ خاور میں ہوا ہے آفتاب آئینہ کار

آسماں نے آمدِ خورشید کی پا کر خبر
محملِ پروازِ شب باندھا سرِ دوشِ غُبار

شعلۂ خورشید گویا حاصلِ اس کھیتی کا ہے
بوئے تھے دہقانِ گردُوں نے جو تاروں کے شرار

ہے رواں نجمِ سحر جیسے عبادت خانے سے
سب سے پیچھے جائے کوئی عابدِ شب زندہ دار

IQBAL FORUM

کیا سماں ہے جس طرح آہستہ آہستہ کوئی کھینچتا ہو میان کی ظلمت سے تیغِ آب دار
مطلعِ خورشید میں مضمر ہے یوں مضمونِ صبح جیسے خلوت گاہِ مینا میں شرابِ خوش گوار
ہے تہِ دامانِ بادِ اختلاط انگیز صبح شورشِ ناقوس، آوازِ اذاں سے ہمکنار
جاگے کوئل کی اذاں سے طائرانِ نغمہ سنج
ہے ترنّم ریز قانونِ سحر کا تار تار

تضمین بر شعر انیسی شاملو

ہمیشہ صورتِ بادِ سحر آوارہ رہتا ہوں محبت میں ہے منزل سے بھی خوشتر جادہ پیمائی
دلِ بیتاب جا پہنچا دیارِ پیرِ سنجر میں میسّر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی
ابھی ناآشنائے لب تھا حرفِ آرزو میرا زباں ہونے کو تھی منّت پذیرِ تابِ گویائی
یہ مرقد سے صدا آئی، حرم کے رہنے والوں کو شکایت تجھ سے ہے اے تارکِ آئینِ آبائی!
ترا اے قیس کیونکر ہو گیا سوزِ دروں ٹھنڈا کہ لیلیٰ میں تو ہیں اب تک وہی اندازِ لیلائی
نہ تخمِ "لا الٰہ" تیری زمینِ شور سے پھوٹا زمانے بھر میں رُسوا ہے تری فطرت کی نازائی
تجھے معلوم ہے غافل کہ تیری زندگی کیا ہے کُنشتی ساز، معمورِ نوا ہائے کلیسائی
ہوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی
"وفا آموختی از ما، بکارِ دیگراں کردی
ربودی گوہرے از ما نثارِ دیگراں کردی"

IQBAL FORUM

فلسفۂ غم

(میاں فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور کے نام)

گوسراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی
اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحابِ زندگی
موجِ غم پر رقص کرتا ہے حبابِ زندگی
ہے "الم" کا سُورہ بھی جزوِ کتابِ زندگی

ایک بھی پتّی اگر کم ہو تو وہ گُل ہی نہیں
جو خزاں نادیدہ ہو بُلبل، وہ بُلبل ہی نہیں

آرزو کے خون سے رنگیں ہے دِل کی داستاں
نغمۂ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں
دیدۂ بینا میں داغِ غم چراغِ سینہ ہے
رُوح کو سامانِ زینت آہ کا آئینہ ہے
حادثاتِ غم سے ہے انساں کی فطرت کو کمال
غازہ ہے آئینۂ دِل کے لیے گردِ ملال
غم جوانی کو جگا دیتا ہے لُطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے
طائرِ دِل کے لیے غم شہپرِ پرواز ہے
راز ہے انساں کا دل، غم انکشافِ راز ہے

غم نہیں غم، رُوح کا اِک نغمۂ خاموش ہے
جو سرودِ بربطِ ہستی سے ہم آغوش ہے

شام جس کی آشنائے نالۂ "یارب" نہیں
جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں
جس کا جامِ دل شکستِ غم سے ہے نا آشنا
جو سدا مستِ شرابِ عیش و عشرت ہی رہا

IQBAL FORUM

ہاتھ جس گل چیں کا ہے محفوظ نوکِ خار سے عشق جس کا بے خبر ہے ہجر کے آزار سے
کلفتِ غم گرچہ اُس کے روز و شب سے دُور ہے زندگی کا راز اُس کی آنکھ سے مستور ہے

اَے کہ نظمِ دہر کا ادراک ہے حاصل تجھے
کیوں نہ آساں ہو غم و اندوہ کی منزل تجھے

ہے ابد کے نسخۂ دیرینہ کی تمہید عشق عقلِ انسانی ہے فانی، زندۂ جاوید عشق
عشق کے خورشید سے شامِ اجل شرمندہ ہے عشق سوزِ زندگی ہے، تا ابد پائندہ ہے
رُخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر جوشِ اُلفت بھی دلِ عاشق سے کر جاتا سفر
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مر جاتا نہیں رُوح میں غم بن کے رہتا ہے، مگر جاتا نہیں

ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی
زندگانی ہے عدم ناآشنا محبوب کی

آتی ہے ندّی جبینِ کوہ سے گاتی ہوئی آسماں کے طائروں کو نغمہ سکھلاتی ہوئی
آئنہ روشن ہے اُس کا صورتِ رخسارِ حُور گر کے وادی کی چٹانوں پر یہ ہو جاتا ہے چور
نہر جو تھی اسکے گوہر پیارے پیارے بن گئے یعنی اس اُفتاد سے پانی کے تارے بن گئے
جوئے سیمابِ رواں پھٹ کر پریشاں ہو گئی مضطرب بوندوں کی اِک دنیا نمایاں ہو گئی
ہجر اُن قطروں کو لیکن وصل کی تعلیم ہے دو قدم پر پھر وہی جو مثلِ تارِ سیم ہے
ایک اصلیّت میں ہے نہرِ روانِ زندگی گر کے رفعت سے ہجومِ نوعِ انساں بن گئی

پستیِ عالم میں ملنے کو جدا ہوتے ہیں ہم
عارضی فرقت کو دائم جان کر روتے ہیں ہم

IQBAL FORUM

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں — یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں
عقل جس دم دہر کی آفات میں محصور ہو — یا جوانی کی اندھیری رات میں مستور ہو
دامنِ دل بن گیا ہو رزم گاہِ خیر و شر — راہ کی ظلمت سے ہو مشکل سُوئے منزل سفر
خضرِ ہمّت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر — فکر جب عاجز ہو اور خاموش آوازِ ضمیر
وادیِ ہستی میں کوئی ہم سفر تک بھی نہ ہو — جادہ دِکھلانے کو جگنو کا شرر تک بھی نہ ہو

مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اِس ظلمات میں
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں

❀ ❀ ❀

پھُول کا تحفہ عطا ہونے پر

وہ مستِ ناز جو گُلشن میں جا نکلتی ہے — کلی کلی کی زُباں سے دُعا نکلتی ہے
"الٰہی! پھولوں میں وہ انتخاب مُجھ کو کرے
کلی سے رشکِ گُلِ آفتاب مُجھ کو کرے"

تجھے وہ شاخ سے توڑیں! زہے نصیب ترے — تڑپتے رہ گئے گُلزار میں رقیب ترے
اُٹھا کے صدمۂ فُرقت وصال تک پہنچا — تری حیات کا جوہر کمال تک پہنچا
مرا کنول کہ تصدُّق ہیں جس پہ اہلِ نظر — مرے شباب کے گُلشن کو ناز ہے جس پر
کبھی یہ پھول ہم آغوشِ مدّعا نہ ہوا — کسی کے دامنِ رنگیں سے آشنا نہ ہوا

IQBAL FORUM

شگفتہ کر نہ سکے گی کبھی بہار اُسے
فسُردہ رکھتا ہے گلچیں کا اِنتظار اُسے

ترانۂ ملّی

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت، سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

دنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

باطل سے دبنے والے اَے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تُو امتحاں ہمارا

اَے گلستانِ اُندلس! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا

اَے موجِ دجلہ! تُو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا

اے ارضِ پاک! تیری حرمت پہ کٹ مرے ہم
ہے خوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا

سالارِ کارواں ہے میرِ حجازؐ اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبالؔ کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

❀❀❀

IQBAL FORUM

وطنیت

(یعنی وطن بحیثیت ایک سیاسی تصوّر کے)

اس دور میں مے اور ہے، جام اور ہے جم اور
ساقی نے بِنا کی روشِ لطف و ستم اور
مُسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور
اِن تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بُت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوّت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے، تُو مصطفوی ہے
نظّارۂ دیرینہ زمانے کو دِکھا دے
اَے مصطفوی خاک میں اس بُت کو ملا دے!

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سُنّتِ محبوبِ الٰہی
دے تُو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی
گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

IQBAL FORUM

اقوامِ جہاں میں ہے رقابت تو اِسی سے تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اِسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اِسی سے کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اِسی سے

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیّتِ اِسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

❀ ❀ ❀

ایک حاجی مدینے کے راستے میں

قافلہ لُوٹا گیا صحرا میں اور منزل ہے دُور اِس بیاباں یعنی بحرِ خشک کا ساحل ہے دُور
ہم سفر میرے شکارِ دشنۂ رہزن ہوئے بچ گئے جو ہو کے بے دِل سوئے بیت اللہ پھرے
اُس بخاری نوجواں نے کس خوشی سے جان دی! موت کے زہراب میں پائی ہے اس نے زندگی
خنجرِ رہزن اُسے گویا ہلالِ عید تھا "ہائے یثرب" دِل میں، لب پر نعرۂ توحید تھا
خوف کہتا ہے کہ یثرب کی طرف تنہا نہ چل شوق کہتا ہے کہ تُو مسلم ہے، بے باکانہ چل
بے زیارت سوئے بیت اللہ پھر جاؤں گا کیا؟ عاشقوں کو روزِ محشر مُنہ نہ دِکھلاؤں گا کیا
خوفِ جاں رکھتا نہیں کچھ دشت پیمائے حجاز ہجرتِ مدفونِ یثربؐ میں یہی مخفی ہے راز
گو سلامت محملِ شامی کی ہمراہی میں ہے عشق کی لذّت مگر خطروں کی جاں کاہی میں ہے

آہ! یہ عقلِ زیاں اندیش کیا چالاک ہے
اور تاثُّر آدمی کا کس قدر بے باک ہے

IQBAL FORUM

قطعہ

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے مِلّت مٹا رہے ہیں
یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا اِن سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں
غضب ہیں یہ ''مُرشدانِ خودبیں'' خدا تری قوم کو بچائے!
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزّت بنا رہے ہیں
سُنے گا اقبالؔ کون ان کو، یہ انجمن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانے میں آپ ہم کو پُرانی باتیں سنا رہے ہیں!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

شکوہ

کیوں زیاں کار بنوں، سُود فراموش رہوں فکرِ فردا نہ کروں، محوِ غمِ دوش رہوں
نالے بُلبل کے سُنوں اور ہمہ تن گوش رہوں ہمنوا میں بھی کوئی گُل ہوں کہ خاموش رہوں

جرأت آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے، خاکم بدہن، ہے مجھ کو

ہے بجا شیوۂ تسلیم میں مشہور ہیں ہم قصّۂ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم
سازِ خاموش ہیں، فریاد سے معمور ہیں ہم نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو معذور ہیں ہم

اَے خدا! شکوۂ اربابِ وفا بھی سن لے
خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلا بھی سن لے

تھی تو موجود ازل سے ہی تری ذاتِ قدیم پھول تھا زیبِ چمن پر نہ پریشاں تھی شمیم
شرطِ انصاف ہے اَے صاحبِ الطافِ عمیم بوئے گُل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم

ہم کو جمعیّتِ خاطر یہ پریشانی تھی
ورنہ اُمّت ترے محبوب کی دیوانی تھی؟

IQBAL FORUM

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر کہیں مسجود تھے پتھر، کہیں معبود شجر
خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیونکر
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام ترا؟
قوّتِ بازوئے مسلم نے کیا کام ترا

بس رہے تھے یہیں سلجوق بھی تُو رانی بھی۔ اہلِ چیں چین میں، ایران میں ساسانی بھی
اِسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی اِسی دُنیا میں یہودی بھی تھے نصرانی بھی
پر ترے نام پہ تلوار اُٹھائی کس نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی، وہ بنائی کس نے

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں خشکیوں میں کبھی لڑتے، کبھی دریاؤں میں
دِیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

ہم جو جیتے تھے تو جنگوں کی مصیبت کے لیے اور مرتے تھے ترے نام کی عظمت کے لیے
تھی نہ کچھ تیغ زنی اپنی حکومت کے لیے سر بکف پھرتے تھے کیا دہر میں دولت کے لیے؟
قوم اپنی جو زر و مالِ جہاں پر مرتی
بُت فروشی کے عوض بُت شکنی کیوں کرتی!

IQBAL FORUM

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اَڑ جاتے تھے پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اُکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہُوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے تیغ کیا چیز ہے، ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

تُو ہی کہہ دے کہ اُکھاڑا درِ خیبر کس نے شہرِ قیصر کا جو تھا، اُس کو کیا سَر کس نے
توڑے مخلوقِ خداوندوں کے پیکر کس نے کاٹ کر رکھ دیے کفّار کے لشکر کس نے

کس نے ٹھنڈا کیا آتش کدۂ ایراں کو؟
کس نے پھر زندہ کیا تذکرۂ یزداں کو؟

کون سی قوم فقط تیری طلب گار ہوئی اور تیرے لیے زحمت کشِ پیکار ہوئی
کس کی شمشیر جہاں گیر، جہاں دار ہوئی کس کی تکبیر سے دنیا تری بیدار ہوئی

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے
منہ کے بل گر کے 'ھُو اللّٰہُ اَحد' کہتے تھے

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

IQBAL FORUM

محفلِ کون و مکاں میں سحر و شام پھرے مئے توحید کو لے کر صفتِ جام پھرے
کوہ میں، دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے اور معلوم ہے تجھ کو، کبھی ناکام پھرے!
دشت تو دشت ہیں، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں، تُو بھی تو دِلدار نہیں!

اُمّتیں اور بھی ہیں، اُن میں گنہ گار بھی ہیں عجز والے بھی ہیں، مستِ مئے پندار بھی ہیں
ان میں کاہل بھی ہیں، غافل بھی ہیں، ہشیار بھی ہیں سیکڑوں ہیں کہ ترے نام سے بیزار بھی ہیں
رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بت صنم خانوں میں کہتے ہیں، مسلمان گئے ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزلِ دہر سے اُونٹوں کے حُدی خوان گئے اپنی بغلوں میں دبائے ہُوئے قرآن گئے
خندہ زن کفر ہے، احساس تجھے ہے کہ نہیں
اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں

IQBAL FORUM

یہ شکایت نہیں، ہیں اُن کے خزانے معمور نہیں محفل میں جنہیں بات بھی کرنے کا شعور
قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملیں حور و قصور اور بیچارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور

اب وہ اَلطاف نہیں، ہم پہ عنایات نہیں
بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں

کیوں مسلمانوں میں ہے دولتِ دُنیا نایاب تیری قدرت تو ہے وہ جس کی نہ حد ہے نہ حساب
تُو جو چاہے تو اُٹھے سینۂ صحرا سے حباب رہروِ دشت ہو سیلی زدۂ موجِ سراب

طعنِ اغیار ہے، رسوائی ہے، ناداری ہے
کیا ترے نام پہ مرنے کا عوض خواری ہے؟

بنی اغیار کی اب چاہنے والی دنیا رہ گئی اپنے لیے ایک خیالی دنیا
ہم تو رخصت ہوئے، اوروں نے سنبھالی دنیا پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالی دنیا

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے، جام رہے!

تیری محفل بھی گئی، چاہنے والے بھی گئے شب کی آہیں بھی گئیں، صُبح کے نالے بھی گئے
دل تجھے دے بھی گئے، اپنا صلا لے بھی گئے آ کے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے

آئے عُشّاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب اُنہیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

IQBAL FORUM

دردِ لیلیٰ بھی وہی، قیس کا پہلو بھی وہی نجد کے دشت و جبل میں رمِ آہو بھی وہی
عشق کا دل بھی وہی، حسن کا جادو بھی وہی اُمّتِ احمدِ مرسلؐ بھی وہی، تُو بھی وہی

پھر یہ آزردگیِ غیرِ سبب کیا معنی
اپنے شیداؤں پہ یہ چشمِ غضب کیا معنی

تجھ کو چھوڑا کہ رسولِ عربیؐ کو چھوڑا؟ بُت گری پیشہ کیا، بُت شکنی کو چھوڑا؟
عشق کو، عشق کی آشفتہ سری کو چھوڑا؟ رسمِ سلمانؓ و اویسِ قرنیؓ کو چھوڑا؟

آگ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثلِ بلالِ حبشیؓ رکھتے ہیں

عشق کی خیر وہ پہلی سی ادا بھی نہ سہی جادہ پیمائیِ تسلیم و رضا بھی نہ سہی
مضطرب دِل صفَتِ قبلہ نما بھی نہ سہی اور پابندیِ آئینِ وفا بھی نہ سہی

کبھی ہم سے، کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں، تُو بھی تو ہرجائی ہے!

سرِ فاراں پہ کیا دین کو کامل تو نے اک اشارے میں ہزاروں کے لیے دِل تُو نے
آتش اندوز کیا عشق کا حاصل تُو نے پھونک دی گرمیِ رُخسار سے محفل تُو نے

آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں، تجھے یاد نہیں؟

IQBAL FORUM

وادیِ نجد میں وہ شورِ سلاسل نہ رہا قیس دیوانۂ نظارۂ محمل نہ رہا
حوصلے وہ نہ رہے، ہم نہ رہے، دل نہ رہا گھر یہ اُجڑا ہے کہ تُو رونقِ محفل نہ رہا

اَے خوش آں روز کہ آئی وہ بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفلِ ماباز آئی

بادہ کش غیر ہیں گلشن میں لبِ جُو بیٹھے سنتے ہیں جام بکف نغمۂ کُو کُو بیٹھے
دُور ہنگامۂ گلزار سے یک سُو بیٹھے تیرے دیوانے بھی ہیں منتظرِ "ھُو" بیٹھے

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے

قوم آوارہ عناں تاب ہے پھر سُوئے حجاز لے اُڑا بُلبلِ بے پر کو مذاقِ پرواز
مضطرب باغ کے ہر غُنچے میں ہے بوئے نیاز تُو ذرا چھیڑ تو دے تشنۂ مضراب ہے ساز

نغمے بیتاب ہیں تاروں سے نکلنے کے لیے
طور مضطر ہے اُسی آگ میں جلنے کے لیے

مشکلیں اُمّتِ مرحوم کی آساں کر دے مُورِ بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماں کر دے
جنسِ نایابِ محبّت کو پھر ارزاں کر دے ہند کے دَیر نشینوں کو مسلماں کر دے

جُوئے خوں می چکد از حسرتِ دیرینہ ما
می تپد نالہ بہ نشتر کدۂ سینۂ ما

IQBAL FORUM

بوئے گل لے گئی بیرونِ چمن رازِ چمن کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غمّازِ چمن!
عہدِ گل ختم ہوا ٹوٹ گیا سازِ چمن اُڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن

ایک بلبل ہے کہ ہے محوِ ترنّم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطُم اب تک

قُمریاں شاخِ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں پتّیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں
وہ پرانی روشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں ڈالیاں پیرہَنِ برگ سے عُریاں بھی ہوئیں

قیدِ موسم سے طبیعت رہی آزاد اس کی
کاش گلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اس کی!

لطف مرنے میں ہے باقی، نہ مزا جینے میں کچھ مزا ہے تو یہی خونِ جگر پینے میں
کتنے بے تاب ہیں جوہر مرے آئینے میں کس قدر جلوے تڑپتے ہیں مرے سینے میں

اس گُلستاں میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینے میں رکھتے ہوں، وہ لالے ہی نہیں

چاک اس بُلبلِ تنہا کی نوا سے دِل ہوں جاگنے والے اِسی بانگِ درا سے دِل ہوں
یعنی پھر زندہ نئے عہدِ وفا سے دِل ہوں پھر اِسی بادۂ دیرینہ کے پیاسے دِل ہوں

عجمی خُم ہے تو کیا، مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا، لَے تو حجازی ہے مری!

IQBAL FORUM

چاند

اَے چاند! حُسن تیرا فطرت کی آبرو ہے طوفِ حریم خاکی تیری قدیم خُو ہے
یہ داغ سا جو تیرے سینے میں ہے نمایاں عاشق ہے تُو کسی کا، یہ داغِ آرزو ہے؟
میں مضطرب زمیں پر، بیتاب تُو فلک پر تجھ کو بھی جستجو ہے، مُجھ کو بھی جستجو ہے
اِنساں ہے شمع جس کی، محفل وہی ہے تیری؟
میں جس طرف رواں ہوں، منزل وہی ہے تیری؟

تُو ڈھونڈتا ہے جس کو تاروں کی خامشی میں پوشیدہ ہے وہ شاید غوغائے زِندگی میں
اِستادہ سرو میں ہے، سبزے میں سو رہا ہے بُلبل میں نغمہ زن ہے، خاموش ہے کلی میں
آ! میں تجھے دِکھاؤں رُخسارِ روشن اس کا نہروں کے آئنے میں، شبنم کی آرسی میں
صحرا و دشت و در میں، کہسار میں وہی ہے
اِنساں کے دِل میں، تیرے رُخسار میں وہی ہے

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

رات اور شاعر

(۱)

رات

کیوں میری چاندنی میں پھرتا ہے تُو پریشاں
خاموش صورتِ گُل، مانندِ بُو پریشاں
تاروں کے موتیوں کا شاید ہے جوہری تُو
مچھلی ہے کوئی میرے دریائے نور کی تُو
یا تُو مری جبیں کا تارا گرا ہوا ہے
رفعت کو چھوڑ کر جو پستی میں جا بسا ہے
خاموش ہو گیا ہے تارِ رُبابِ ہستی
ہے میرے آئنے میں تصویرِ خوابِ ہستی
دریا کی تہ میں چشمِ گرداب سو گئی ہے
ساحل سے لگ کے موجِ بیتاب سو گئی ہے
بستی زمیں کی کیسی ہنگامہ آفریں ہے
یوں سو گئی ہے جیسے آباد ہی نہیں ہے
شاعر کا دِل ہے لیکن ناآشنا سکوں سے
آزاد رہ گیا تُو کیونکر مرے فسوں سے؟

IQBAL FORUM

(۲)

شاعر

میں ترے چاند کی کھیتی میں گُہر بوتا ہوں
چھُپ کے اِنسانوں سے مانندِ سحَر روتا ہوں
دن کی شورش میں نکلتے ہوئے گھبراتے ہیں
عُزلتِ شب میں مرے اشک ٹپک جاتے ہیں
مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے، سناؤں کس کو
تپشِ شوق کا نظّارہ دِکھاؤں کس کو
برقِ ایمن مرے سینے پہ پڑی روتی ہے
دیکھنے والی ہے جو آنکھ، کہاں سوتی ہے!
صِفَتِ شمعِ لحد مردہ ہے محفل میری
آہ، اَے رات! بڑی دُور ہے منزل میری
عہدِ حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو
اپنے نقصان کا احساس نہیں ہے اس کو
ضبطِ پیغامِ محبت سے جو گھبراتا ہوں
تیرے تابندہ ستاروں کو سنا جاتا ہوں

IQBAL FORUM

بزمِ انجم

سورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو طشتِ اُفق سے لے کر لالے کے پھول مارے
پہنا دیا شفق نے سونے کا سارا زیور قُدرت نے اپنے گہنے چاندی کے سب اتارے
مخمل میں خامشی کے لیلائے ظُلمت آئی چمکے عروسِ شب کے موتی وہ پیارے پیارے
وہ دُور رہنے والے ہنگامۂ جہاں سے کہتا ہے جن کو انساں اپنی زباں میں "تارے"

محوِ فلک فروزی تھی انجمن فلک کی
عرشِ بریں سے آئی آواز اِک مَلک کی

اے شب کے پاسبانو! اے آسماں کے تارو! تابندہ قوم ساری گردوں نشیں تمہاری
چھیڑو سرود ایسا، جاگ اُٹھیں سونے والے رہبر ہے قافلوں کی تابِ جبیں تمہاری
آئینے قسمتوں کے تم کو یہ جانتے ہیں شاید سُنیں صدائیں اہلِ زمیں تمہاری

رُخصت ہوئی خموشی تاروں بھری فضا سے
وُسعت تھی آسماں کی معمور اس نوا سے

"حُسنِ ازل ہے پیدا تاروں کی دلبری میں جس طرح عکسِ گُل ہو شبنم کی آرسی میں
آئینِ نَو سے ڈرنا، طرزِ کُہن پہ اَڑنا منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں
یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا قومیں کُچل گئی ہیں جس کی رواروی میں

IQBAL FORUM

آنکھوں سے ہیں ہماری غائب ہزاروں انجم داخل ہیں وہ بھی لیکن اپنی برادری میں
اک عمر میں نہ سمجھے اس کو زمین والے جو بات پا گئے ہم تھوڑی سی زندگی میں

ہیں جذبِ باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں"

❀ ❀ ❀

سیرِ فلک

تھا تخیّل جو ہم سفر میرا آسماں پر ہوا گزر میرا
اُڑتا جاتا تھا اور نہ تھا کوئی جاننے والا چرخ پر میرا
تارے حیرت سے دیکھتے تھے مجھے رازِ سر بستہ تھا سفر میرا

حلقۂ صُبح و شام سے نکلا
اس پرانے نظام سے نکلا

کیا سناؤں تمہیں ارم کیا ہے خاتمِ آرزوئے دیدہ و گوش
شاخِ طوبیٰ پہ نغمہ ریز طُیور بے حجابانہ حُور جلوہ فروش
ساقیانِ جمیل جام بدست پینے والوں میں شورِ نوشا نوش
دُور جنّت سے آنکھ نے دیکھا ایک تاریک خانۂ سرد و خموش

IQBAL FORUM

طالعِ قیس و گیسوئے لیلیٰ اُس کی تاریکیوں سے دوش بدوش
خُنک ایسا کہ جس سے شرما کر کرۂ زمہریر ہو رُوپوش
میں نے پوچھی جو کیفیت اُس کی حیرت انگیز تھا جوابِ سروش
یہ مقامِ خُنک جہنم ہے نار سے نُور سے تہی آغوش
شعلے ہوتے ہیں مُستعار اس کے جن سے لرزاں ہیں مردِ عبرت کوش

اہلِ دُنیا یہاں جو آتے ہیں
اپنے اَنگار ساتھ لاتے ہیں

❀ ❀ ❀

نصیحت

مَیں نے اقبالؔ سے ازراہِ نصیحت یہ کہا عاملِ روزہ ہے تُو اور نہ پابندِ نماز
تُو بھی ہے شیوۂ اربابِ ریا میں کامل دل میں لندن کی ہَوس لب پہ ترے ذکرِ حجاز
جھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے تیرا اندازِ تملّق بھی سراپا اعجاز
ختم تقریر تری مدحتِ سرکار پہ ہے فکرِ روشن ہے ترا موجدِ آئینِ نیاز
درِ حُکّام بھی ہے تجھ کو مقامِ محمود پالسی بھی تری پیچیدہ تر از زُلفِ ایاز
اور لوگوں کی طرح تُو بھی چھپا سکتا ہے پردۂ خدمتِ دیں میں ہَوسِ جاہ کا راز
نظر آ جاتا ہے مسجد میں بھی تُو عید کے دن اثرِ وعظ سے ہوتی ہے طبیعت بھی گداز

IQBAL FORUM

دست پرورد ترے ملک کے اخبار بھی ہیں
چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز

اس پہ طُرّہ ہے کہ تُو شعر بھی کہہ سکتا ہے
تیری مینائے سخن میں ہے شرابِ شیراز

جتنے اوصاف ہیں لیڈر کے وہ ہیں تجھ میں سبھی
تجھ کو لازم ہے کہ ہو اُٹھ کے شریکِ تگ و تاز

غمِ صیاد نہیں، اور پر و بال بھی ہیں
پھر سبب کیا ہے، نہیں تجھ کو دماغِ پرواز

"عاقبت منزلِ ماوادیِ خاموشان است
حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز"

❀ ❀ ❀

رام

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند
سب فلسفی ہیں خطۂ مغرب کے رامِ ہند

یہ ہندیوں کے فکرِ فلک رس کا ہے اثر
رفعت میں آسماں سے بھی اُونچا ہے بامِ ہند

اس دیس میں ہوئے ہیں ہزاروں ملک سرشت
مشہور جن کے دم سے ہے دنیا میں نامِ ہند

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند

اعجاز اُس چراغِ ہدایت کا ہے یہی
روشن تر از سحر ہے زمانے میں شامِ ہند

تلوار کا دھنی تھا، شجاعت میں فرد تھا
پاکیزگی میں، جوشِ محبت میں فرد تھا

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

موٹر

کیسی پتے کی بات جُگندر نے کل کہی
موٹر ہے ذوالفقار علی خاں کا کیا خموش
ہنگامہ آفریں نہیں اس کا خرامِ ناز
مانندِ برقِ تیز، مثالِ ہوا خموش
میں نے کہا، نہیں ہے یہ موٹر پہ منحصر
ہے جادۂ حیات میں ہر تیز پا خموش
ہے پا شکستہ شیوۂ فریاد سے جَرس
نکہت کا کارواں ہے مثالِ صبا خموش
مینا مدام شورشِ قُلقُل سے پابہ گِل
لیکن مزاجِ جامِ خرام آشنا خموش
شاعر کے فکر کو پرِ پرواز خامشی
سرمایہ دارِ گرمیِ آواز خامشی!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

انسان

منظر چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا
محرومِ عمل نرگس مجبورِ تماشا ہے
رفتار کی لذّت کا احساس نہیں اس کو
فطرت ہی صنوبر کی محرومِ تمنا ہے
تسلیم کی خُوگر ہے جو چیز ہے دُنیا میں
اِنسان کی ہر قوّت، سرگرمِ تقاضا ہے
اس ذرّے کو رہتی ہے وسعت کی ہوس ہر دم
یہ ذرّہ نہیں، شاید سمٹا ہوا صحرا ہے
چاہے تو بدل ڈالے ہیئت چمنستاں کی
یہ ہستیِ دانا ہے، بینا ہے، توانا ہے

❀❀❀

IQBAL FORUM

خطاب بہ جوانانِ اِسلام

کبھی اَے نوجواں مُسلم! تدبُّر بھی کیا تُو نے
وہ کیا گردوں تھا تُو جس کا ہے اِک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبّت میں
کُچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا

تمدّن آفریں، خلّاقِ آئینِ جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شُتر بانوں کا گہوارا

سماں اَلفقر فخری، کا رہا شانِ امارت میں
"بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رُوئے زیبا را"

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے
کہ مُنعِم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیّل سے فزوں تر ہے وہ نظّارا

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تُو گُفتار و وہ کردار، تُو ثابت وہ سیّارا

گنوا دی ہم نے جو اسلاف کی میراث پائی تھی
ثُریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دُنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارا

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

"غنی! روزِ سیاہِ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زُلیخا را"

IQBAL FORUM

غرّۂ شوال

یا

ہلالِ عید

غرۂ شوال! اَے نُورِ نِگاہِ روزہ دار
آ کہ تھے تیرے لیے مسلم سراپا اِنتظار

تیری پیشانی پہ تحریرِ پیامِ عید ہے
شام تیری کیا ہے، صُبحِ عیش کی تمہید ہے

سرگزشتِ ملّتِ بیضا کا تُو آئینہ ہے
اَے مہِ نو! ہم کو تجھ سے اُلفتِ دیرینہ ہے

جس عَلم کے سائے میں تیغ آزما ہوتے تھے ہم
دشمنوں کے خون سے رنگیں قبا ہوتے تھے ہم

تیری قسمت میں ہم آغوشی اُسی رایت کی ہے
حُسنِ روز افزوں سے تیرے آبرو ملّت کی ہے

آشنا پرور ہے قوم اپنی، وفا آئیں ترا
ہے محبت خیز یہ پیراہنِ سیمیں ترا

اوجِ گردُوں سے ذرا دنیا کی بستی دیکھ لے
اپنی رفعت سے ہمارے گھر کی پستی دیکھ لے!

قافلے دیکھے اور اُن کی برق رفتاری بھی دیکھ
رہروِ درماندہ کی منزل سے بیزاری بھی دیکھ

دیکھ کر تجھ کو اُفق پر ہم لٹاتے تھے گُہر
اَے تہی ساغر! ہماری آج ناداری بھی دیکھ

IQBAL FORUM

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر — اپنی آزادی بھی دیکھ اُن کی گرفتاری بھی دیکھ
دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ — بت کدے میں برہمن کی پختہ زُنّاری بھی دیکھ
کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظّارہ کر — اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ
بارشِ سنگِ حوادث کا تماشائی بھی ہو — اُمّتِ مرحوم کی آئینہ دیواری بھی دیکھ
ہاں، تملّق پیشگی دیکھ آبرو والوں کی تُو — اور جو بے آبرو تھے اُن کی خودداری بھی دیکھ
جس کو ہم نے آشنا لطفِ تکلّم سے کیا — اُس حریفِ بے زُباں کی گرم گفتاری بھی دیکھ
سازِ عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سُن — اور ایراں میں ذرا ماتم کی تیاری بھی دیکھ
چاک کر دی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا — سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

صورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ اور خاموش رہ
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ

❀ ❀ ❀

شمع اور شاعر

(فروری ۱۹۱۲ء)

شاعر

دوش می گفتم بہ شمعِ منزلِ ویرانِ خویش
گیسوئے تو از پرِ پروانہ دارد شانہ اے

IQBAL FORUM

در جہاں مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ستم
نے نصیبِ محفلے، نے قسمتِ کاشانہ اے
مدّتے مانندِ تو من ہم نفَس می سوختم
در طوافِ شعلہ ام بالے نہ زد پروانہ اے
می تپد صد جلوہ در جانِ اَمَل فرسودِ من
برنمی خیزد ازیں محفل دلِ دیوانہ اے
از کُجا ایں آتشِ عالم فروز اندوختی
کرمکِ بے مایہ را سوزِ کلیم آموختی

❀ ❀ ❀

شمع

مجھ کو جو موجِ نفس دیتی ہے پیغامِ اجل
لب اسی موجِ نفس سے ہے نوا پیرا ترا
مَیں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز
تُو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا

IQBAL FORUM

گریہ ساماں میں کہ میرے دل میں ہے طوفانِ اشک
شبنم افشاں تُو کہ بزمِ گُل میں ہو چرچا ترا
گُل بہ دامن ہے مری شب کے لہو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے ناآشنا فردا ترا
یوں تو روشن ہے مگر سوزِ دروں رکھتا نہیں
شعلہ ہے مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ترا
سوچ تو دِل میں، لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا!
اور ہے تیرا شعار، آئینِ ملّت اور ہے
زشت رُوئی سے تری آئینہ ہے رُسوا ترا
کعبہ پہلو میں ہے اور سودائیِ بُت خانہ ہے
کس قدر شوریدہ سر ہے شوقِ بے پروا ترا
قیس پیدا ہوں تری محفل میں! یہ ممکن نہیں
تنگ ہے صحرا ترا، محمل ہے بے لیلا ترا
اَے دُرِ تابندہ، اَے پروردۂ آغوشِ موج!
لذّتِ طوفاں سے ہے ناآشنا دریا ترا

IQBAL FORUM

اب نوا پیرا ہے کیا، گُلشن ہوا برہم ترا
بے محل تیرا ترنُّم، نغمہ بے موسم ترا

تھا جنہیں ذوقِ تماشا، وہ تو رُخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا
انجمن سے وہ پرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے
ساقیا! محفل میں تُو آتش بہ جام آیا تو کیا
آہ، جب گُلشن کی جمعیّت پریشاں ہو چکی
پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا
آخرِ شب دید کے قابل تھی بِسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا
بجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائیِ سوزِ تمام آیا تو کیا

پھول بے پروا ہیں، تُو گرمِ نوا ہو یا نہ ہو
کارواں بے حس ہے، آوازِ درا ہو یا نہ ہو

IQBAL FORUM

شمعِ محفل ہو کے تُو جب سوز سے خالی رہا
تیرے پروانے بھی اس لذّت سے بیگانے رہے
رشتۂ اُلفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تُو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے رہے
شوقِ بے پروا گیا، فکرِ فلک پیما گیا
تیری محفل میں نہ دیوانے نہ فرزانے رہے
وہ جگر سوزی نہیں، وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانے رہے
خیر، تُو ساقی سہی لیکن پلائے گا کِسے
اب نہ وہ مے کش رہے باقی نہ میخانے رہے
رو رہی ہے آج اِک ٹوٹی ہوئی مِینا اُسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
آج ہیں خاموش وہ دشتِ جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی، لیلیٰ کے دیوانے رہے

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

IQBAL FORUM

جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر اُن کے مٹ گئے آبادیاں بَن ہو گئیں
سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں
دہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں
خود تجلّی کو تمنّا جن کے نظّاروں کی تھی
وہ نِگاہیں نامیدِ نورِ ایمن ہو گئیں
اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بُلبلیں گُلزار میں
دل میں کیا آئی کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں
وسعتِ گردُوں میں تھی ان کی تڑپ نظّارہ سوز
بجلیاں آسودۂ دامانِ خرمن ہو گئیں
دیدۂ خونبار ہو منّت کشِ گُلزار کیوں
اَشکِ پیہم سے نِگاہیں گُل بہ دامن ہو گئیں

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صُبحِ عید کی
ظُلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمّید کی

IQBAL FORUM

مژدہ اَے پیمانہ بردارِ خُمستانِ حجاز!
بعد مدّت کے ترے رِندوں کو پھر آیا ہے ہوش
نقدِ خودداری بہائے بادۂ اغیار تھی
پھر دُکاں تیری ہے لبریزِ صدائے ناؤ نوش
ٹوٹنے کو ہے طلسمِ ماہ سیمایانِ ہند
پھر سُلَیمیٰ کی نظر دیتی ہے پیغامِ خروش
پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش
نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگامِ خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش
در غمِ دیگر بسوز و دیگراں را ہم بسوز
گفتمت روشن حدیثے گر توانی دار گوش!
کہہ گئے ہیں شاعری جُزویست از پیغمبری
ہاں سُنا دے محفلِ ملّت کو پیغامِ سروش
آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے
زندہ کر دے دِل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

IQBAL FORUM

رہزنِ ہمّت ہوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تُو، گلشن میں مثلِ جُو ہوا
اپنی اصلیّت پہ قائم تھا تو جمعیّت بھی تھی
چھوڑ کر گُل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا
زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرارِ حیات
یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہوا
پھر کہیں سے اس کو پیدا کر، بڑی دَولت ہے یہ
زندگی کیسی جو دِل بیگانۂ پہلو ہوا
آبرو باقی تری ملّت کی جمعیّت سے تھی
جب یہ جمعیّت گئی، دُنیا میں رُسوا تُو ہوا

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

پردۂ دِل میں محبّت کو ابھی مستور رکھ
یعنی اپنی مے کو رُسوا صورتِ مِینا نہ کر
خیمہ زن ہو وادیِ سینا میں مانندِ کلیم
شعلۂ تحقیق کو غارت گرِ کاشانہ کر

IQBAL FORUM

شمع کو بھی ہو ذرا معلوم انجامِ ستم
صرفِ تعمیرِ سحر خاکسترِ پروانہ کر

تُو اگر خوددار ہے، منّت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسا نگوں پیمانہ کر

کیفیت باقی پُرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جنوں تیرا نیا، پیدا نیا ویرانہ کر

خاک میں تجھ کو مقدر نے ملایا ہے اگر
تو عصا اُفتاد سے پیدا مثالِ دانہ کر

ہاں، اِسی شاخِ کُہن پر پھر بنا لے آشیاں
اہلِ گُلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر

اس چمن میں پیروِ بُلبل ہو یا تلمیذِ گُل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تُو
لب کُشا ہو جا، سرودِ بربطِ عالم ہے تُو

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اَے دہقاں ذرا
دانہ تُو، کھیتی بھی تُو، باراں بھی تُو، حاصل بھی تُو

IQBAL FORUM

آہ، کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تُو، رہرو بھی تُو، رہبر بھی تُو، منزل بھی تُو

کانپتا ہے دِل ترا اندیشۂ طُوفاں سے کیا
ناخدا تُو، بحر تُو، کشتی بھی تُو، ساحل بھی تُو

دیکھ آ کر کوچۂ چاکِ گریباں میں کبھی
قیس تُو، لیلیٰ بھی تُو، صحرا بھی تُو، محمل بھی تُو

وائے نادانی کہ تُو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تُو، مینا بھی تُو، ساقی بھی تُو، محفل بھی تُو

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیرُ اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تُو

بے خبر! تُو جوہرِ آئینۂ ایّام ہے
تُو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

اپنی اصلیّت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تُو
قطرہ ہے، لیکن مثالِ بحرِ بے پایاں بھی ہے

کیوں گرفتارِ طلسمِ ہیچ مقداری ہے تُو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکتِ طُوفاں بھی ہے

IQBAL FORUM

سینہ ہے تیرا امیں اُس کے پیامِ ناز کا
جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے، پنہاں بھی ہے
ہفت کشور جس سے ہو تسخیر بے تیغ و تفنگ
تُو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے
اب تلک شاہد ہے جس پر کوہِ فاراں کا سکوت
اَے تغافل پیشہ! تجھ کو یاد وہ پیماں بھی ہے؟
تُو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گُلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے
دل کی کیفیّت ہے پیدا پردۂ تقریر میں
کِسوتِ مینا میں مے مستور بھی، عریاں بھی ہے
پھونک ڈالا ہے مری آتش نوائی نے مجھے
اور میری زِندگانی کا یہی ساماں بھی ہے

راز اس آتش نوائی کا مرے سینے میں دیکھ
جلوۂ تقدیر میرے دل کے آئینے میں دیکھ!

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

IQBAL FORUM

اس قدر ہو گی ترنُّم آفریں بادِ بہار
نکہتِ خوابیدہ غُنچے کی نوا ہو جائے گی
آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گُل کی ہم نفَس بادِ صبا ہو جائے گی
شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی
دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مُضطر ہی اسے زنجیر پا ہو جائے گی
پھر دِلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
نالۂ صیاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گُل چیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

❀❀❀

IQBAL FORUM

مسلم

(جون ۱۹۱۲ء)

ہر نفس اقبالؔ تیرا آہ میں مستور ہے
سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے

نغمۂ اُمّید تیری بربطِ دل میں نہیں
ہم سمجھتے ہیں یہ لیلیٰ تیرے محمل میں نہیں

گوش آوازِ سرودِ رفتہ کا جُویا ترا
اور دِل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا

قِصّۂ گُل ہم نوایانِ چمن سنتے نہیں
اہلِ محفل تیرا پیغامِ کُہن سُنتے نہیں

اَے درائے کاروانِ خُفتہ پا! خاموش رہ
ہے بہت یاس آفریں تیری صدا خاموش رہ

زندہ پھر وہ محفلِ دیرینہ ہو سکتی نہیں
شمع سے روشن شبِ دوشینہ ہو سکتی نہیں

ہم نشیں! مسلم ہوں میں، توحید کا حامل ہوں مَیں
اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں مَیں

نبضِ موجودات میں پیدا حرارت اِس سے ہے
اور مسلم کے تخیُّل میں جسارت اِس سے ہے

حق نے عالم اِس صداقت کے لیے پیدا کیا
اور مجھے اِس کی حفاظت کے لیے پیدا کیا

دہر میں غارت گرِ باطل پرستی مَیں ہوا
حق تو یہ ہے حافظِ ناموسِ ہستی مَیں ہوا

میری ہستی پیرہن عریانیِ عالم کی ہے
میرے مٹ جانے سے رُسوائی بنی آدم کی ہے

قسمتِ عالم کا مسلم کوکبِ تابندہ ہے
جس کی تابانی سے افسونِ سحر شرمندہ ہے

آشکارا ہیں مری آنکھوں پہ اسرارِ حیات
کہہ نہیں سکتے مجھے نومیدِ پیکارِ حیات

IQBAL FORUM

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے ہے بھروسا اپنی ملت کے مقدر پر مجھے
یاس کے عُنصر سے ہے آزاد میرا روزگار فتحِ کامل کی خبر دیتا ہے جوشِ کارزار
ہاں یہ سچ ہے، چشم بر عہدِ کہن رہتا ہوں مَیں اہلِ محفل سے پرانی داستاں کہتا ہوں مَیں
یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کو اِکسیر ہے میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
سامنے رکھتا ہوں اُس دورِ نشاط افزا کو میں
دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

❀❀❀

حضورِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں

گراں جو مُجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہُوا جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہُوا
قیودِ شام و سحر میں بسر تو کی لیکن نظامِ کہنۂ عالم سے آشنا نہ ہوا
فرشتے بزمِ رسالتؐ میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیۂ رحمتؐ میں لے گئے مجھ کو
کہا حضورؐ نے، اَے عندلیبِ باغِ حجاز! کلی کلی ہے تری گرمیِ نوا سے گداز
ہمیشہ سرخوشِ جامِ وِلا ہے دل تیرا فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز
اُڑا جو پستیِ دُنیا سے تُو سوئے گردوں سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعتِ پرواز

IQBAL FORUM

نکل کے باغِ جہاں سے برنگِ بُو آیا
ہمارے واسطے کیا تحفہ لے کے تُو آیا؟

"حضورؐ! دہر میں آسودگی نہیں ملتی تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ وگُل ہیں ریاضِ ہستی میں وفا کی جس میں ہو بُو، وہ کلی نہیں ملتی
مگر میں نذر کو اِک آبگینہ لایا ہوں جو چیز اِس میں ہے، جنّت میں بھی نہیں ملتی
جھلکتی ہے تری اُمت کی آبرو اِس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اِس میں"

❀❀❀

شفاخانۂ حجاز

اک پیشوائے قوم نے اِقبالؔ سے کہا کھلنے کو جدّہ میں ہے شفاخانۂ حجاز
ہوتا ہے تیری خاک کا ہر ذرّہ بے قرار سنتا ہے تُو کسی سے جو افسانۂ حجاز
دستِ جنوں کو اپنے بڑھا جیب کی طرف مشہور تُو جہاں میں ہے دیوانۂ حجاز
دارالشّفا حوالیِ بطحا میں چاہیے
نبضِ مریض پنجۂ عیسیٰ میں چاہیے

IQBAL FORUM

میں نے کہا کہ موت کے پردے میں ہے حیات پوشیدہ جس طرح ہو حقیقت مجاز میں
تلخابۂ اَجَل میں جو عاشق کو مل گیا پایا نہ خضر نے مئے عمرِ دراز میں
اوروں کو دیں حضور! یہ پیغامِ زندگی میں موت ڈھونڈتا ہوں زمینِ حجاز میں

آئے ہیں آپ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا!

❀❀❀

IQBAL FORUM

جوابِ شکوہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
قُدسی الاصل ہے، رفعت پہ نظر رکھتی ہے خاک سے اُٹھتی ہے، گردُوں پہ گزر رکھتی ہے
عشق تھا فتنہ گر و سرکش و چالاک مرا
آسماں چیر گیا نالۂ بے باک مرا

پیرِ گردُوں نے کہا سُن کے، کہیں ہے کوئی بولے سیّارے، سرِ عرشِ بریں ہے کوئی
چاند کہتا تھا، نہیں! اہلِ زمیں ہے کوئی کہکشاں کہتی تھی، پوشیدہ یہیں ہے کوئی
کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تُو رضواں سمجھا
مجھے جنّت سے نکالا ہوا اِنساں سمجھا

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا عرش والوں پہ بھی کُھلتا نہیں یہ راز ہے کیا!
تا سرِ عرش بھی اِنساں کی تگ و تاز ہے کیا! آ گئی خاک کی چٹکی کو بھی پرواز ہے کیا!
غافل آداب سے سُکّانِ زمیں کیسے ہیں
شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں!

IQBAL FORUM

اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے تھا جو مسجودِ ملائک' یہ وہی آدم ہے!
عالمِ کیف ہے' دانائے رموزِ کم ہے ہاں مگر عجز کے اسرار سے نامحرم ہے
ناز ہے طاقتِ گفتار پہ اِنسانوں کو
بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

آئی آواز' غم انگیز ہے افسانہ ترا اشکِ بے تاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا
آسماں گیر ہوا نعرۂ مستانہ ترا کس قدر شوخ زباں ہے دلِ دیوانہ ترا
شکر شکوے کو کیا حسنِ ادا سے تُو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تُو نے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں' کوئی سائل ہی نہیں راہ دکھلائیں کسے' رہروِ منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے' جوہرِ قابل ہی نہیں جس سے تعمیر ہو آدم کی' یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دُنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہاتھ بے زور ہیں' الحاد سے دِل خوگر ہیں اُمّتی باعثِ رُسوائیِ پیغمبرؐ ہیں
بُت شکن اُٹھ گئے' باقی جو رہے بُت گر ہیں تھا براہیم پدر اور پسر آزر ہیں
بادہ آشام نئے' بادہ نیا' خُم بھی نئے
حرمِ کعبہ نیا' بُت بھی نئے' تم بھی نئے

IQBAL FORUM

وہ بھی دِن تھے کہ یہی مایۂ رعنائی تھا نازشِ موسمِ گُل لالۂ صحرائی تھا
جو مسلمان تھا' اللہ کا سودائی تھا کبھی محبوب تمہارا یہی ہرجائی تھا
کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو
مِلّتِ احمدِؐ مُرسَل کو مقامی کر لو!

کس قدر تم پہ گراں صُبح کی بیداری ہے ہم سے کب پیار ہے! ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبعِ آزاد پہ قیدِ رَمضاں بھاری ہے تمہی کہہ دو' یہی آئینِ وفاداری ہے؟
قوم مذہب سے ہے' مذہب جو نہیں' تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں' محفلِ انجم بھی نہیں

جن کو آتا نہیں دُنیا میں کوئی فن' تم ہو نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن' تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ' وہ خرمن تم ہو بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن' تم ہو
ہو نِکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ نوعِ اِنساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟ میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی' مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

IQBAL FORUM

کیا کہا! بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حُور شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور
عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور مسلم آئیں ہُوا کافر تو ملے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طُور تو موجود ہے، موسیٰ ہی نہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلَف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں، رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ مُحمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب زحمتِ روزہ جو کرتے ہیں گوارا، تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا، تو غریب پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا، تو غریب

اُمَرا نشّۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے مِلّتِ بیضا غُرَبا کے دَم سے

IQBAL FORUM

واعظِ قوم کی وہ پُختہ خیالی نہ رہی برقِ طبعی نہ رہی، شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں، رُوحِ بلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

شور ہے، ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابُود ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود!
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بے باک عدل اِس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک
شجرِ فطرتِ مسلم تھا حیا سے نم ناک تھا شجاعت میں وہ اِک ہستیِ فوق الادراک
خود گدازی نمِ کیفیّتِ صہبایش بود
خالی از خویش شُدن صورتِ مینایش بود

ہر مسلماں رگِ باطل کے لیے نشتر تھا اُس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا
جو بھروسا تھا اُسے قوّتِ بازو پر تھا ہے تمہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا
باپ کا عِلم نہ بیٹے کو اگر اَزبر ہو
پھر پِسر قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہو!

IQBAL FORUM

ہر کوئی مستِ مۓ ذوقِ تن آسانی ہے تم مسلماں ہو! یہ اندازِ مسلمانی ہے!
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟
وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم تم خطا کار و خطا بیں، وہ خطا پوش و کریم
چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم
تختِ فغفور بھی اُن کا تھا، سریر کے بھی
یونہی باتیں ہیں کہ تم میں وہ حمیّت ہے بھی؟

خود کُشی شیوہ تمہارا، وہ غیور و خوددار تم اخوّت سے گریزاں، وہ اخوّت پہ نثار
تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار تم ترستے ہو کلی کو، وہ گلستاں بہ کنار
اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت اُن کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مثلِ انجم اُفقِ قوم پہ روشن بھی ہوئے بُتِ ہندی کی محبّت میں برہمن بھی ہوئے
شوقِ پرواز میں مہجورِ نشیمن بھی ہوئے بے عمل تھے ہی جواں، دین سے بدظن بھی ہوئے
ان کو تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا
لا کے کعبے سے صنم خانے میں آباد کیا

IQBAL FORUM

قیس زحمت کشِ تنہائیِ صحرا نہ رہے شہر کی کھائے ہوا، بادیہ پیمانہ رہے!
وہ تو دیوانہ ہے بستی میں رہے یا نہ رہے یہ ضروری ہے حجابِ رُخِ لیلا نہ رہے!

گلۂ جَور نہ ہو، شکوۂ بیداد نہ ہو
عشق آزاد ہے، کیوں حُسن بھی آزاد نہ ہو!

عہدِ نو برق ہے، آتش زنِ ہر خرمن ہے ایمن اِس سے کوئی صحرا نہ کوئی گلشن ہے
اس نئی آگ کا اقوامِ کہن ایندھن ہے ملّتِ ختمِ رُسلؐ شعلہ بہ پیراہن ہے

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

دیکھ کر رنگِ چمن ہو نہ پریشاں مالی کوکبِ غُنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی
خس و خاشاک سے ہوتا ہے گلستاں خالی گُل برانداز ہے خونِ شُہدا کی لالی

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عُنّابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی اُفق تابی ہے

اُمّتیں گُلشنِ ہستی میں ثمر چیدہ بھی ہیں اور محرومِ ثمر بھی ہیں، خزاں دیدہ بھی ہیں
سیکڑوں نخل ہیں، کاہیدہ بھی، بالیدہ بھی ہیں سیکڑوں بطنِ چمن میں ابھی پوشیدہ بھی ہیں

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سیکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

IQBAL FORUM

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا تُو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا
قافلہ ہو نہ سکے گا کبھی ویراں تیرا غیرِ یک بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

نخلِ شمع استی و در شعلہ دَوَد ریشۂ تو
عاقبت سوز بوَد سایۂ اندیشۂ تو

تُو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے نشّۂ مے کو تعلُّق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تُو ہے
عصرِ نورات ہے، دُھندلا سا ستارا تُو ہے

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا
تُو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاری کا امتحاں ہے ترے ایثار کا، خودداری کا

کیوں ہراساں ہے صَہیلِ فَرَسِ اعدا سے
نورِ حق بجھ نہ سکے گا نَفَسِ اعدا سے

چشمِ اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری

وقتِ فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے

IQBAL FORUM

مثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہو جا رخت بردوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ تُو ذرّے سے بیاباں ہو جا نغمۂ موج سے ہنگامۂ طُوفاں ہو جا!
قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اِسم مُحمّدؐ سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھُول تو بُلبل کا ترنُّم بھی نہ ہو چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسُّم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خُم بھی نہ ہو بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا اِستادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے بحر میں، موج کی آغوش میں، طُوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ ''رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' دیکھے

مردمِ چشمِ زمیں، یعنی وہ کالی دنیا وہ تمہارے شُہدا پالنے والی دنیا
گرمیِ مہر کی پروردہ ہلالی دنیا عشق والے جسے کہتے ہیں بِلالی دنیا
تپش اندوز ہے اِس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

IQBAL FORUM

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تری مرے درویش! خلافت ہے جہاں گیر تری
ماسوی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری تُو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

❀ ❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

ساقی

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
جو بادہ کش تھے پرانے، وہ اُٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی!

کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحَر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی!

❀ ❀ ❀

تعلیم اور اِس کے نتائج

(تضمین بر شعر مُلّا عرشی)

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ
گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ

"تخمِ دیگر بکف آریم و بکاریم زنو
کانچہ کشتیم زخجلت نتواں کرد درو"

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

قُربِ سُلطان

تمیزِ حاکم و محکوم مٹ نہیں سکتی
مجال کیا کہ گدا گر ہو شاہ کا ہمدوش

جہاں میں خواجہ پرستی ہے بندگی کا کمال
رضائے خواجہ طلب کُن قبائے رنگیں پوش

مگر غرض جو حصولِ رضائے حاکم ہو
خطاب ملتا ہے منصب پرست و قوم فروش

پرانے طرزِ عمل میں ہزار مشکل ہے
نئے اصول سے خالی ہے فکر کی آغوش

مزا تو یہ ہے کہ یوں زیرِ آسماں رہیے
''ہزار گو نہ سخن در دہان و لب خاموش''

یہی اصول ہے سرمایۂ سکونِ حیات
''گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش''

مگر خروش پہ مائل ہے تُو تو بسم اللہ
''بگیر بادۂ صافی، بیا نگِ چنگ بنوش''

شریکِ بزمِ امیر و وزیر و سلطاں ہو
لڑا کے توڑ دے سنگِ ہوس سے شیشۂ ہوش

پیامِ مرشدِ شیراز بھی مگر سُن لے
کہ ہے یہ سرِّ نہاں خانۂ ضمیرِ سروش

''محلِّ نورِ تجلّی ست رائے انور شاہ
چو قربِ او طلبی در صفائے نیت کوش''

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

شاعر

جوئے سرود آفریں آتی ہے کوہسار سے — پی کے شرابِ لالہ گوں مے کدۂ بہار سے
مستِ مئے خرام کا سُن تو ذرا پیام تُو — زندہ وہی ہے کام کچھ جس کو نہیں قرار سے
پھرتی ہے وادیوں میں کیا دخترِ خوش خرامِ ابر — کرتی ہے عشق بازیاں سبزۂ مرغزار سے

جامِ شراب کوہ کے خُم کدے سے اُڑاتی ہے
پست و بلند کر کے طے کھیتوں کو جا پلاتی ہے

شاعرِ دل نواز بھی بات اگر کہے کھری — ہوتی ہے اس کے فیض سے مزرعِ زندگی ہری
شانِ خلیل ہوتی ہے اُس کے کلام سے عیاں — کرتی ہے اُس کی قوم جب اپنا شعار آزری
اہلِ زمیں کو نسخۂ زندگیِ دوام ہے — خونِ جگر سے تربیت پاتی ہے جو سخنوری

گلشنِ دہر میں اگر جوئے مئے سخن نہ ہو
پھول نہ ہو، کلی نہ ہو، سبزہ نہ ہو، چمن نہ ہو

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

نویدِ صُبح

۱۹۱۲ء

آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامنِ سحر
منزلِ ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر

محفلِ قدرت کا آخر ٹوٹ جاتا ہے سکوت
دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت

چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغامِ حیات
باندھتے ہیں پھول بھی گلشن میں احرامِ حیات

مسلمِ خوابیدہ اُٹھ، ہنگامہ آرا تُو بھی ہو
وہ چمک اُٹھا اُفق، گرمِ تقاضا تُو بھی ہو

وسعتِ عالم میں رہ پیما ہو مثلِ آفتاب
دامنِ گردوں سے ناپیدا ہوں یہ داغِ سحاب

کھینچ کر خنجر کرن کا، پھر ہو سرگرمِ ستیز
پھر سکھا تاریکیِ باطل کو آدابِ گریز

تُو سراپا نور ہے، خوشتر ہے عریانی تجھے
اور عریاں ہو کے لازم ہے خود افشانی تجھے

ہاں، نمایاں ہو کے برقِ دیدۂ خفّاش ہو
اے دلِ کون و مکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو

IQBAL FORUM

دُعا

یا ربّ! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے
پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے
محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہُو کو پھر سُوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبّت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خودداریِ ساحل دے، آزادیِ دریا دے

IQBAL FORUM

بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر، دل صورتِ مینا دے
احساسِ عنایت کر آثارِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے
میں بُلبلِ نالاں ہوں اک اُجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو داتا دے!

عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں

یہ شالامار میں اک برگِ زرد کہتا تھا — گیا وہ موسمِ گُل جس کا راز دار ہوں میں
نہ پائمال کریں مُجھ کو زائرانِ چمن — انہی کی شاخِ نشیمن کی یادگار ہوں میں
ذرا سے پتے نے بیتاب کر دیا دل کو — چمن میں آ کے سراپا غمِ بہار ہوں میں
خزاں میں مجھ کو رُلاتی ہے یادِ فصلِ بہار — خوشی ہو عید کی کیونکر کہ سوگوار ہوں میں
اُجاڑ ہو گئے عہدِ کہن کے میخانے — گزشتہ بادہ پرستوں کی یادگار ہوں میں

پیامِ عیش و مسرت ہمیں سُناتا ہے
ہلالِ عید ہماری ہنسی اُڑاتا ہے

IQBAL FORUM

فاطمہ بنتِ عبداللہ

عرب لڑکی جو طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی

۱۹۱۲ء

فاطمہ! تُو آبروئے اُمّتِ مرحوم ہے
ذرّہ ذرّہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ سعادت، حورِ صحرائی! تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقّائی تری قسمت میں تھی

یہ جہادُ اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب! اپنی خاکستر میں تھی!

اپنے صحرا میں بہت آہُو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں!

فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرّہ ذرّہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

ہے کوئی ہنگامہ تیری تربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قوم تازہ اِس آغوش میں

بے خبر ہوں گرچہ ان کی وسعتِ مقصد سے میں
آفرینش دیکھتا ہوں اُن کی اس مرقد سے میں

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور

جو ابھی اُبھرے ہیں ظلمت خانۂ ایام سے
جن کی ضَو ناآشنا ہے قیدِ صبح و شام سے

IQBAL FORUM

جن کی تابانی میں اندازِ کہن بھی، نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتَو بھی ہے

❀ ❀ ❀

شبنم اور ستارے

اک رات یہ کہنے لگے شبنم سے ستارے — ہر صُبح نئے تجھ کو میسّر ہیں نظارے
کیا جانیے، تُو کتنے جہاں دیکھ چکی ہے — جوبن کے مٹے اُن کے نشاں دیکھ چکی ہے
زُہرہ نے سُنی ہے یہ خبر ایک مَلک سے — انسانوں کی بستی ہے بہت دُور فلک سے
کہہ ہم سے بھی اُس کشورِ دلکش کا فسانہ
گاتا ہے قمر جس کی محبّت کا ترانہ

اے تارو نہ پوچھو چمنستانِ جہاں کی — گُلشن نہیں، اک بستی ہے وہ آہ و فغاں کی
آتی ہے صباواں سے پلٹ جانے کی خاطر — بے چاری کلی کھلتی ہے مرجھانے کی خاطر
کیا تم سے کہوں کیا چمن افروز کلی ہے — ننھا سا کوئی شعلۂ بے سوز کلی ہے
گُل نالۂ بُلبل کی صدا سُن نہیں سکتا — دامن سے مرے موتیوں کو چُن نہیں سکتا
ہیں مرغِ نوا ریز گرفتار، غضب ہے — اُگتے ہیں تہِ سایۂ گُل خار، غضب ہے
رہتی ہے سدا نرگسِ بیمار کی تر آنکھ — دل طالبِ نظّارہ ہے، محرومِ نظر آنکھ

IQBAL FORUM

دل سوختۂ گرمیِ فریاد ہے شمشاد زندانی ہے اور نام کو آزاد ہے شمشاد
تارے شررِ آہ ہیں انساں کی زباں میں میں گریۂ گردوں ہوں گلستاں کی زباں میں
نادانی ہے یہ گردِ زمیں طوفِ قمر کا سمجھا ہے کہ درماں ہے وہاں داغ جگر کا

بنیاد ہے کاشانۂ عالم کی ہوا پر
فریاد کی تصویر ہے قرطاسِ فضا پر

❀ ❀ ❀

محاصرۂ اَدرنہ

یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا
گردِ صلیب گردِ قمر حلقہ زن ہوئی شکری حصارِ دَرنہ میں محصور ہو گیا
مُسلم سپاہیوں کے ذخیرے ہوئے تمام رُوئے اُمید آنکھ سے مستور ہو گیا
آخر امیرِ عسکرِ تُرکی کے حکم سے آئینِ جنگ شہر کا دستور ہو گیا
ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل شاہیں گدائے دانۂ عُصفور ہو گیا
لیکن فقیہِ شہر نے جس دم سنی یہ بات گرما کے مثلِ صاعقۂ طُور ہو گیا
ذِمّی کا مال لشکرِ مُسلم پہ ہے حرام فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہو گیا

چھوتی نہ تھی یہود و نصاریٰ کا مال فوج
مُسلم، خدا کے حکم سے مجبور ہو گیا

IQBAL FORUM

غلام قادر رُہیلہ

رُہیلہ کس قدر ظالم، جفا جُو، کینہ پرور تھا
نکالیں شاہِ تیموری کی آنکھیں نوکِ خنجر سے
دیا اہلِ حرم کو رقص کا فرماں ستم گر نے
یہ اندازِ ستم کچھ کم نہ تھا آثارِ محشر سے
بھلا تعمیل اِس فرمانِ غیرت کُش کی ممکن تھی!
شہنشاہی حرم کی نازنینانِ سمن بر سے
بنایا آہ! سامانِ طرب بیدرد نے اُن کو
نہاں تھا حُسن جن کا چشمِ مہر و ماہ و اختر سے
لرزتے تھے دلِ نازک، قدم مجبورِ جنبش تھے
رواں دریائے خُوں، شہزادیوں کے دیدۂ تر سے
یونہی کچھ دیر تک محوِ نظر آنکھیں رہیں اُس کی
کیا گھبرا کے پھر آزاد سر کو بارِ مِغفَر سے
کمر سے اُٹھ کے تیغِ جاں ستاں، آتش فشاں کھولی
سبق آموز تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے

IQBAL FORUM

رکھا خنجر کو آگے اور پھر کچھ سوچ کر لیٹا
تقاضا کر رہی تھی نیند گویا چشمِ احمر سے
بجھائے خواب کے پانی نے اخگر اُس کی آنکھوں کے
نظر شرما گئی ظالم کی درد انگیز منظر سے
پھر اُٹھا اور تیموری حرم سے یوں لگا کہنے
شکایت چاہیے تم کو نہ کچھ اپنے مقدّر سے
مرا مسند پہ سو جانا بناوٹ تھی، تکلّف تھا
کہ غفلت دُور ہے شانِ صف آرایانِ لشکر سے
یہ مقصد تھا مرا اِس سے، کوئی تیمور کی بیٹی
مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے
مگر یہ رازِ آخر کُھل گیا سارے زمانے پر
حمیّت نام ہے جس کا، گئی تیمور کے گھر سے

❀❀❀

ایک مکالمہ

اک مُرغِ سرانے یہ کہا مُرغِ ہوا سے
پَردار اگر تُو ہے تو کیا میں نہیں پردار!
گر تُو ہے ہوا گیر تو ہوں میں بھی ہوا گیر
آزاد اگر تُو ہے، نہیں میں بھی گرفتار

IQBAL FORUM

پرواز خصوصیّتِ ہر صاحبِ پَر ہے کیوں رہتے ہیں مُرغانِ ہوا مائلِ پندار؟
مجروح حمیّت جو ہوئی مرغِ ہوا کی یوں کہنے لگا سُن کے یہ گُفتارِ دل آزار
کچھ شک نہیں پرواز میں آزاد ہے تُو بھی حد ہے تری پرواز کی لیکن سرِ دیوار
واقف نہیں تُو ہمّتِ مُرغانِ ہوا سے تُو خاک نشیمن، اُنہیں گردُوں سے سروکار

تُو مُرغِ سرائی، خورش از خاک بجُوئی
مادر صددِ دانہ بہ انجم زدہ منقار

❀❀❀

مَیں اور تُو

مذاقِ دید سے ناآشنا نظر ہے مری تری نگاہ ہے فطرت کی رازداں، پھر کیا
رہینِ شکوۂ ایّام ہے زبان مری تری مراد پہ ہے دَورِ آسماں، پھر کیا
رکھا مجھے چمن آوارہ مثلِ موجِ نسیم عطا فلک نے کیا تجھ کو آشیاں، پھر کیا
فزوں ہے سود سے سرمایۂ حیات ترا مرے نصیب میں ہے کاوشِ زیاں، پھر کیا
ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں تیرے طیّارے مرا جہاز ہے محرومِ بادباں، پھر کیا

قوی شدیم چہ شد، ناتواں شدیم چہ شد
چنیں شدیم چہ شد یا چناں شدیم چہ شد

IQBAL FORUM

بہیچ گونہ دریں گلستاں قرارے نیست
تو گر بہار شدی، ماخزاں شدیم، چہ شد

❀ ❀ ❀

تضمین بر شعرِ ابوطالب کلیم

خوب ہے تجھ کو شعارِ صاحبِ یثرب کا پاس
کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تُو مسلم نہیں

جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں گردُوں تھا اسیر
اے سلیماں! تیری غفلت نے گنوایا وہ نگیں

وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہوگئی ہے اُس سے اب ناآشنا تیری جبیں

دیکھ تو اپنا عمل، تجھ کو نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جس کی بیبا کی تھی حیرت آفریں

تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

غافل! اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طورِ معنی پر کلیمِ نکتہ بیں

''سرکشی باہر کہ کرد، رامِ او باید شدن
شعلہ ساں از ہر کجا برخاستی، آنجا نشیں''

❀ ❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

شبلی و حالی

مسلم سے ایک روز یہ اِقبالؔ نے کہا
دیوانِ جُزو و کُل میں ہے تیرا وجود فرد

تیرے سرودِ رفتہ کے نغمے علومِ نَو
تہذیب تیرے قافلہ ہائے کُہن کی گَرد

پتھر ہے اس کے واسطے موجِ نسیم بھی
نازک بہت ہے آئینۂ آبروئے مرد

مردانِ کار ڈھونڈ کے اسبابِ حادثات
کرتے ہیں چارۂ ستمِ چرخِ لاجورد

پوچھا اُن سے جو چمن کے ہیں دیرینہ رازدار
کیونکر ہوئی خزاں ترے گُلشن سے ہم نبرد

مسلم مرے کلام سے بے تاب ہو گیا
غمّاز ہو گئی غمِ پنہاں کی آہِ سرد

کہنے لگا کہ دیکھ تو کیفیّتِ خزاں
اوراق ہو گئے شجرِ زندگی کے زرد

خاموش ہو گئے چمنستاں کے رازدار
سرمایۂ گداز تھی جن کی نوائے درد

شبلی کو رو رہے تھے ابھی اہلِ گلستاں
حالی بھی ہو گیا سوئے فردوس رہ نورد

''اکنوں کرا دماغ کہ پرسد زباغباں
بُلبل چہ گُفت و گُل چہ شنید و صبا چہ کرد؟''

IQBAL FORUM

اِرتقا

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بُولہبی

حیات شعلہ مزاج و غیور و شور انگیز
سرشت اِس کی ہے مشکل کشی، جفاطلبی

سکوتِ شام سے تا نغمۂ سحرگاہی
ہزار مرحلہ ہائے فغانِ نیم شبی

کشاکشِ زم وگرما، تپ وتراش وخراش
زخاکِ تیرہ دروں تا بہ شیشۂ حلبی

مقامِ بست وشکست وفشار وسوز وکشید
میانِ قطرۂ نیسان و آتشِ عنبی

اسی کشاکشِ پیہم سے زندہ ہیں اقوام
یہی ہے رازِ تب وتابِ مِلّتِ عَرَبی

''مغاں کہ دانۂ انگور آب می سازند
ستارہ می شکنند، آفتاب می سازند''

❀❀❀

صدیقؓ

اک دن رسولِ پاکؐ نے اصحابؓ سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مال دار

ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اُٹھے
اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار

دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور
بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار

IQBAL FORUM

لائے غرضکہ مال رسولِ امیںؐ کے پاس ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار
پوچھا حضور سرورِ عالمؐ نے' اَے عمر! اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دِل کو ہے قرار
رَکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تُو نے کیا؟ مسلم ہے اپنے خویش واقارب کا حق گزار

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے جو وہ ملّتِ بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا جس سے بِنائے عشق ومحبّت ہے اُستوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت ہر چیز' جس سے چشمِ جہاں میں ہوا عتبار
ملکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جنس اسپِ قمرسم و شُتر و قاطر و حمار
بولے حضورؐ چاہیے فکرِ عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و محبّت کا رازدار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر! اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار!

پروانے کو چراغ ہے' بُلبل کو پھُول بس
صِدّیق کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

تہذیبِ حاضر

(تضمین بر شعرِ فیضی)

IQBAL FORUM

نئے انداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے
یہ رعنائی، یہ بیداری، یہ آزادی، یہ بے باکی

تغیّر آ گیا ایسا تدبّر میں تخیّل میں
ہنسی سمجھی گئی گلشن میں غُنچوں کی جگر چاکی

کیا گم تازہ پروازوں نے اپنا آشیاں لیکن
مناظر دِلکشا دکھلا گئی ساحر کی چالاکی

حیاتِ تازہ اپنے ساتھ لائی لذّتیں کیا کیا
رقابت، خود فروشی، ناشکیبائی، ہوسناکی

فروغِ شمعِ نو سے بزمِ مسلم جگمگا اُٹھی
مگر کہتی ہے پروانوں سے میری کُہنہ اِدراکی

''تو اَے پروانہ! ایں گرمی ز شمعِ محفلے داری
چو من در آتشِ خود سوز اگر سوزِ دلے داری''

❀ ❀ ❀

والدہ مرحومہ کی یاد میں

ذرّہ ذرّہ دہر کا زندانیِ تقدیر ہے
پردۂ مجبوری و بے چارگی تدبیر ہے
آسماں مجبور ہے، شمس و قمر مجبور ہیں
انجمِ سیماب پا رفتار پر مجبور ہیں
ہے شکست انجام غُنچے کا سبُو گلزار میں
سبزہ و گُل بھی ہیں مجبورِ نمو گلزار میں

IQBAL FORUM

نغمۂ بلبل ہو یا آوازِ خاموشِ ضمیر
ہے اسی زنجیر عالم گیر میں ہر شے اسیر

آنکھ پر ہوتا ہے جب یہ سرِّ مجبوری عیاں
خشک ہو جاتا ہے دل میں اشک کا سیلِ رواں
قلبِ انسانی میں رقصِ عیش و غم رہتا نہیں
نغمہ رہ جاتا ہے لطفِ زیر و بم رہتا نہیں
علم و حکمت رہزنِ سامانِ اشک و آہ ہے
یعنی اِک الماس کا ٹکڑا دلِ آگاہ ہے
گرچہ میرے باغ میں شبنم کی شادابی نہیں
آنکھ میری مایہ دارِ اشک عنّابی نہیں
جانتا ہوں آہ میں آلامِ انسانی کا راز
ہے نوائے شکوہ سے خالی مری فطرت کا ساز
میرے لب پر قصّۂ نیرنگیِ دوراں نہیں
دل مرا حیراں نہیں، خنداں نہیں، گریاں نہیں

پر تری تصویر قاصد گریۂ پیہم کی ہے
آہ! یہ تردید میری حکمتِ محکم کی ہے

IQBAL FORUM

گریۂ سرشار سے بنیادِ جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے
موجِ دُودِ آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا
حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا
رخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا
رفتہ و حاضر کو گویا پا بپا اِس نے کیا
عہدِ طفلی سے مجھے پھر آشنا اس نے کیا
جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں
بات سے اچھی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں
اور اب چرچے ہیں جس کی شوخیٔ گُفتار کے
بے بہا موتی ہیں جس کی چشمِ گوہر بار کے
علم کی سنجیدہ گفتاری، بُڑھاپے کا شعور
دنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور
زندگی کی اَوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

IQBAL FORUM

بے تکلف خندہ زن ہیں، فکر سے آزاد ہیں
پھر اسی کھوئے ہوئے فردوس میں آباد ہیں

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار
خاکِ مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا!
تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزّت ہُوا
دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات
تھی سراپا دِین و دُنیا کا سبق تیری حیات
عمر بھر تیری محبّت میری خدمت گر رہی
میں تری خدمت کے قابل جب ہُوا تو چل بسی
وہ جواں، قامت میں ہے جو صُورتِ سروِ بلند
تیری خدمت سے ہُوا جو مجھ سے بڑھ کر بہرہ مند
کاروبارِ زندگانی میں وہ ہم پہلو مرا
وہ محبّت میں تری تصویر، وہ بازو مرا

IQBAL FORUM

تجھ کو مثلِ طفلکِ بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے ناآشنا صبح و مسا روتا ہے وہ

تخم جس کا تو ہماری کشتِ جاں میں بو گئی
شرکتِ غم سے وہ اُلفت اور محکم ہو گئی

آہ! یہ دُنیا، یہ ماتم خانۂ برنا و پیر
آدمی ہے کس طلسمِ دوش و فردا میں اسیر!
کتنی مشکل زندگی ہے، کس قدر آساں ہے موت
گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت
زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں، قحط ہیں، آلام ہیں
کیسی کیسی دخترانِ مادرِ ایام ہیں!
کلبۂ افلاس میں، دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت
موت ہے ہنگامہ آرا قلزمِ خاموش میں
ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں
نے مجالِ شکوہ ہے، نے طاقتِ گفتار ہے
زندگانی کیا ہے، اِک طوقِ گلو افشار ہے!

IQBAL FORUM

قافلے میں غیرِ فریادِ درا کچھ بھی نہیں
اک متاعِ دیدۂ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

ختم ہو جائے گا لیکن امتحاں کا دَور بھی
ہیں پسِ نہ پردۂ گردوں ابھی دَور اور بھی
سینہ چاک اس گلستاں میں لالہ و گُل ہیں تو کیا
نالہ و فریاد پر مجبورِ بُلبل ہیں تو کیا
جھاڑیاں، جن کے قفس میں قید ہے آہِ خزاں
سبز کر دے گی انہیں بادِ بہارِ جاوداں
خفتہ خاکِ پے سپر میں ہے شرارا اپنا تو کیا؟
عارضی محمل ہے یہ مشتِ غبار اپنا تو کیا؟

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں
ٹُوٹنا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں

زندگی محبوب ایسی دیدۂ قدرت میں ہے
ذوقِ حفظِ زندگی ہر چیز کی فطرت میں ہے
موت کے ہاتھوں سے مٹ سکتا اگر نقشِ حیات
عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظامِ کائنات

IQBAL FORUM

ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اَجَل کچھ بھی نہیں
جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں
آہ غافل! موت کا رازِ نہاں کچھ اور ہے
نقش کی ناپائداری سے عیاں کچھ اور ہے
جنّتِ نظّارہ ہے نقشِ ہوا بالائے آب
موجِ مضطر توڑ کر تعمیر کرتی ہے حباب
موج کے دامن میں پھر اس کو چُھپا دیتی ہے یہ
کتنی بیدردی سے نقش اپنا مٹا دیتی ہے یہ
پھر نہ کر سکتی حباب اپنا اگر پیدا ہَوا
توڑنے میں اُس کے یوں ہوتی نہ بے پروا ہوا
اس روش کا کیا اثر ہے ہیئتِ تعمیر پر
یہ تو جُت ہے ہَوا کی قوّتِ تعمیر پر

فطرتِ ہستی شہیدِ آرزو رہتی نہ ہو
خوب تر پیکر کی اِس کو جستجو رہتی نہ ہو
آہ سیمابِ پریشاں، انجمِ گردوں فروز
شوخ یہ چنگاریاں، ممنونِ شب ہے جن کا سوز

IQBAL FORUM

عقل جس سے سر بہ زانو ہے وہ مدّت ان کی ہے
سرگزشتِ نوعِ انساں ایک ساعت ان کی ہے
پھر یہ انساں، آں سُوئے افلاک ہے جس کی نظر
قُدسیوں سے بھی مقاصد میں ہے جو پاکیزہ تر
جو مثالِ شمع روشن محفلِ قدرت میں ہے
آسماں اِک نقطہ جس کی وسعتِ فطرت میں ہے
جس کی نادانی صداقت کے لیے بیتاب ہے
جس کا ناخن سازِ ہستی کے لیے مِضراب ہے
شعلہ یہ کمتر ہے گردُوں کے شراروں سے بھی کیا؟
کم بہا ہے آفتاب اپنا ستاروں سے بھی کیا؟
تخمِ گُل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے
کس قدر نشوونما کے واسطے بے تاب ہے
زندگی کا شعلہ اس دانے میں جو مستور ہے
خودنُمائی، خودفزائی کے لیے مجبور ہے
سردیِ مرقد سے بھی افسردہ ہو سکتا نہیں
خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں

IQBAL FORUM

پھول بن کر اپنی تُربت سے نکل آتا ہے یہ
موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے یہ
ہے لحد اِس قوّتِ آشفتہ کی شیرازہ بند
ڈالتی ہے گردنِ گردُوں میں جو اپنی کمند
موت، تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اِک پیغام ہے
خُوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اِس گُلشن میں جز سنجیدنِ پر کچھ نہیں

کہتے ہیں اہلِ جہاں دردِ اَجَل ہے لادوا
زخمِ فُرقت وقت کے مرہم سے پاتا ہے شفا
دل مگر، غم مرنے والوں کا جہاں آباد ہے
حلقۂ زنجیرِ صبح و شام سے آزاد ہے
وقت کے افسُوں سے تھمتا نالۂ ماتم نہیں
وقت زخمِ تیغِ فُرقت کا کوئی مرہم نہیں
سر پہ آ جاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں
اشکِ پیہم دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں

IQBAL FORUM

ربط ہو جاتا ہے دِل کو نالہ و فریاد سے
خونِ دِل بہتا ہے آنکھوں کی سرشک آباد سے
آدمی تابِ شکیبائی سے گو محروم ہے
اس کی فطرت میں یہ اِک احساسِ نامعلوم ہے

ق

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں
رختِ ہستی خاک، غم کی شعلہ افشانی سے ہے
سرد یہ آگ اِس لطیف احساس کے پانی سے ہے

آہ! یہ ضبطِ فغاں، غفلت کی خاموشی نہیں
آگہی ہے یہ دل آسائی، فراموشی نہیں

پردۂ مشرق سے جس دَم جلوہ گر ہوتی ہے صبح
داغ شب کا دامنِ آفاق سے دھوتی ہے صبح
لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ
بے زباں طائر کو سرمستِ نوا کرتی ہے یہ

IQBAL FORUM

سینۂ بُلبل کے زنداں سے سرود آزاد ہے
سیکڑوں نغموں سے بادِ صبحدم آباد ہے
خُفتگانِ لالہ زار و کوہسار و رُودبار
ہوتے ہیں آخر عروسِ زندگی سے ہمکنار
یہ اگر آئینِ ہستی ہے کہ ہو ہر شام، صبح
مرقدِ اِنساں کی شب کا کیوں نہ ہو انجام صبح

دامِ سیمینِ تخیُّل ہے مرا آفاق گیر
کرلیا ہے جس سے تیری یاد کو میں نے اسیر
یاد سے تیری دلِ درد آشنا معمور ہے
جیسے کعبے میں دعاؤں سے فضا معمور ہے
وہ فرائض کا تسلسُل نام ہے جس کا حیات
جلوہ گاہیں اِس کی ہیں لاکھوں جہانِ بے ثبات
مختلف ہر منزلِ ہستی کی رسم و راہ ہے
آخرت بھی زندگی کی ایک جَولاں گاہ ہے
ہے وہاں بے حاصلی کشتِ اَجَل کے واسطے
سازگار آب و ہوا تخمِ عمل کے واسطے

IQBAL FORUM

نورِ فطرت ظلمتِ پیکر کا زندانی نہیں
تنگ ایسا حلقۂ افکارِ انسانی نہیں
زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نو رُستہ اِس گھر کی نگہبانی کرے

❀❀❀

شعاعِ آفتاب

صبح جب میری نگہ سودائیِ نظّارہ تھی
آسماں پر اک شعاعِ آفتاب آوارہ تھی
میں نے پوچھا اس کرن سے اے سراپا اضطراب!
تیری جانِ ناشکیبا میں ہے کیسا اضطراب
تو کوئی چھوٹی سی بجلی ہے کہ جس کو آسماں
کر رہا ہے خرمنِ اقوام کی خاطر جواں
یہ تڑپ ہے یا ازل سے تیری خُو ہے، کیا ہے یہ
رقص ہے، آوارگی ہے، جستجو ہے، کیا ہے یہ؟''

IQBAL FORUM

"خفتہ ہنگامے ہیں میری ہستیِ خاموش میں — پرورش پائی ہے میں نے صبح کی آغوش میں
مضطرب ہر دم مری تقدیر رکھتی ہے مجھے — جستجو میں لذتِ تنویر رکھتی ہے مجھے
برقِ آتش خو نہیں، فطرت میں گو ناری ہوں میں — مہرِ عالم تاب کا پیغامِ بیداری ہوں میں
سُرمہ بن کر چشمِ انساں میں سما جاؤں گی میں — رات نے جو کچھ چھپا رکھا تھا، دکھلاؤں گی میں
تیرے مستوں میں کوئی جُویائے ہشیاری بھی ہے
سونے والوں میں کسی کو ذوقِ بیداری بھی ہے؟"

❀ ❀ ❀

عُرفی

محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیُّل نے — تصدُّق جس پہ حیرت خانۂ سینا و فارابی
فضائے عشق پر تحریر کی اس نے نوا ایسی — مئیر جس سے ہیں آنکھوں کو اب تک اشکِ عُنّابی
مرے دِل نے یہ اک دن اس کی تُربت سے شکایت کی — نہیں ہنگامۂ عالم میں اب سامانِ بیتابی
مزاجِ اہلِ عالم میں تغیُّر آ گیا ایسا — کہ رُخصت ہو گئی دنیا سے کیفیت وہ سیمابی
فغانِ نیم شب شاعر کی بارِ گوش ہوتی ہے — نہ ہو جب چشمِ محفل آشنائے لُطفِ بے خوابی
کسی کا شعلۂ فریاد ہو ظلمت رُبا کیونکر — گراں ہے شب پرستوں پر سحر کی آسماں تابی
صدا تُربت سے آئی "شکوۂ اہلِ جہاں کم گو — نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
خُدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی"

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

ایک خط کے جواب میں

ہوس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمّتِ تگ و تاز
حصولِ جاہ ہے وابستۂ مذاقِ تلاش

ہزار شکر، طبیعت ہے ریزہ کار مری
ہزار شکر، نہیں ہے دماغِ فتنہ تراش

مرے سخن سے دلوں کی ہیں کھیتیاں سرسبز
جہاں میں ہوں مَیں مثالِ سحابِ دریاپاش

یہ عُقدہ ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیضِ عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش

ہوائے بزمِ سلاطیں دلیلِ مردہ دِلی
کیا ہے حافظِ رنگیں نوا نے راز یہ فاش

"گرت ہوا ست کہ باخضر ہم نشیں باشی
نہاں زچشمِ سکندر چو آبِ حیواں باش"

نانک

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی

آہ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

آشکارا اُس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفے پر ناز تھا

شمعِ حق سے جو منوّر ہو یہ وہ محفل نہ تھی
بارشِ رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی

آہ! شودر کے لیے ہندوستاں غم خانہ ہے
دردِ انسانی سے اِس بستی کا دِل بیگانہ ہے

IQBAL FORUM

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں — شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں
بُت کدہ پھر بعد مدّت کے مگر روشن ہُوا — نورِ ابراہیم سے آزر کا گھر روشن ہُوا

پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اِک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

❀ ❀ ❀

کفر و اسلام

(تضمین بر شعرِ میر رضی دانش)

ایک دِن اقبال نے پوچھا کلیمِ طُور سے — اے کہ تیرے نقشِ پا سے وادیِ سینا چمن
آتشِ نمرود ہے اب تک جہاں میں شعلہ ریز — ہوگیا آنکھوں سے پنہاں کیوں ترا سوزِ کُہن
تھا جوابِ صاحبِ سینا کہ مُسلم ہے اگر — چھوڑ کر غائب کو تو حاضر کا شیدائی نہ بن
ذوقِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ — ورنہ خاکستر ہے تیری زِندگی کا پیرہن
ہے اگر دیوانۂ غائب تو کچھ پروا نہ کر — منتظر رہ وادیِ فاراں میں ہو کر خیمہ زن
عارضی ہے شانِ حاضر، سطوتِ غائب مدام — اس صداقت کو محبت سے ہے ربطِ جان و تن
شعلۂ نمرود ہے روشن زمانے میں تو کیا — ''شمع خود را می گدازد در میانِ انجمن
نُورِ ما چوں آتشِ سنگ از نظر پنہاں خوش است''

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

بِلالؓ

لکھا ہے ایک مغربی حق شناس نے اہلِ قلم میں جس کا بہت احترام تھا
جولاں گہِ سکندرِ رومی تھا ایشیا گردُوں سے بھی بلند تر اُس کا مقام تھا
تاریخ کہہ رہی ہے کہ رومی کے سامنے دعویٰ کیا جو پورس و دارا نے خام تھا
دُنیا کے اُس شہنشہِ انجم سپاہ کو حیرت سے دیکھتا فلکِ نیل فام تھا

آج ایشیا میں اُس کو کوئی جانتا نہیں
تاریخ دان بھی اسے پہچانتا نہیں

لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر فطرت تھی جس کی نورِ نبوّت سے مُستنیر
جس کا امیں ازل سے ہُوا سینۂ بلالؓ محکوم اِس صدا کے ہیں شاہنشہ و فقیر
ہوتا ہے جس سے اَسوَد و احمر میں اختلاط کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر
ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز صدیوں سے سُن رہا ہے جسے گوشِ چرخِ پیر

اقبالؔ! کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے
رومی فنا ہوا، حبشی کو دوام ہے

❀❀❀

IQBAL FORUM

مسلمان اور تعلیم جدید

تضمین بر شعرِ ملک قُمی

مرشد کی یہ تعلیم تھی اَے مسلمِ شوریدہ سر
لازم ہے رہرو کے لیے دُنیا میں سامانِ سفر

بدلی زمانے کی ہوا، ایسا تغیُّر آ گیا
تھے جوگراں قیمت کبھی، اب ہیں متاعِ کس مخر

وہ شعلۂ روشن ترا ظُلمت گریزاں جس سے تھی
گھٹ کر ہُوا مثلِ شرر تارے سے بھی کم نُور تر

شیدائیِ غائب نہ رہ، دیوانۂ موجود ہو
غالب ہے اب اقوام پر معبودِ حاضر کا اثر

ممکن نہیں اس باغ میں کوشش ہو بارآور تری
فرسودہ ہے پھندا ترا، زیرک ہے مرغِ تیز پر

اس دور میں تعلیم ہے امراضِ مِلّت کی دوا
ہے خونِ فاسد کے لیے تعلیم مثلِ نیشتر

رہبر کے اِیما سے ہوا تعلیم کا سَودا مجھے
واجب ہے صحرا گرد پر تعمیلِ فرمانِ خضر

لیکن نِگاہِ نکتہ بیں دیکھے زبوں بختی مری
''رفتم کہ خار از پا کشم، محمل نہاں شد از نظر

یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دُور شد''

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

پھولوں کی شہزادی

کلی سے کہہ رہی تھی ایک دن شبنم گلستاں میں
رہی میں ایک مدت غُنچہ ہائے باغِ رضواں میں
تمہارے گلستاں کی کیفیت سرشار ہے ایسی
نگہ فردوس در دامن ہے میری چشمِ حیراں میں
سُنا ہے کوئی شہزادی ہے حاکم اِس گلستاں کی
کہ جسکے نقشِ پا سے پھول ہوں پیدا بیاباں میں
کبھی ساتھ اپنے اُس کے آستاں تک مُجھ کو تُو لے چل
چھپا کر اپنے دامن میں برنگِ موجِ بُو لے چل

کلی بولی سریر آرا ہماری ہے وہ شہزادی
درخشاں جس کی ٹھوکر سے ہوں پتھر بھی نگیں بن کر
مگر فطرت تری اُفتادہ اور بیگم کی شان اونچی
نہیں ممکن کہ تُو پہنچے ہماری ہم نشیں بن کر
پہنچ سکتی ہے تُو لیکن ہماری شاہزادی تک
کسی دکھ درد کے مارے کا اشکِ آتشیں بن کر
نظر اِس کی پیامِ عید ہے اہلِ مُحرّم کو
بنا دیتی ہے گوہر غم زدوں کے اشکِ پیہم کو

❀❀❀

IQBAL FORUM

تضمین بر شعرِ صائبؔ

کہاں اقبالؔ تو نے آ بنایا آشیاں اپنا
نوا اِس باغ میں بُلبل کو ہے سامانِ رُسوائی

شرارے وادیِ ایمن کے تُو بوتا تو ہے لیکن
نہیں ممکن کہ پھُوٹے اس زمیں سے تخمِ سینائی

کلی زورِ نفَس سے بھی وہاں گُل ہو نہیں سکتی
جہاں ہر شے ہو محرومِ تقاضائے خود افزائی

قیامت ہے کہ فطرت سو گئی اہلِ گلستاں کی
نہ ہے بیدار دل پیری، نہ ہمّت خواہ برنائی

دلِ آگاہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں
نوا گر کے لیے زہراب ہوتی ہے شکر خائی

نہیں ضبطِ نوا ممکن تو اُڑ جا اِس گلستاں سے
کہ اس محفل سے خوشتر ہے کسی صحرا کی تنہائی

''ہماں بہتر کہ لیلیٰ در بیاباں جلوہ گر باشد
ندارد تنگ نائے شہر تابِ حُسنِ صحرائی''

❀❀❀

فردوس میں ایک مکالمہ

ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوس میں اک روز
حالیؔ سے مخاطب ہوئے یوں سعدیِ شیراز

اے آنکہ زنورِ گہرِ نظمِ فلک تاب
دامن بہ چراغِ مہ و اختر زدہ ای باز!

کچھ کیفیتِ مسلمِ ہندی تو بیاں کر
واماندۂ منزل ہے کہ مصروفِ تگ و تاز

IQBAL FORUM

مذہب کی حرارت بھی ہے کچھ اسکی رگوں میں
تھی جس کی فلک سوز کبھی گرمیِ آواز

باتوں سے ہوا شیخ کی حالی متاثّر
رو رو کے لگا کہنے کہ ''اے صاحبِ اعجاز

جب پیرِ فلک نے وَرَقِ ایّام کا اُلٹا
آئی یہ صدا' پاؤ گے تعلیم سے اعزاز

آیا ہے مگر اِس سے عقیدوں میں تزلزُل
دُنیا تو ملی' طائرِ دیں کر گیا پرواز

دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

مذہب سے ہم آہنگیِ افراد ہے باقی
دیں زخمہ ہے' جمعیّتِ مِلّت ہے اگر ساز

بنیاد لرز جائے جو دیوارِ چمن کی
ظاہر ہے کہ انجامِ گلستاں کا ہے آغاز

پانی نہ ملا زمزمِ مِلّت سے جو اِس کو
پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز

یہ ذکر حضورِ شہِ یثربؐ میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے غمّاز

''خرما نتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم''
(سعدیؒ)

❀❀❀

مذہب

(تضمین بر شعر میرزا بیدلؔ)

تعلیمِ پیرِ فلسفۂ مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستیِ غائب کی ہے تلاش

پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا
ہے شیخ بھی مثالِ برہمن صنم تراش

IQBAL FORUM

محسوس پر بِنا ہے علومِ جدید کی — اس دور میں ہے شیشہ عقائد کا پاش پاش
مذہب ہے جس کا نام وہ ہے اِک جُنونِ خام — ہے جس سے آدمی کے تخیُّل کو انتعاش
کہتا مگر ہے فلسفۂ زندگی کچھ اور — مُجھ پر کیا یہ مرشدِ کامل نے راز فاش

''باہر کمال اند کے آشفتگی خوش است
ہر چند عقلِ کُل شدہ ای بے جنوں مباش''

❀❀❀

جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

صف بستہ تھے عرب کے جوانانِ تیغ بند — تھی منتظر حنا کی عروسِ زمینِ شام
اِک نوجوان صورتِ سیماب مُضطرب — آ کر ہوا امیرِ عساکر سے ہم کلام
اے بُو عبیدہ رُخصتِ پیکار دے مجھے — لبریز ہو گیا مرے صبر و سکُوں کا جام
بے تاب ہو رہا ہوں فراقِ رسولؐ میں — اِک دَم کی زندگی بھی محبّت میں ہے حرام
جاتا ہوں میں حضورِ رسالت پناہؐ میں — لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام
یہ ذوق و شوق دیکھ کے پُرنم ہوئی وہ آنکھ — جس کی نِگاہ تھی صفَتِ تیغِ بے نیام
بولا امیرِ فوج کہ ''وہ نوجواں ہے تُو — پیروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام
پوری کرے خدائے مُحمّدؐ تری مراد — کتنا بلند تیری محبّت کا ہے مقام!
پہنچے جو بارگاہِ رسولِ امیںؐ میں تو — کرنا یہ عرض میری طرف سے پس از سلام

IQBAL FORUM

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کیے تھے حضورؐ نے"

❀❀❀

مذہب

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیّت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوّتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیّت ہوئی رُخصت تو مِلّت بھی گئی

پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹُوٹ — ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے — کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

IQBAL FORUM

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور خالی ہے جیبِ گل زرِ کامل عیار سے
جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور رُخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے
شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے
ملّت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ!

❀❀❀

شبِ معراج

اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سحر جس کو وہ ہے آج کی رات
رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

پھول

تجھے کیوں فکر ہے اَے گُل دلِ صد چاکِ بُلبل کی
تو اپنے پیرہن کے چاک تو پہلے رفو کر لے

IQBAL FORUM

تمنّا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خُو کر لے

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے، پا بہ گِل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تُو کر لے

تنک بخشی کو استغنا سے پیغامِ خجالت دے
نہ رہ منّتِ کشِ شبنم، نگوں جام و سُبو کر لے

نہیں یہ شانِ خودداری، چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کر لے

چمن میں غُنچۂ گُل سے یہ کہہ کر اُڑ گئی شبنم
مذاقِ جورِ گُل چیں ہو تو پیدا رنگ و بُو کر لے

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں نا آشنا رہنا
جہانِ رنگ و بُو سے، پہلے قطعِ آرزو کر لے

اسی میں دیکھ، مضمر ہے کمالِ زندگی تیرا
جو تجھ کو زینتِ دامن کوئی آئینہ رُو کر لے

IQBAL FORUM

شیکسپیئر

شفقِ صبح کو دریا کا خرام آئینہ نغمۂ شام کو خاموشیِ شام آئینہ
برگِ گُل آئینۂ عارضِ زیبائے بہار شاہدِ مے کے لیے حجلۂ جام آئینہ
حُسن آئینۂ حق اور دِل آئینۂ حسن دلِ اِنساں کو ترا حسنِ کلام آئینہ

ہے ترے فکرِ فلک رس سے کمالِ ہستی
کیا تری فطرتِ روشن تھی مآلِ ہستی

تجھ کو جب دیدۂ دیدارطلب نے ڈھونڈا تابِ خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا
چشمِ عالم سے تو ہستی رہی مستور تری اور عالم کو تری آنکھ نے عُریاں دیکھا

حفظِ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا
رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

❀❀❀

IQBAL FORUM

مَیں اور تُو

نہ سلیقہ مُجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری، تُو قتیلِ شیوۂ آزری
میں نوائے سوختہ در گلو، تُو پریدہ رنگ، رمیدہ بُو
مَیں حکایتِ غمِ آرزو، تو حدیثِ ماتمِ دلبری
مرا عیش غم، مرا شہد سم، مری بود ہم نفسِ عدم
ترا دِل حرم، گرَوِ عجم، ترا دیں خریدۂ کافری
دمِ زندگی رَمِ زندگی، غمِ زندگی سمِ زندگی
غمِ رم نہ کر، سمِ غم نہ کھا کہ یہی ہے شانِ قلندری
تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری
کوئی ایسی طرزِ طواف تُو مجھے اے چراغِ حرم بتا!
کہ ترے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشتِ سمندری
گِلۂ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بُت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

IQBAL FORUM

نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسد اللّٰہی، وہی مرحبی، وہی عنتری
کرم اَے شہِ عرب وعجم کہ کھڑے ہیں منتظرِ کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے جنہیں دماغِ سکندری

❀❀❀

اسیری

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند — قطرۂ نیساں ہے زندانِ صدف سے ارجمند
مُشکِ اَذفر چیز کیا ہے، اِک لہو کی بوند ہے — مشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہُو میں بند
ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قُدرت، مگر — کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند

''شہپرِ زاغ و زغن در بند قید و صید نیست
ایں سعادت قسمتِ شہباز و شاہیں کردہ اند''

❀❀❀

IQBAL FORUM

دریوزۂ خلافت

اگر مُلک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے تو احکامِ حق سے نہ کر بے وفائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ جس کو ہم اپنے لہو سے مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی

"مرا از شکستن چناں عار ناید
کہ از دیگراں خواستن مومیائی"

❀❀❀

ہمایوں

(مسٹر جسٹس شاہ دین مرحوم)

اے ہمایوں! زِندگی تیری سراپا سوز تھی تیری چنگاری چراغِ انجمن افروز تھی
گرچہ تھا تیرا تنِ خاکی نزار و دردمند تھی ستارے کی طرح روشن تری طبعِ بلند
کس قدر بے باک دل اس ناتواں پیکر میں تھا شعلۂ گردوں نورد اِک مُشتِ خاکستر میں تھا
موت کی لیکن دِلِ دانا کو کچھ پروا نہیں شب کی خاموشی میں جز ہنگامۂ فردا نہیں

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زِندگی
ہے یہ شامِ زندگی صُبحِ دوامِ زندگی

IQBAL FORUM

خضرِ راہ

(شاعر)

ساحلِ دریا پہ میں اِک رات تھا محوِ نظر
گوشۂ دل میں چھپائے اِک جہانِ اضطراب
شب سکوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب
جیسے گہوارے میں سو جاتا ہے طفلِ شیر خوار
موجِ مُضطر تھی کہیں گہرائیوں میں مستِ خواب
رات کے اَفسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر
انجمِ کم ضَو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ پیکِ جہاں پیما خضر
جس کی پیری میں ہے مانندِ سَحَر رنگِ شباب
کہہ رہا ہے مُجھ سے، اَے جُویائے اسرارِ ازل!
چشمِ دِل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالم بے حجاب
دِل میں یہ سُن کر بپا ہنگامۂ محشر ہُوا
میں شہیدِ جستجو تھا، یوں سخن گُستر ہُوا

IQBAL FORUM

اے تری چشمِ جہاں بیں پر وہ طُوفاں آشکار
جن کے ہنگامے ابھی دریا میں سوتے ہیں خموش
''کشتیِ مسکین'' و ''جانِ پاک'' و ''دیوارِ یتیم''
علمِ موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش
چھوڑ کر آبادیاں رہتا ہے تو صحرا نوَرد
زندگی تیری ہے بے روز و شب و فردا و دوش
زندگی کا راز کیا ہے، سلطنت کیا چیز ہے
اور یہ سرمایہ و محنت میں ہے کیسا خروش؟
ہو رہا ہے ایشیا کا خرقۂ دیرینہ چاک
نوجواں اقوامِ نَو دولت کے ہیں پیرایہ پوش
گرچہ اسکندر رہا محرومِ آبِ زندگی
فطرتِ اسکندری اب تک ہے گرمِ ناؤ نوش
بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفیٰؐ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش

آگ ہے، اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا اِمتحاں مقصود ہے!

IQBAL FORUM

جوابِ خضر

صحرا نوَردی

کیوں تعجب ہے مری صحرا نوَردی پر تجھے
یہ تگا پوئے دما دَم زندگی کی ہے دلیل
اَے رہینِ خانہ تُو نے وہ سماں دیکھا نہیں
گونجتی ہے جب فضائے دشت میں بانگِ رحیل
ریت کے ٹیلے پہ وہ آہُو کا بے پروا خرام
وہ حضَر بے برگ وساماں، وہ سفر بے سنگ ومیل
وہ نمودِ اخترِ سیماب پا ہنگامِ صبح
یا نمایاں بامِ گردوں سے جبینِ جبرئیلؑ
وہ سکوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب
جس سے روشن تر ہوئی چشمِ جہاں بینِ خلیلؑ
اور وہ پانی کے چشمے پر مقامِ کارواں
اہلِ اِیماں جس طرح جنّت میں گردِ سلسبیل

IQBAL FORUM

تازہ ویرانے کی سودائے محبّت کو تلاش
اور آبادی میں تُو زنجیریِ کِشت و نخیل
پختہ تر ہے گردشِ پیہم سے جامِ زِندگی
ہے یہی اَے بے خبر رازِ دوامِ زِندگی

زندگی

برتر از اَندیشۂ سُود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی
تُو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم دواں، ہر دَم جواں ہے زندگی
اپنی دُنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے، ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی
زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پُوچھ
جوئے شِیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی
بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اِک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی

IQBAL FORUM

آشکارا ہے یہ اپنی قوّتِ تسخیر سے
گرچہ اک مٹی کے پیکر میں نہاں ہے زندگی
قُلزُمِ ہستی سے تُو اُبھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا اِمتحاں ہے زندگی

خام ہے جب تک تُو ہے مٹی کا اک انبار تُو
پُختہ ہو جائے تو ہے شمشیرِ بے زنہار تُو

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
پھُونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مُستعار
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے
زندگی کی قوّتِ پنہاں کو کر دے آشکار
تا یہ چنگاری فروغِ جاوداں پیدا کرے
خاکِ مشرق پر چمک جائے مثالِ آفتاب
تا بدخشاں پھر وہی لعلِ گراں پیدا کرے
سوئے گردُوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر
رات کے تاروں میں اپنے رازداں پیدا کرے

IQBAL FORUM

یہ گھڑی محشر کی ہے، تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

❀❀❀

سلطنت

آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ المُلُوک
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اِک جادوگری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اُس کو حکمراں کی ساحری
جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری
خونِ اِسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں
توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسمِ سامری
سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اِک وہی، باقی بتانِ آزری

IQBAL FORUM

از غلامی فطرتِ آزاد را رُسوا مکن
تا تراشی خواجہ ے از برہمن کافر تری
ہے وہی سازِ کُہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیوِ اِستبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تُو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِّ مغرب میں مزے میٹھے اَثر خواب آوری
گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس، الاماں!
یہ بھی اِک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری
اس سرابِ رنگ و بُو کو گلستاں سمجھا ہے تُو
آہ اَے ناداں! قفس کو آشیاں سمجھا ہے تُو

سرمایہ و محنت

بندۂ مزدور کو جا کر مرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا، ہے یہ پیامِ کائنات

IQBAL FORUM

اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دارِ حیلہ گر
شاخِ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات
دستِ دولت آفریں کو مُزد یوں ملتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات
ساحرِ الموط نے تجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تُو اَے بے خبر سمجھا اسے شاخِ نبات
نسل، قومیّت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رَنگ
خواجگی نے خوب چُن چُن کے بنائے مُسکرات
کٹ مرا ناداں خیالی دیوتاؤں کے لیے
سُکر کی لذّت میں تُو لُٹوا گیا نقدِ حیات
مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

اُٹھ کہ اَب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
ہمّتِ عالی تو دریا بھی نہیں کرتی قبول
غُنچہ ساں غافل ترے دَامن میں شبنم کب تلک

IQBAL FORUM

نغمۂ بیداریِ جمہور ہے سامانِ عیش
قصّۂ خوابِ آورِ اسکندر و جم کب تلک
آفتابِ تازہ پیدا بطنِ گیتی سے ہوا
آسماں! ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک
توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دوریِ جنّت سے روتی چشمِ آدم کب تلک
باغبانِ چارہ فرما سے یہ کہتی ہے بہار
زخمِ گُل کے واسطے تدبیرِ مرہم کب تلک!
کرمکِ ناداں! طوافِ شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلّی زار میں آباد ہو

❀❀❀

دُنیائے اسلام

کیا سناتا ہے مجھے تُرک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز

IQBAL FORUM

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیلؑ
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
ہو گئی رسوا زمانے میں کُلاہِ لالہ رَنگ
جو سراپا ناز تھے، ہیں آج مجبورِ نیاز
لے رہا ہے مے فروشانِ فرنگستاں سے پارَس
وہ مئے سرکش حرارت جس کی ہے مِینا گداز
حکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز
ہو گیا مانندِ آب ارزاں مسلماں کا لہو
مُضطرب ہے تُو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز
گُفت رومیؔ ''ہر بنائے کہنہ کآباداں کُنند''
می ندانی ''اوّل آں بنیاد را ویراں کنند''

''مُلک ہاتھوں سے گیا مِلّت کی آنکھیں کھل گئیں''
حق ترا چشمے عطا کر دست غافل در نگر
مومیائی کی گدائی سے تو بہتر ہے شکست
مُورِ بے پر! حاجتے پیشِ سلیمانے مبر

IQBAL FORUM

ربط و ضبطِ ملّتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اُس نکتے سے اَب تک بے خبر
پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو
مُلک و دولت ہے فقط حفظِ حرم کا اِک ثمر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر
جو کرے گا امتیازِ رنگ و خُوں، مٹ جائے گا
تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابیِ والا گُہر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مُقدّم ہو گئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گزر
تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہُشیار باش
اے گرفتارِ ابوبکرؓ و علیؓ ہُشیار باش
عشق کو فریاد لازم تھی سو وہ بھی ہو چُکی
اب ذرا دِل تھام کر فریاد کی تاثیر دیکھ

IQBAL FORUM

تُو نے دیکھا سطوتِ رفتارِ دریا کا عروج
موجِ مضطر کس طرح بنتی ہے اَب زنجیر دیکھ
عام حُرّیّت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں آج تُو اُس خواب کی تعبیر دیکھ
اپنی خاکستر سمندر کو ہے سامانِ وجود
مر کے پھر ہوتا ہے پیدا یہ جہانِ پیر دیکھ
کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اِک تصویر دیکھ
آزمودہ فتنہ ہے اِک اور بھی گردُوں کے پاس
سامنے تقدیر کے رسوائیِ تدبیر دیکھ

مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیشِ نظر لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد دار

❀❀❀

IQBAL FORUM

طلوعِ اسلام

دلیلِ صُبحِ روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
اُفُق سے آفتاب اُبھرا، گیا دورِ گراں خوابی
عُروقِ مردۂ مشرق میں خونِ زندگی دوڑا
سمجھ سکتے نہیں اُس راز کو سینا و فارابی
مسلماں کو مسلماں کر دیا طُوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی
عطا مؤمن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی، ذہنِ ہندی، نُطقِ اعرابی
اثر کچھ خواب کا غُنچوں میں باقی ہے تُو اَے بُلبل!
''نوارا تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی''
تڑپ صحنِ چمن میں، آشیاں میں، شاخساروں میں
جُدا پارے سے ہو سکتی نہیں تقدیرِ سیمابی
وہ چشمِ پاک بیں کیوں زینتِ برگستواں دیکھے
نظر آتی ہے جس کو مردِ غازی کی جگر تابی
ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جستجو کر دے

IQBAL FORUM

سرشکِ چشمِ مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیلؑ اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گہر پیدا
کتابِ ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا
ربود آں تُرکِ شیرازی دلِ تبریز و کابل را
صبا کرتی ہے بوئے گُل سے اپنا ہم سفر پیدا
اگر عثمانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا
جہاں بانی سے ہے دشوار تر کارِ جہاں بینی
جگر خُوں ہو تو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا
نوا پیرا ہو اَے بُلبل کہ ہو تیرے ترنُّم سے
کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا

ترے سینے میں ہے پوشیدہ رازِ زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیثِ سوز و سازِ زندگی کہہ دے

IQBAL FORUM

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تُو، زُباں تُو ہے
یقیں پیدا کر اَے غافل کہ مغلوبِ گماں تُو ہے
پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں، وہ کارواں تُو ہے
مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو، جاوداں تُو ہے
حنا بندِ عروسِ لالہ ہے خونِ جگر تیرا
تری نسبت براہیمی ہے، معمارِ جہاں تُو ہے
تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی
جہاں کے جوہرِ مُضمَر کا گویا اِمتحاں تُو ہے
جہانِ آب و گِل سے عالمِ جاوید کی خاطر
نبوّت ساتھ جس کو لے گئی وہ ارمغاں تُو ہے
یہ نکتہ سرگزشتِ مِلّتِ بیضا سے ہے پیدا
کہ اقوامِ زمینِ ایشیا کا پاسباں تو ہے
سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

IQBAL FORUM

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اُخوّت کی جہاں گیری، محبّت کی فراوانی
بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملّت میں گم ہو جا
نہ تُورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی
میانِ شاخساراں صحبتِ مرغِ چمن کب تک!
ترے بازو میں ہے پروازِ شاہینِ قہستانی
گمان آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی
مٹایا قیصر و کسریٰ کے اِستبداد کو جس نے
وہ کیا تھا، زورِ حیدرؓ فقرِ بوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ
ہوئے احرارِ ملّت جادہ پیما کس تجمّل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی
ثباتِ زندگی اِیمانِ محکم سے ہے دنیا میں
کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تُورانی

جب اُس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ رُوحُ الامیں پیدا

IQBAL FORUM

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا!
نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
ولایت، پادشاہی، علمِ اشیا کی جہاں گیری
یہ سب کیا ہیں، فقط اِک نکتۂ ایماں کی تفسیریں
براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہَوس چھُپ چھُپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں
تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اَے چیرہ دستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں
حقیقت ایک ہے ہر شے کی، خاکی ہو کہ نوری ہو
لہُو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دِل چیریں
یقیں محکم، عمل پیہم، محبّت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

چہ باید مرد را طبعِ بلندے، مشربِ نابے
دلِ گرمے، نگاہِ پاک بینے، جانِ بیتابے

IQBAL FORUM

عقابی شان سے جھپٹے تھے جو بے بال و پر نکلے
ستارے شام کے خونِ شفق میں ڈوب کر نکلے
ہوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے
طمانچے موج کے کھاتے تھے جو بن کر گہر نکلے
غبارِ رہ گزر ہیں کیمیا پر ناز تھا جن کو
جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو اکسیر گر نکلے
ہمارا نرم رَو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے
حرم رُسوا ہُوا پیرِ حرم کی کم نگاہی سے
جوانانِ تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے
زمیں سے نوریانِ آسماں پرواز کہتے تھے
یہ خاکی زندہ تر، پائندہ تر، تابندہ تر نکلے
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

یقین افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملّت ہے
یہی قوّت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ ملت ہے

IQBAL FORUM

تُو رازِ کُن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا' خدا کا ترجماں ہو جا
ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ اِنساں کو
اُخُوّت کا بیاں ہو جا' محبّت کی زباں ہو جا
یہ ہندی' وہ خُراسانی' یہ افغانی' وہ تُورانی
تو اَے شرمندۂ ساحل! اُچھل کر بے کراں ہو جا
غبار آلودۂ رَنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اَے مرغِ حرم! اُڑنے سے پہلے پَرفشاں ہو جا
خودی میں ڈوب جا غافل! یہ سِرِّ زِندگانی ہے
نکل کر حلقۂ شام و سحر سے جاوداں ہو جا
مَصافِ زِندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبّت میں حریر و پرنیاں ہو جا
گزر جا بن کے سیلِ تُند رَو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا
ترے عِلم و محبّت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نَوا کوئی

IQBAL FORUM

ابھی تک آدمی صید زبونِ شہر یاری ہے
قیامت ہے کہ اِنساں نوعِ اِنساں کا شکاری ہے
نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندانِ مغرب کو
ہوس کے پنجۂ خونیں میں تیغِ کارزاری ہے
تدبُّر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدن کی بِنا سرمایہ داری ہے
عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
خروش آموزِ بُلبل ہو، گرہ غُنچے کی وا کر دے
کہ تو اُس گلستاں کے واسطے بادِ بہاری ہے
پھر اٹھی ایشیا کے دِل سے چنگاری محبّت کی
زمیں جولاں گہِ اطلس قبایانِ تتاری ہے

بیا پیدا خریدارست جانِ ناتوانے را
''پس از مدّت گذار افتاد بر ما کاروانے را''

IQBAL FORUM

بیا ساقی نوائے مرغِ زار از شاخسار آمد
بہار آمد نگار آمد نگار آمد قرار آمد
کشید ابرِ بہاری خیمہ اندر وادی و صحرا
صدائے آبشاراں از فرازِ کوہسار آمد
سرت گردم تو ہم قانونِ پیشیں سازدہ ساقی
کہ خیلِ نغمہ پردازاں قطار اندر قطار آمد
کنار از زاہداں برگیر و بے باکانہ ساغر کش
پس از مدّت ازیں شاخِ کہن بانگِ ہزار آمد
بہ مشتاقاں حدیثِ خواجۂؐ بدر و حنین آور
تصرُّف ہائے پنہانش بچشمِ آشکار آمد
دگر شاخِ خلیلؑ از خونِ ما نمناک می گردد
ببازارِ محبّت نقدِ ما کامل عیار آمد
سرِ خاکِ شہیدے برگ ہائے لالہ می پاشم
کہ خونش با نہالِ ملّتِ ما سازگار آمد

''بیا تا گُل بیفشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرحِ دیگر اندازیم''

❀❀❀

IQBAL FORUM

غزلیات

اَے بادِ صبا! کملی والےؐ سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے اُمّت بیچاری کے دیں بھی گیا، دُنیا بھی گئی

یہ موجِ پریشاں خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
ہے دُور وصالِ بحر ابھی، تُو دریا میں گھبرا بھی گئی!

عزّت ہے محبّت کی قائم اَے قیس! حجابِ محمل سے
محمل جو گیا عزّت بھی گئی، غیرت بھی گئی، لیلا بھی گئی

کی ترکِ تگ و دو قطرے نے تو آبروئے گوہر بھی ملی
آوارگیِ فطرت بھی گئی اور کشمکشِ دریا بھی گئی

نکلی تو لبِ اقبالؔ سے ہے، کیا جانیے کس کی ہے یہ صدا
پیغامِ سکوں پہنچا بھی گئی، دل محفل کا تڑپا بھی گئی

❀❀❀

یہ سرودِ قُمری و بُلبل فریبِ گوش ہے — باطنِ ہنگامہ آبادِ چمن خاموش ہے
تیرے پیمانوں کا ہے یہ اَے مئے مغرب اثر — خندہ زن ساقی ہے، ساری انجمن بیہوش ہے
دہر کے غم خانے میں تیرا پتا ملتا نہیں — جُرم تھا کیا آفرینش بھی کہ تو رُوپوش ہے

IQBAL FORUM

آہ! دُنیا دل سمجھتی ہے جسے، وہ دل نہیں
پہلوئے اِنساں میں اِک ہنگامۂ خاموش ہے

زندگی کی رہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مِینا خانہ بارِ دوش ہے

جس کے دَم سے دِلّی و لاہور ہم پہلو ہوئے
آہ، اَے اقبالؔ! وہ بُلبل بھی اَب خاموش ہے

❀❀❀

نالہ ہے بُلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اَندیش ہو عقل
عشق ہو مصلحت اَندیش تو ہے خام ابھی

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عشق فرمودۂ قاصد سے سُبک گامِ عمل
عقل سمجھی ہی نہیں معنیِ پیغام ابھی

شیوۂ عشق ہے آزادی و دہر آشوبی
تو ہے زُنّاریِ بُت خانۂ ایّام ابھی

عُذرِ پرہیز پہ کہتا ہے بگڑ کر ساقی
ہے ترے دِل میں وہی کاوشِ انجام ابھی

سعیِ پیہم ہے ترازُوئے کم و کیفِ حیات
تیری میزاں ہے شمارِ سحر و شام ابھی

ابرِ نیساں! یہ تنک بخشیِ شبنم کب تک
مرے کہسار کے لالے ہیں تہی جام ابھی

بادہ گردانِ عجم وہ عَرَبی میری شراب
مرے ساغر سے جھجکتے ہیں مے آشام ابھی

خبر اِقبالؔ کی لائی ہے گلستاں سے نسیم
نَو گرفتار پھڑکتا ہے تہِ دام ابھی

❀❀❀

IQBAL FORUM

پردہ چہرے سے اُٹھا، انجمن آرائی کر
چشمِ مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر

تو جو بجلی ہے تو یہ چشمکِ پنہاں کب تک
بے حجابانہ مرے دل سے شناسائی کر

نَفَسِ گرم کی تاثیر ہے اعجازِ حیات
تیرے سینے میں اگر ہے تو مسیحائی کر

کب تلک طُور پہ دریُوزہ گری مثلِ کلیم
اپنی ہستی سے عیاں شعلۂ سینائی کُر

ہو تری خاک کے ہر ذرّے سے تعمیرِ حرم
دل کو بیگانۂ اندازِ کلیسائی کر

اس گلستاں میں نہیں حد سے گزرنا اچھّا
ناز بھی کر تو بہ اندازۂ رعنائی کر

پہلے خوددار تو مانندِ سکندر ہو لے
پھر جہاں میں ہوَسِ شوکتِ دارائی کر

مل ہی جائے گی کبھی منزلِ لیلیٰ اِقبالؔ!
کوئی دن اور ابھی بادیہ پیمائی کر

❀❀❀❀

پھر بادِ بہار آئی، اِقبال غزل خواں ہو
غُنچہ ہے اگر گُل ہو، گُل ہے تو گلستاں ہو

تو خاک کی مُٹھی ہے، اجزا کی حرارت سے
برہم ہو، پریشاں ہو، وسعت میں بیاباں ہو

تو جنسِ محبّت ہے، قیمت ہے گراں تیری
کم مایہ ہیں سوداگر، اس دیس میں ارزاں ہو

کیوں ساز کے پردے میں مستور ہو لے تیری
تو نغمۂ رنگیں ہے، ہر گوش پہ عُریاں ہو

اَے رہروِ فرزانہ، رستے میں اگر تیرے
گُلشن ہے تو شبنم ہو، صحرا ہے تو طوفاں ہو

ساماں کی محبّت میں مُضمَر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل، غارت گرِ ساماں ہو

❀❀❀

IQBAL FORUM

کبھی اَے حقیقتِ منتظَر! نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

طرب آشنائے خروش ہو، تُو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وہ سرود کیا کہ چھُپا ہوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں

تُو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وہ اثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں، نہ مری حدیثِ گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حُسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زُلفِ ایاز میں

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں

❀❀❀

IQBAL FORUM

تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا

جو فغاں دلوں میں تڑپ رہی تھی، نوائے زیرِ لبی رہی

ترا جلوہ کچھ بھی تسلّیِ دلِ ناصبور نہ کر سکا

وہی گریۂ سحری رہا، وہی آہِ نیم شبی رہی

نہ خدا رہا نہ صنم رہے، نہ رقیبِ دیر و حرم رہے

نہ رہی کہیں اسد اللّٰہی، نہ کہیں ابولہبی رہی

مرا ساز اگرچہ ستم رسیدۂ زخمہ ہائے عجم رہا

وہ شہیدِ ذوقِ وفا ہوں میں کہ نوا مری عربی رہی

❀❀❀

گرچہ تُو زندانیِ اَسباب ہے قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

اَے مسلماں! ہر گھڑی پیشِ نظر آیۂ ''لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' رکھ

یہ 'لِسان العصر' کا پیغام ہے

''اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یاد رکھ''

IQBAL FORUM

ظریفانہ

مشرق میں اُصول دین بن جاتے ہیں مغرب میں مگر مشین بن جاتے ہیں
رہتا نہیں ایک بھی ہمارے پلّے واں ایک کے تین تین بن جاتے ہیں

❀❀❀

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ
روشِ مغربی ہے مدِّنظر وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دِکھائے گا کیا سِین پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نِگاہ

❀❀❀

شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں مفت میں کالج کے لڑکے اُن سے بدظن ہو گئے
وعظ میں فرما دیا کل آپ نے یہ صاف صاف "پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے"

❀❀❀

یہ کوئی دن کی بات ہے اَے مردِ ہوش مند! غیرت نہ تجھ میں ہو گی، نہ زن اوٹ چاہے گی
آتا ہے اَب وہ دور کہ اَولاد کے عِوَض کونسل کی ممبری کے لیے ووٹ چاہے گی

❀❀❀

IQBAL FORUM

تعلیمِ مغربی ہے بہت جرأت آفریں پہلا سبق ہے بیٹھ کے کالج میں مار ڈینگ
بستے ہیں ہند میں جو خریدار ہی فقط آغا بھی لے کے آتے ہیں اپنے وطن سے ہینگ
میرا یہ حال، بوٹ کی ٹو چاٹتا ہوں مَیں ان کا یہ حکم، دیکھ! مرے فرش پر نہ رینگ
کہنے لگے کہ اُونٹ ہے بھدّا سا جانور
اچھّی ہے گائے، رکھتی ہے کیا نوک دار سینگ

❀❀❀

کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگ دست تہذیبِ نَو کے سامنے سر اپنا خم کریں
ردِّ جہاد میں تو بہت کچھ لکھا گیا تردیدِ حج میں کوئی رسالہ رقم کریں

❀❀❀

تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ! دفعِ مرض کے واسطے پِل پیش کیجئے
تھے وہ بھی دن کہ خدمتِ استاد کے عوض دل چاہتا تھا ہدیۂ دل پیش کیجئے
بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق
کہتا ہے ماسٹر سے کہ ''بل پیش کیجئے''!

❀❀❀

انتہا بھی اُس کی ہے؟ آخر خریدیں کب تلک
چھتریاں، رُومال، مفلر، پیرہن جاپان سے
اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی
آئیں گے غُسّال کابل سے، کفن جاپان سے

IQBAL FORUM

ہم مشرق کے مسکینوں کا دِل مغرب میں جا اٹکا ہے
واں کنکر سب بلّوری ہیں یاں ایک پُرانا مٹکا ہے
اس دَور میں سب مٹ جائیں گے ہاں! باقی وہ رہ جائے گا
جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکّا اپنی ہَٹ کا ہے
اے شیخ و برہمن، سنتے ہو! کیا اہلِ بصیرت کہتے ہیں
گردُوں نے کتنی بلندی سے اُن قوموں کو دے پٹکا ہے
یا باہم پیار کے جلسے تھے، دَستورِ محبّت قائم تھا
یا بحث میں اُردو ہندی ہے یا قربانی یا جھٹکا ہے

❀❀❀

''اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے'' غالبؔ کا قول سچ ہے تو پھر ذکرِ غیر کیا
کیوں اَے جنابِ شیخ! سنا آپ نے بھی کچھ کہتے تھے کعبے والوں سے کل اہلِ دیر کیا
ہم پوچھتے ہیں مسلمِ عاشق مزاج سے اُلفت بتوں سے ہے تو برہمن سے بَیر کیا!

❀❀❀

ہاتھوں سے اپنے دَامنِ دُنیا نکل گیا رُخصت ہوا دلوں سے خیالِ معاد بھی
قانونِ وقف کے لیے لڑتے تھے شیخ جی پوچھو تو، وقف کے لیے ہے جائداد بھی؟

❀❀❀

وہ مس بولی اِرادہ خودکشی کا جب کیا مَیں نے مہذّب ہے تو اے عاشق! قدم باہر نہ دھر حد سے
نہ جرأت ہے، نہ خنجر ہے تو قصدِ خودکُشی کیسا یہ مانا دردِ ناکامی گیا تیرا گزر حد سے

IQBAL FORUM

کہا میں نے کہ اَے جانِ جہاں کچھ نقدِ دلوادو کرائے پر منگالوں گا کوئی افغان سرحد سے

❀❀❀

ناداں تھے اِس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر حاصل ہُوا یہی، نہ بچے مار پیٹ سے
مغرب میں ہے جہازِ بیاباں شُتر کا نام تُرکوں نے کام کچھ نہ لیا اُس فلیٹ سے

❀❀❀

ہندوستاں میں جزوِ حکومت ہیں کونسلیں آغاز ہے ہمارے سیاسی کمال کا
ہم تو فقیر تھے ہی، ہمارا تو کام تھا سیکھیں سلیقہ اَب اُمَرا بھی ''سوال'' کا

❀❀❀

ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں
ووٹ تو مِل جائیں گے، پیسے بھی دلوائیں گے کیا؟
میرزا غالبؔ، خُدا بخشے، بجا فرما گئے
''ہم نے یہ مانا کہ دلی میں رہیں، کھائیں گے کیا؟''

❀❀❀

دلیلِ مہر و وفا اُس سے بڑھ کے کیا ہوگی نہ ہو حضور سے اُلفت تو یہ ستم نہ سہیں
مُصر ہے حلقہ، کمیٹی میں کچھ کہیں ہم بھی مگر رضائے کلکٹر کو بھانپ لیں تو کہیں
سند تو لیجئے، لڑکوں کے کام آئے گی وہ مہربان ہیں اب، پھر رہیں رہیں نہ رہیں
زمین پر تو نہیں ہندیوں کو جا ملتی مگر جہاں میں ہیں خالی سمندروں کی تہیں

IQBAL FORUM

مثالِ کشتیِ بے حس مطیعِ فرماں ہیں
کہو تو بستۂ ساحل رہیں، کہو تو بہیں

❀❀❀

فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ
کفار ہند کے ہیں تجارت میں سخت کوش

مُشرک ہیں وہ جو رکھتے ہیں مُشرک سے لین دین
لیکن ہماری قوم ہے محرومِ عقل و ہوش

ناپاک چیز ہوتی ہے کافر کے ہاتھ کی
سُن لے اگر ہے گوشِ مسلماں کا حق نیوش

اِک بادہ کش بھی وعظ کی محفل میں تھا شریک
جس کے لیے نصیحتِ واعظ تھی بارِ گوش

کہنے لگا ستم ہے کہ ایسے قیود کی
پابند ہو تجارتِ سامانِ خورد و نوش

میں نے کہا کہ ''آپ کو مشکل نہیں کوئی
ہندوستاں میں ہیں کلمہ گو بھی مے فروش''

❀❀❀

دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک
شیشۂ دیں کے عوض جام و سبو لیتا ہے

ہے مداوائے جنوں نشترِ تعلیمِ جدید
میرا سرجن رگِ ملّت سے لہو لیتا ہے

❀❀❀

گائے اِک روز ہوئی اونٹ سے یوں گرمِ سخن
نہیں اِک حال پہ دُنیا میں کسی شے کو قرار

میں تو بدنام ہوئی توڑ کے رسّی اپنی
سنتی ہوں آپ نے بھی توڑ کے رکھ دی ہے مہار

ہند میں آپ تو ازروئے سیاست ہیں اہم
ریل چلنے سے مگر دشتِ عرب میں بیکار

IQBAL FORUM

کل تلک آپ کو تھا گائے کی محفل سے حذر
تھی لٹکتے ہوئے ہونٹوں پہ صدائے زنہار

آج یہ کیا ہے کہ ہم پر ہے عنایت اتنی
نہ رہا آئنۂ دل میں وہ دیرینہ غبار

جب یہ تقریر سنی اونٹ نے، شرما کے کہا
ہے ترے چاہنے والوں میں ہمارا بھی شمار

رشکِ صد غمزۂ اُشتر ہے تری ایک کُلیل
ہم تو ہیں ایسی کُلیلوں کے پُرانے بیمار

ترے ہنگاموں کی تاثیر یہ پھیلی بَن میں
بے زُبانوں میں بھی پیدا ہے مذاقِ گُفتار

ایک ہی بَن میں ہے مدّت سے بسیرا اپنا
گرچہ کچھ پاس نہیں، چارا بھی کھاتے ہیں اُدھار

گو سفند و شُتر و گاؤ و پلنگ و خرِ لنگ
ایک ہی رنگ میں رنگیں ہوں تو ہے اپنا وقار

باغباں ہو سبق آموز جو یکرنگی کا
ہم زباں ہو کے رہیں کیوں نہ طیورِ گلزار

دے وہی جام ہمیں بھی کہ مناسب ہے یہی
تُو بھی سرشار ہو، تیرے رُفقا بھی سرشار

"دلقِ حافظ بچہ ارزد بہ مَیش رنگیں کُن
وانگہش مست و خراب ازرہِ بازار بیار"

❀❀❀

رات مچھر نے کہہ دیا مُجھ سے ماجرا اپنی ناتمامی کا
مُجھ کو دیتے ہیں ایک بوند لہو صلہ شب بھر کی تشنہ کامی کا
اور یہ بسوہ دار، بے زحمت
پی گیا سب لہو اسامی کا

❀❀❀

یہ آیۂ نو، جیل سے نازل ہوئی مُجھ پر گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا

IQBAL FORUM

کیا خوب ہوئی آشتیِ شیخ و برہمن اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا
مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے ''بدری''
مسجد سے نکلتا نہیں، ضدّی ہے ''مسیتا''

❀❀❀

جان جائے ہاتھ سے جائے نہ سَت ہے یہی اِک بات ہر مذہب کا تَت
چھٹے بَٹے ایک ہی تھیلی کے ہیں ساہُو کاری، بِسوہ داری، سلطنت

❀❀❀

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے دیکھیے ہوتا ہے کس کس کی تمنّاؤں کا خون
حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز ٹل نہیں سکتا 'وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ'
'کُھل گئے' یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام چشمِ مُسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ 'یَنسِلُون'

❀❀❀❀

شام کی سرحد سے رُخصت ہے وہ رندِ لم یزل رکھ کے میخانے کے سارے قاعدے بالائے طاق
یہ اگر سچ ہے تو ہے کس درجہ عبرت کا مقام رنگ اِک پل میں بدل جاتا ہے یہ نیلی رِواق
حضرتِ کرزن کو اَب فکرِ مداوا ہے ضرور حکم برداری کے معدے میں ہے دردِ لایُطاق
وفد ہندستاں سے کرتے ہیں سرآغا خاں طلب
کیا یہ چُورن ہے پئے ہضمِ فلسطین و عراق؟

❀❀❀

IQBAL FORUM

تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز دونوں یہ کہہ رہے تھے، مرا مال ہے زمیں
کہتا تھا وہ، کرے جو زراعت اُسی کا کھیت کہتا تھا یہ کہ عقل ٹھکانے تری نہیں
پوچھا زمیں سے مَیں نے کہ ہے کس کا مال تُو بولی مجھے تو ہے فقط اس بات کا یقیں

مالک ہے یا مزارعِ شوریدہ حال ہے
جو زیرِ آسماں ہے، وہ دھرتی کا مال ہے

❀❀❀

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے
میاں نجّار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رَندے

❀❀❀

کارخانے کا ہے مالک مَردکِ ناکردہ کار عیش کا پتلا ہے، محنت ہے اسے ناسازگار
حکمِ حق ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

❀❀❀

سُنا ہے میں نے، کل یہ گفتگو تھی کارخانے میں پُرانے جھونپڑوں میں ہے ٹھکانا دستکاروں کا
مگر سرکار نے کیا خوب کونسل ہال بنوایا کوئی اُس شہر میں تکیہ نہ تھا سرمایہ داروں کا

❀❀❀

IQBAL FORUM

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پُرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

کیا خوب امیرِ فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا
تُو نام و نسب کا حجازی ہے، پر دِل کا حجازی بن نہ سکا

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں، پر کیا لذّت اس رونے میں
جب خونِ جگر کی آمیزش سے اَشک پیازی بن نہ سکا

اقبالؔ بڑا اُپدیشک ہے، من باتوں میں موہ لیتا ہے
گُفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

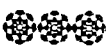
❀❀❀

IQBAL
FORUM

بالِ جبریل

اُٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفس سوختہ شام و سحر تازہ کریں

علامہ محمد اقبالؔ



IQBAL FORUM

فہرست مضامین

غزلیات	۳۵۱تا۳۷۹	اَلاَرضُ للہ	۳۹۲
قطعہ	۳۵۲	ایک نوجوان کے نام	۳۹۳
رباعیات	۳۵۳	نصیحت	۳۹۴
قطعہ	۳۶۴	لالۂ صحرا	۳۹۴
دعا (مسجد قرطبہ میں لکھی گئی)	۳۶۵	ساقی نامہ	۳۹۵
مسجد قرطبہ	۳۶۶	زمانہ	۴۰۲
قید خانہ میں معتمد کی فریاد	۳۷۵	فرشتے آدم کو جنت سے رخصت کرتے ہیں	۴۰۳
عبدالرحمٰن اول کا بویا ہوا کھجور کا درخت (سرزمین اندلس میں)	۳۷۶	روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے	۴۰۴
ہسپانیہ	۳۷۷	پیر و مرید	۴۰۶
طارق کی دعا (اندلس کے میدان جنگ میں)	۳۷۸	جبریل و ابلیس	۴۱۶
لینن (خدا کے حضور میں)	۳۷۹	اذان	۴۱۸
فرشتوں کا گیت	۳۸۲	محبت	۴۱۹
فرمان خدا (فرشتوں سے)	۳۸۳	ستارے کا پیغام	۴۲۰
ذوق و شوق	۳۸۴	جاوید کے نام	۴۲۰
پروانہ اور جگنو	۳۸۸	فلسفہ و مذہب	۴۲۱
جاوید کے نام	۳۸۹	یورپ سے ایک خط	۴۲۲
گدائی	۳۹۰	جواب	۴۲۲
ملا اور بہشت	۳۹۱	نپولین کے مزار پر	۴۲۳
دین و سیاست	۳۹۱	مسولینی	۴۲۴

IQBAL FORUM

سوال	۴۲۵	ابلیس کی عرضداشت	۴۳۴
پنجاب کے دہقان سے	۴۲۵	لہو	۴۳۴
نادرشاہ افغان	۴۲۶	پرواز	۴۳۵
خوشحال خاں کی وصیت	۴۲۷	شیخ مکتب سے	۴۳۵
تاتاری کا خواب	۴۲۷	فلسفی	۴۳۶
حال و مقام	۴۲۸	شاہیں	۴۳۶
ابوالعلا معرّی	۴۲۹	باغی و مرید	۴۳۷
سینما	۴۳۰	ہارون کی آخری نصیحت	۴۳۸
پنجاب کے پیرزادوں سے	۴۳۰	ماہر نفسیات سے	۴۳۸
سیاست	۴۳۱	یورپ	۴۳۹
فقر	۴۳۲	آزادیِ افکار	۴۳۹
خودی	۴۳۲	شیر اور خچر	۴۴۰
جدائی	۴۳۳	چیونٹی اور عقاب	۴۴۱
خانقاہ	۴۳۳	قطعہ	۴۴۱

IQBAL
FORUM

پُھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

(بھرتری ہری)

IQBAL FORUM

غزلیات

(حصّہ اوّل)

(۱)

میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں بُت کدۂ صفات میں

حُور و فرشتہ ہیں اسیر میرے تخیُّلات میں
میری نِگاہ سے خلل تیری تجلّیات میں

گرچہ ہے میری جستجو دَیر و حرم کی نقش بند
میری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں

گاہ مری نِگاہِ تیز چیر گئی دلِ وجود
گاہ اُلجھ کے رہ گئی میری توہّمات میں

تو نے یہ کیا غضب کیا، مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

❀❀❀

IQBAL FORUM

(۲)

اگر کج رَو ہیں انجمؔ آسماں تیرا ہے یا میرا
مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو جہاں تیرا ہے یا میرا؟
اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یارب! لامکاں تیرا ہے یا میرا؟
اسے صُبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر
مجھے معلوم کیا، وہ رازداں تیرا ہے یا میرا؟
محمدؐ بھی ترا، جبریلؑ بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا؟
اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا؟

ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے بتا، کیا تو مرا ساقی نہیں ہے
سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم بخیلی ہے یہ رزّاقی نہیں ہے

IQBAL FORUM

(۳)

گیسوئے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر
عشق بھی ہو حجاب میں، حُسن بھی ہو حجاب میں
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر
تو ہے محیطِ بے کراں، میں ہوں ذرا سی آبجُو
یا مجھے ہمکنار کر، یا مجھے بے کنار کر
میں ہوں صدَف تو تیرے ہاتھ میرے گُہر کی آبرو
میں ہوں خزَف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر
نغمۂ نوبہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرکِ بہار کر
باغِ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے، اب مرا انتظار کر
روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو، مجھ کو بھی شرمسار کر

IQBAL FORUM

(۴)

اثر کرے نہ کرے، سُن تو لے مری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد
یہ مشتِ خاک، یہ صرصر، یہ وسعتِ افلاک
کرم ہے یا کہ ستم تیری لذّتِ ایجاد!
ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گُل
یہی ہے فصلِ بہاری، یہی ہے بادِ مراد؟
قصوروارِ غریبُ الدّیار ہوں لیکن
ترا خرابہ فرشتے نہ کر سکے آباد
مری جفا طلبی کو دعائیں دیتا ہے
وہ دشتِ سادہ، وہ تیرا جہانِ بے بنیاد
خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں
وہ گُلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد
مقامِ شوق ترے قُدسیوں کے بس کا نہیں
اُنہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

IQBAL FORUM

(۵)

کیا عشق ایک زندگیِ مُستعار کا
کیا عشق پائدار سے ناپائدار کا
وہ عشق جس کی شمع بجھا دے اجَل کی پھونک
اس میں مزا نہیں تپش و انتظار کا
میری بساط کیا ہے، تب و تابِ یک نفَس
شُعلے سے بے محل ہے اُلجھنا شرار کا
کر پہلے مجھ کو زندگیِ جاوداں عطا
پھر ذوق و شوق دیکھ دلِ بے قرار کا
کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یا رب، وہ درد جس کی کسک لازوال ہو!

❀❀❀

دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر حریمِ کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے اسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

IQBAL FORUM

(۶)

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے
جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے
نہ کر دیں مجھ کو مجبورِ نوا فردوس میں حُوریں
مرا سوزِ دروں پھر گرمیِ محفل نہ بن جائے
کبھی چھوڑی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے راہی کو
کھٹک سی ہے جو سینے میں، غمِ منزل نہ بن جائے
بنایا عشق نے دریائے ناپیدا کراں مجھ کو
یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے
کہیں اس عالمِ بے رنگ و بو میں بھی طلب میری
وہی افسانۂ دُنبالۂ محمل نہ بن جائے
عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

IQBAL FORUM

(۷)

دگرگوں ہے جہاں، تاروں کی گردش تیز ہے ساقی
دلِ ہر ذرّہ میں غوغائے رستا خیز ہے ساقی
متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی
وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دِل کی
علاج اُس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی
حرم کے دِل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اَب تک حجاب آمیز ہے ساقی
نہ اُٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایراں، وہی تبریز ہے ساقی
نہیں ہے نا اُمید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
فقیرِ راہ کو بخشے گئے اسرارِ سلطانی
بہا میری نَوا کی دولتِ پرویز ہے ساقی

IQBAL FORUM

(۸)

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی!
تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی
میری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی
شیر مَردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و مَلّا کے غلام اے ساقی
عشق کی تیغِ جگردار اُڑا لی کس نے
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی
سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن، تو سخن مرگِ دوام اے ساقی
تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

IQBAL FORUM

(۹)

مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تُو
پلا کے مجھ کو مئے لا اِلٰہَ اِلّا ھُو
نہ مئے نہ شعر نہ ساقی نہ شورِ چنگ و رباب
سکوتِ کوہ و لبِ جو و لالۂ خود رُو!
گدائے مے کدہ کی شانِ بے نیازی دیکھ
پہنچ کے چشمۂ حیواں پہ توڑتا ہے سبو!
مرا سبو چہ غنیمت ہے اس زمانے میں
کہ خانقاہ میں خالی ہیں صُوفیوں کے کدُو
میں نَو نیاز ہوں مجھ سے حجاب ہی اَولیٰ
کہ دِل سے بڑھ کے ہے میری نِگاہ بے قابو
اگرچہ بحر کی موجوں میں ہے مقام اُس کا
صفائے پاکیِ طینت سے ہے گُہر کا وضُو
جمیل تر ہیں گُل و لالہ فیض سے اُس کے
نِگاہِ شاعرِ رنگیں نوا میں ہے جادو

IQBAL FORUM

(۱۰)

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی
ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا، نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی، وہاں جینے کی پابندی
حجاب اِکسیر ہے آوارۂ کوئے محبّت کو
مری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی
گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کے لیے ذلّت ہے کارِ آشیاں بندی
یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آدابِ فرزندی
زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمّت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی
مری مشّاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

(۱۱)

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہِ محبت! وہ نِگہ کا تازیانہ
یہ بُتانِ عصرِ حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ، نہ تراشِ آزرانہ
نہیں اس کُھلی فضا میں کوئی گوشۂ فراغت
یہ جہاں عجب جہاں ہے، نہ قفس نہ آشیانہ
رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی
کہ عجم کے مے کدوں میں نہ رہی مئے مغانہ
مرے ہم صفیر اسے بھی اَثرِ بہار سمجھے
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ
مرے خاک وخوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے، تب و تابِ جاودانہ
تری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ گِلہ ہے دوستوں کا، نہ شکایتِ زمانہ

IQBAL FORUM

(۱۲)

ضمیرِ لالہ مئے لعل سے ہوا لبریز
اِشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز
بچھائی ہے جو کہیں عشق نے بساط اپنی
کیا ہے اُس نے فقیروں کو وارثِ پرویز
پُرانے ہیں یہ ستارے فلک بھی فرسُودہ
جہاں وہ چاہیے مجھ کو کہ ہو ابھی نوخیز
کسے خبر ہے کہ ہنگامۂ نشور ہے کیا
تری نِگاہ کی گردش ہے میری رستاخیز
نہ چھین لذّتِ آہِ سحر گہی مجھ سے
نہ کر نِگہ سے تغافل کو التفات آمیز
دلِ غمیں کے موافق نہیں ہے موسمِ گُل
صدائے مرغِ چمن ہے بہت نشاط انگیز
حدیثِ بے خبراں ہے تو بازمانہ بساز
زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ ستیز

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

(۱۳)

وہی میری کم نصیبی، وہی تیری بے نیازی
مرے کام کچھ نہ آیا یہ کمالِ نَے نوازی
میں کہاں ہوں تو کہاں ہے، یہ مکاں کہ لامکاں ہے؟
یہ جہاں مرا جہاں ہے کہ تری کرشمہ سازی
اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومیؔ، کبھی پیچ و تابِ رازیؔ
وہ فریب خوردہ شاہیں کہ پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی
نہ زباں کوئی غزل کی، نہ زباں سے باخبر میں
کوئی دل کشا صدا ہو، عجمی ہو یا کہ تازی
نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی، وہ نگہ کی تیغ بازی
کوئی کارواں سے ٹوٹا، کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیرِ کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

IQBAL FORUM

(۱۴)

اپنی جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
آب و گِل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں
بے حجابی سے تری ٹوٹا نِگاہوں کا طلسم
اک رِدائے نیلگوں کو آسماں سمجھا تھا میں
کارواں تھک کر فضا کے پیچ و خم میں رہ گیا
مہر و ماہ و مُشتری کو ہم عناں سمجھا تھا میں
عشق کی اک جَست نے طے کر دیا قِصّہ تمام
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں
کہہ گئیں رازِ محبّت پردہ داری ہائے شوق
تھی فغاں وہ بھی جسے ضبطِ فغاں سمجھا تھا میں
تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں

❀❀❀

IQBAL FORUM

(۱۵)

اک دانشِ نورانی، اِک دانشِ بُرہانی
ہے دانشِ برہانی، حیرت کی فراوانی
اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے، سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی
اب کیا جو فغاں میری پہنچی ہے ستاروں تک
تُو نے ہی سِکھائی تھی مجھ کو یہ غزل خوانی
ہو نقش اگر باطل، تکرار سے کیا حاصل
کیا تجھ کو خوش آتی ہے آدم کی یہ ارزانی؟
مجھ کو تو سِکھا دی ہے افرنگ نے زِندیقی
اس دور کے مُلّا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی!
تقدیر شکن قوّت باقی ہے ابھی اس میں
ناداں جسے کہتے ہیں تقدیر کا زِندانی
تیرے بھی صنم خانے، میرے بھی صنم خانے
دونوں کے صنم خاکی، دونوں کے صنم فانی

❀❀❀

IQBAL FORUM

(۱۶)

یارب! یہ جہانِ گُزراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہُنرمند
گو اُس کی خدائی میں مہاجن کا بھی ہے ہاتھ
دُنیا تو سمجھتی ہے فرنگی کو خداوند
تو برگ گیاہے ندہی اہلِ خرد را
او کِشتِ گُل و لالہ بخشد بہ خرے چند
حاضر ہیں کلیسا میں کباب و مئے گُلگوں
مسجد میں دھرا کیا ہے بجز موعظہ و پند
احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر
تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پاژند
فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا
افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند
مدّت سے ہے آوارۂ افلاک مرا فکر
کر دے اسے اب چاند کی غاروں میں نظربند
فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہرِ ملکوتی
خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند

IQBAL FORUM

درویشِ خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلّی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نَے ابلۂ مسجد ہوں، نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بین و حق اندیش
خاشاک کے تودے کو کہے کوہِ دماوند
ہوں آتشِ نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بندۂ مؤمن ہوں، نہیں دانۂ اسپند
پرسوز و نظر باز و نکوبین و کم آزار
آزاد و گرفتار و تہی کیسہ و خورسند
ہر حال میں میرا دلِ بے قید ہے خرّم
کیا چھینے گا غُنچے سے کوئی ذوقِ شکر خند!
چُپ رہ نہ سکا حضرتِ یزداں میں بھی اقبالؔ
کرتا کوئی اس بندۂ گستاخ کا منہ بند!

IQBAL FORUM

غزلیات

(حصہ دوم)

(۱)

اعلیٰ حضرت شہید امیر المؤمنین نادر شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے لُطف و کرم سے نومبر ۱۹۳۳ء میں مصنّف کو حکیم سنائی غزنویؒ کے مزارِ مقدس کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہ چند افکارِ پریشاں، جن میں حکیم ہی کے ایک مشہور قصیدے کی پیروی کی گئی ہے، اس روزِ سعید کی یادگار میں سپردِ قلم کیے گئے:

ع ما از پئے سنائی و عطّار آمدیم

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اَے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا
خودی سے اس طلسمِ رنگ و بو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تُو سمجھا نہ میں سمجھا

IQBAL FORUM

نگہ پیدا کر اے غافل، تجلّی عینِ فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا
رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلّاج کی سُولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا
خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں، غلامی میں
زِرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا
نہ کر تقلید اے جبریلؑ میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اَولیٰ!

بہت دیکھے ہیں مَیں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا
نہ ایراں میں رہے باقی، نہ تُوراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاکِ قیصر و کسریٰ
یہی شیخِ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ!
حضورِ حق میں اسرافیل نے میری شکایت کی
یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا

IQBAL FORUM

ندا آئی کہ آشوبِ قیامت سے یہ کیا کم ہے
''گرفتہ چینیاں احرام و مکّی خفتہ در بطحا''[1]!

لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مئے 'لا' سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ 'اِلّا'
دبا رکھا ہے اِس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سُروں میں ہے ابھی یورپ کا واوَیلا
اسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موجِ تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا!

غلامی کیا ہے؟ ذوقِ حُسن و زیبائی سے محرومی
جسے زیبا کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا
بھروسا کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دُنیا میں فقط مردانِ حر کی آنکھ ہے بینا
وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمّت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا
فرنگی شیشہ گر کے فن سے پتھر ہو گئے پانی
مری اکسیر نے شیشے کو بخشی سختیِ خارا

[1] یہ مصرع حکیم سنائی کا ہے۔

IQBAL FORUM

رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے یدِ بیضا
وہ چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب جائے
جسے حق نے کیا ہو نیستاں کے واسطے پیدا
محبّت خویشتن بینی، محبّت خویشتن داری
محبّت آستانِ قیصر و کسریٰ سے بے پروا
عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیر ہو جائیں
'کہ برفتراکِ صاحب دولتے بستم سرِ خود را'[1]
وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ
سنائی کے ادب سے میں نے غوّاصی نہ کی ورنہ
ابھی اِس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لُولُوئے لالا

(۲)

یہ کون غزل خواں ہے پُرسوز و نشاط انگیز
اندیشۂ دانا کو کرتا ہے جنوں آمیز

---

[1] یہ مصرع مرزا صائبؔ کا ہے جس میں صرف ایک لفظی تغیر کیا گیا۔

IQBAL FORUM

گو فقر بھی رکھتا ہے اندازِ ملوکانہ
ناپختہ ہے پرویزی بے سلطنتِ پرویز
اب حُجرۂ صوفی میں وہ فقر نہیں باقی
خونِ دلِ شیراں ہو جس فقر کی دستاویز
اَے حلقۂ درویشاں! وہ مردِ خدا کیسا
ہو جس کے گریباں میں ہنگامۂ رستاخیز
جو ذکر کی گرمی سے شُعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سُرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!
کرتی ہے ملوکیّت آثارِ جُنوں پیدا
اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہو یا چنگیز
یوں دادِ سخن مجھ کو دیتے ہیں عراق و پارس
یہ کافرِ ہندی ہے بے تیغ و سناں خُوں ریز

(۳)

وہ حرفِ رازِ کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جُنوں
خدا مجھے نفَسِ جبرئیل دے تو کہوں

IQBAL FORUM

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیِ افلاک میں ہے خوار و زبُوں
حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گُوناگُوں
عجب مزا ہے، مجھے لذّتِ خودی دے کر
وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں نہ رہوں
ضمیرِ پاک و نگاہِ بلند و مستیِ شوق
نہ مال و دولتِ قاروں، نہ فکرِ افلاطوں
سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریّت کی زد میں ہے گردُوں
یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادَم صدائے 'کُن فیکُوں'
علاج آتشِ رومیؔ کے سوز میں ہے ترا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں
اسی کے فیض سے میری نِگاہ ہے روشن
اسی کے فیض سے میرے سبُو میں ہے جیحوں

IQBAL FORUM

(۴)

عالمِ آب و خاک و باد! سرِّ عیاں ہے تُو کہ میں؟
وہ جو نظر سے ہے نہاں، اِس کا جہاں ہے تُو کہ میں؟
وہ شبِ درد و سوز و غم، کہتے ہیں زندگی جسے
اُس کی سحَر ہے تُو کہ میں، اُس کی اذاں ہے تُو کہ میں
کس کی نمود کے لیے شام و سحَر ہیں گرمِ سیر
شانۂ روزگار پر بارِ گراں ہے تُو کہ میں
تُو کفِ خاک و بے بصر، میں کفِ خاک و خود نگر
کِشتِ وجود کے لیے آبِ رواں ہے تُو کہ میں

(۵)

(لندن میں لکھے گئے)

تُو ابھی رہ گزر میں ہے، قیدِ مقام سے گزر
مصر و حجاز سے گزر، پارس و شام سے گزر

IQBAL FORUM

جس کا عمل ہے بے غرض، اِس کی جزا کچھ اور ہے
حُور و خیام سے گزر، بادہ و جام سے گزر
گرچہ ہے دل کشا بہت حسنِ فرنگ کی بہار
طائرکِ بلند بال، دانہ و دام سے گزر
کوہ شگاف تیری ضرب، تُجھ سے کُشادِ شرق و غرب
تیغِ ہلال کی طرح عیشِ نیام سے گزر
تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سُرور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر!

(۶)

امینِ راز ہے مردانِ حُر کی درویشی
کہ جبرئیلؑ سے ہے اِس کو نسبتِ خویشی
کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی
نِگاہِ گرم کہ شیروں کے جس سے ہوش اُڑ جائیں
نہ آہِ سرد کہ ہے گوسفندی و میشی

IQBAL FORUM

طبیبِ عشق نے دیکھا مجھے تو فرمایا
ترا مرض ہے فقط آرزو کی بے تابی
وہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جانِ پاک جسے
یہ رنگ و نم، یہ لہو، آب و ناں کی ہے بیتابی

(۷)

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اُکسانے لگا مرغِ چمن
پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن
برگِ گُل پر رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور چمکاتی ہے اِس موتی کو سورج کی کرن
حسنِ بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

IQBAL FORUM

من کی دنیا! من کی دنیا سوز و مستی، جذب و شوق
تن کی دنیا! تن کی دنیا سود و سودا، مکر و فن
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن جاتا ہے دھن
من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تُو جھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن

(۸)

(کابل میں لکھے گئے)

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا
مروّت حسنِ عالم گیر ہے مردانِ غازی کا
شکایت ہے مجھے یارب! خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا
بہت مدّت کے نخچیروں کا اندازِ نگہ بدلا
کہ میں نے فاش کر ڈالا طریقہ شاہبازی کا

IQBAL FORUM

قلندر جز دو حرفِ لا اِلٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا
حدیثِ بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا
کہاں سے تُو نے اے اقبالؔ سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا پادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

(۹)

عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زِیر و بم
عشق سے مٹّی کی تصویروں میں سوزِ دَم بہ دم
آدمی کے ریشے ریشے میں سما جاتا ہے عشق
شاخِ گُل میں جس طرح بادِ سحر گاہی کا نم
اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک
اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم
دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے، دِل یا شکم!

IQBAL FORUM

اے مسلماں! اپنے دل سے پوچھ مُلّا سے نہ پوچھ
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم

(۱۰)

دِل سوز سے خالی ہے، نِگہ پاک نہیں ہے
پھر اِس میں عجب کیا کہ تُو بے باک نہیں ہے
ہے ذوقِ تجلّی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے
وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار و سخن ساز ہے، نم ناک نہیں ہے
کیا صُوفی و مُلّا کو خبر میرے جنوں کی
اُن کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے
کب تک رہے محکومیِ انجم میں مری خاک
یا میں نہیں، یا گردشِ افلاک نہیں ہے
بجلی ہوں، نظر کوہ و بیاباں پہ ہے میری
میرے لیے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

IQBAL FORUM

عالَم ہے فقط مؤمنِ جاں باز کی میراث
مؤمن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے!

(۱۱)

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق
ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق
علاجِ ضعفِ یقیں اِن سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق
مُریدِ سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق
اسی طلسمِ کُہن میں اسیر ہے آدم
بغل میں اِس کی ہیں اب تک بتانِ عہدِ عتیق
مرے لیے تو ہے اقرارِ باللساں بھی بہت
ہزار لشکر کہ مُلّا ہیں صاحبِ تصدیق

IQBAL FORUM

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

(۱۲)

پوچھ اُس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تُو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہُوا راہی
کافر ہے مسلماں تو نہ شاہی نہ فقیری
مؤمن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی
کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی
کافر ہے تو ہے تابعِ تقدیر مسلماں!
مؤمن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی!
میں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک
دیرینہ ہے تیرا مَرَضِ کورنگاہی

IQBAL FORUM

(۱۳)

(قرطبہ میں لکھے گئے)

یہ حُوریانِ فرنگی، دل و نظر کا حجاب
بہشتِ مغربیاں جلوہ ہائے پا بہ رکاب
دل و نظر کا سفینہ سنبھال کر لے جا
مہ و ستارہ ہیں بحرِ وجود میں گرداب
جہانِ صوت و صدا میں سما نہیں سکتی
لطیفۂ اَزلی ہے فغانِ چنگ و رباب
سکھا دیے ہیں اُسے شیوہ ہائے خانقہی
فقیہِ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب
وہ سجدۂ روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب

IQBAL FORUM

ہوائے قرطبہ! شاید یہ ہے اثر تیرا
مری نوا میں ہے سوز و سرورِ عہدِ شباب

(۱۴)

دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری
دلِ بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری، نہ میری ضرب ہے کاری
مشامِ تیز سے ملتا ہے صحرا میں نشانِ اس کا
ظن و تخمین سے ہاتھ آتا نہیں آہوئے تاتاری
اس اندیشے سے ضبطِ آہ میں کرتا رہوں کب تک
کہ مُغ زادے نہ لے جائیں تری قسمت کی چنگاری
خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیّاری ہے، سلطانی بھی عیّاری
مجھے تہذیبِ حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے، باطن میں گرفتاری

IQBAL FORUM

تُو اے مولائے یثربؐ! آپ میری چارہ سازی کر
مِری دانش ہے افرنگی، مِرا ایماں ہے زُنّاری

(۱۵)

خودی کی شوخی و تندی میں کِبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی تو بے لذّتِ نیاز نہیں
نِگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں
مری نوا میں نہیں ہے ادائے محبوبی
کہ بانگِ صورِ سرافیل دِل نواز نہیں
سوالِ مے نہ کروں ساقیِ فرنگ سے میں
کہ یہ طریقۂ رندانِ پاک باز نہیں
ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومتِ عشق
سبب یہ ہے کہ محبّت زمانہ ساز نہیں
اک اضطرابِ مسلسل، غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں

IQBAL FORUM

اگر ہو ذوق تو خلوت میں پڑھ زبورِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

(۱۶)

میرِ سپاہ ناسزا، لشکریاں شکستہ صف
آہ! وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف
تیرے محیط میں کہیں گوہرِ زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا صدف صدف
عشقِ بتاں سے ہاتھ اُٹھا، اپنی خودی میں ڈوب جا
نقش و نگارِ دَیر میں خونِ جگر نہ کر تلف!
کھول کے کیا بیاں کروں، سِرِّ مقامِ مرگ و عشق
عشق ہے مرگِ باشرف، مرگ حیاتِ بے شرف
صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف
مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لَا تَخَفْ

IQBAL FORUM

خِیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

(۱۷)

(یورپ میں لکھے گئے)

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی
کہیں سرمایۂ محفل تھی میری گرم گفتاری
کہیں سب کو پریشاں کر گئی میری کم آمیزی
زمامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا!
طریقِ کوہ کن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی
جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
سوادِ رومۃُ الکبریٰ میں دِلّی یاد آتی ہے
وہی عبرت، وہی عظمت، وہی شانِ دلآویزی

IQBAL FORUM

(۱۸)

یہ دَیرِ کُہن کیا ہے؟ انبارِ خس و خاشاک
مشکل ہے گزر اِس میں بے نالۂ آتش ناک
نخچیرِ محبّت کا قِصّہ نہیں طولانی
لطفِ خلشِ پیکاں، آسودگیِ فتراک
کھویا گیا جو مطلب ہفتادو دو مِلّت میں
سمجھے گا نہ تُو جب تک بے رنگ نہ ہو ادراک
اک شرعِ مسلمانی، اک جذبِ مسلمانی
ہے جذبِ مسلمانی سرِّ فلک الافلاک
اے رہروِ فرزانہ! بے جذبِ مسلمانی
نَے راہِ عمل پیدا نے شاخِ یقیں نم ناک
رمزیں ہیں محبّت کی گستاخی و بے باکی
ہر شوق نہیں گستاخ، ہر جذب نہیں بے باک
فارغ تو نہ بیٹھے گا محشر میں جُنوں میرا
یا اپنا گریباں چاک یا دامنِ یزداں چاک!

IQBAL FORUM

(۱۹)

کمالِ ترک نہیں آب و گِل سے مہجوری
کمالِ ترک ہے تسخیرِ خاکی و نوری
میں ایسے فقر سے اے اہلِ حلقہ باز آیا
تمہارا فقر ہے بے دَولتی و رنجوری
نہ فقر کے لیے موزُوں، نہ سلطنت کے لیے
وہ قوم جس نے گنوایا متاعِ تیموری
سُنے نہ ساقیِ مہ وش تو اور بھی اچھّا
عیارِ گرمیِ صحبت ہے حرفِ معذوری
حکیم و عارف و صوفی، تمام مستِ ظہور
کسے خبر کہ تجلّی ہے عین مستوری
وہ ملتفت ہوں تو کُنجِ قفس بھی آزادی
نہ ہوں تو صحنِ چمن بھی مقامِ مجبوری
بُرا نہ مان، ذرا آزما کے دیکھ اسے
فرنگ دل کی خرابی، خرد کی معموری

IQBAL FORUM

(۲۰)

عقل گو آستاں سے دُور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

علم میں بھی سُرور ہے لیکن
یہ وہ جنّت ہے جس میں حُور نہیں

کیا غضب ہے کہ اِس زمانے میں
ایک بھی صاحبِ سرور نہیں

اک جُنوں ہے کہ باشعور بھی ہے
اک جُنوں ہے کہ باشعور نہیں

ناصبوری ہے زندگی دل کی
آہ وہ دل کہ ناصبور نہیں

بے حضوری ہے تیری موت کا راز
زندہ ہو تو تُو بے حضور نہیں

ہر گہر نے صدَف کو توڑ دیا
تُو ہی آمادۂ ظہور نہیں

'اَرِنی' میں بھی کہہ رہا ہوں' مگر
یہ حدیثِ کلیم و طُور نہیں

(۲۱)

خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں
تو آبجُو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں

IQBAL FORUM

طلسمِ گنبدِ گردُوں کو توڑ سکتے ہیں
زُجاج کی یہ عمارت ہے، سنگِ خارہ نہیں
خودی میں ڈوبتے ہیں پھر ابھر بھی آتے ہیں
مگر یہ حوصلۂ مردِ ہیچ کارہ نہیں
ترے مقام کو انجم شناس کیا جانے
کہ خاکِ زندہ ہے تُو، تابعِ ستارہ نہیں
یہیں بہشت بھی ہے، حُور و جبرئیل بھی ہے
تری نگہ میں ابھی شوخیِ نظّارہ نہیں
مرے جُنوں نے زمانے کو خوب پہچانا
وہ پیرہن مجھے بخشا کہ پارہ پارہ نہیں
غضب ہے، عینِ کرم میں بخیل ہے فطرت
کہ لعلِ ناب میں آتش تو ہے، شرارہ نہیں

(۲۲)

یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صُبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی

IQBAL FORUM

تری زندگی اسی سے، تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو رُوسیاہی
نہ دیا نشانِ منزل مجھے اے حکیم تو نے
مجھے کیا گلہ ہو تُجھ سے، تُو نہ رہ نشیں نہ راہی
مرے حلقۂ سخن میں ابھی زیرِ تربیت ہیں
وہ گدا کہ جانتے ہیں رہ و رسمِ کجکُلاہی
یہ معاملے ہیں نازک، جو تری رضا ہو تُو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی
تو ہُما کا ہے شکاری، ابھی ابتدا ہے تیری
نہیں مصلحت سے خالی یہ جہانِ مرغ و ماہی
تو عرب ہو یا عجم ہو، ترا 'لَا اِلٰہَ اِلَّا'
لُغَتِ غریب، جب تک ترا دِل نہ دے گواہی!

(۲۳)

تری نِگاہِ فرومایہ ہاتھ ہے کوتاہ
ترا گنہ کہ نخیلِ بلند کا ہے گناہ

IQBAL FORUM

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'
خودی میں گم ہے خدائی' تلاش کر غافل!
یہی ہے تیرے لیے اب صلاحِ کار کی راہ
حدیثِ دِل کسی درویشِ بے گلیم سے پوچھ
خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ
برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کُلاہ
نہ ہے ستارے کی گردش نہ بازیِ افلاک
خودی کی موت ہے تیرا زوالِ نعمت و جاہ
اُٹھا میں مدرسۂ خانقاہ سے غم ناک
نہ زندگی' نہ محبّت' نہ معرفت' نہ نِگاہ!

(۲۴)

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

IQBAL FORUM

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں
گراں بہا ہے تو حفظِ خودی سے ہے ورنہ
گُہر میں آبِ گُہر کے سوا کچھ اور نہیں
رگوں میں گردشِ خُوں ہے اگر تو کیا حاصل
حیات سوزِ جگر کے سوا کچھ اور نہیں
عروسِ لالہ! مُناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
کہ میں نسیمِ سحر کے سوا کچھ اور نہیں
جسے کساد سمجھتے ہیں تاجرانِ فرنگ
وہ شے متاعِ ہُنر کے سوا کچھ اور نہیں
بڑا کریم ہے اقبالِ بے نوا لیکن
عطائے شعلہ شرر کے سوا کچھ اور نہیں

321

(۲۵)

نِگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو، وہ قیصری کیا ہے!

IQBAL FORUM

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!
فلک نے اِن کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے
فقط نِگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نِگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے
اسی خطا سے عتابِ مُلوک ہے مجھ پر
کہ جانتا ہوں مآلِ سکندری کیا ہے
کسے نہیں ہے تمنّائے سروری، لیکن
خودی کی موت ہو جس میں وہ سروری کیا ہے!
خوش آ گئی ہے جہاں کو قلندری میری
وگرنہ شعر مرا کیا ہے، شاعری کیا ہے!

312

(۲۶)

نہ تُو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے

IQBAL FORUM

یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبّت کے
وہ خار و خس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے
مقامِ پرورشِ آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیرِ گُل کے لیے ہے نہ آشیاں کے لیے
رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
ترا سفینہ کہ ہے بحرِ بے کراں کے لیے!
نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے
نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے
ذرا سی بات تھی، اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیبِ داستاں کے لیے
مرے گلو میں ہے اک نغمہ جبرئیل آشوب
سنبھال کر جسے رکھا ہے لامکاں کے لیے

(۲۷)

تو اے اسیرِ مکاں! لامکاں سے دور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاک داں سے دور نہیں

IQBAL FORUM

وہ مرغزار کہ بیمِ خزاں نہیں جس میں
غمیں نہ ہو کہ ترے آشیاں سے دور نہیں
یہ ہے خلاصۂ علمِ قلندری کہ حیات
خدنگِ جستہ ہے لیکن کماں سے دور نہیں
فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے
قدم اُٹھا، یہ مقام آسماں سے دور نہیں
کہے نہ راہ نما سے کہ چھوڑ دے مجھ کو
یہ بات راہروِ نکتہ داں سے دور نہیں

(۲۸)

(یورپ میں لکھے گئے)

خِرد نے مجھ کو عطا کی نظرِ حکیمانہ
سکھائی عشق نے مجھ کو حدیثِ رِندانہ
نہ بادہ ہے، نہ صراحی، نہ دَورِ پیمانہ
فقط نِگاہ سے رنگیں ہے بزمِ جانانہ
مری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ میخانہ

IQBAL FORUM

کلی کو دیکھ کہ ہے تشنۂ نسیمِ سحر
اسی میں ہے مرے دل کا تمام افسانہ
کوئی بتائے مجھے یہ غیاب ہے کہ حضور
سب آشنا ہیں یہاں، ایک مَیں ہوں بیگانہ
فرنگ میں کوئی دن اور بھی ٹھہر جاؤں
مرے جُنوں کو سنبھالے اگر یہ ویرانہ
مقامِ عقل سے آساں گزر گیا اقبالؔ
مقامِ شوق میں کھویا گیا وہ فرزانہ

(۲۹)

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر، اُٹھتے ہیں حجاب آخر
احوالِ محبّت میں کچھ فرق نہیں ایسا
سوز وتب وتاب اوّل، سوز وتب وتاب آخر
میں تجھ کو بتاتا ہوں، تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

IQBAL FORUM

میخانۂ یورپ کے دستور نرالے ہیں
لاتے ہیں سُرورِ اوّل، دیتے ہیں شرابِ آخر
کیا دبدبۂ نادر، کیا شوکتِ تیموری
ہو جاتے ہیں سب دفتر غرقِ مئے ناب آخر
خلوت کی گھڑی گزری، جلوت کی گھڑی آئی
چھٹنے کو ہے بجلی سے آغوشِ سحاب آخر
تھا ضبط بہت مشکل اِس سیلِ معانی کا
کہہ ڈالے قلندر نے اسرارِ کتاب آخر

(۳۰)

ہر شے مسافر، ہر چیز راہی کیا چاند تارے، کیا مرغ و ماہی
تُو مردِ میداں، تُو میرِ لشکر نوری حضوری تیرے سپاہی
کچھ قدر اپنی تو نے نہ جانی یہ بے سوادی، یہ کم نگاہی!
دُنیائے دوں کی کب تک غلامی یا راہبی کر، یا پادشاہی
پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے
کردار بے سوز، گفتار واہی۔

IQBAL FORUM

(۳۱)

ہر چیز ہے محوِ خود نمائی ہر ذرّہ شہیدِ کبریائی
بے ذوقِ نمود زندگی موت تعمیرِ خودی میں ہے خدائی
رائی زورِ خودی سے پربت پربت ضعفِ خودی سے رائی
تارے آوارہ و کم آمیز تقدیرِ وُجود ہے جُدائی
یہ پچھلے پہر کا زرد رُو چاند بے راز و نیازِ آشنائی
تیری قندیل ہے ترا دل تُو آپ ہے اپنی روشنائی
اک تُو ہے کہ حق ہے اِس جہاں میں باقی ہے نُمودِ سیمیائی

ہیں عقدہ کشا یہ خارِ صحرا
کم کر گلۂ برہنہ پائی

(۳۲)

اِعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ!
ٹُوٹا ہے ایشیا میں سِحرِ فرنگیانہ
تعمیرِ آشیاں سے میں نے یہ راز پایا
اہلِ نوا کے حق میں بجلی ہے آشیانہ

IQBAL FORUM

یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!
غافل نہ ہو خودی سے، کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تُو بھی ہے آستانہ
اے لا اِلٰہ کے وارث! باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتارِ دلبرانہ، کردارِ قاہرانہ
تیری نِگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ
رازِ حرم سے شاید اقبالؔ باخبر ہے
ہیں اِس کی گفتگو کے انداز محرمانہ

(۳۳)

خِردمندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے
کہ میں اِس فکر میں رہتا ہوں، میری انتہا کیا ہے
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے

IQBAL FORUM

مقامِ گفتگو کیا ہے اگر میں کیمیا گر ہوں
یہی سوزِ نفس ہے اور میری کیمیا کیا ہے!
نظر آئیں مجھے تقدیر کی گہرائیاں اُس میں
نہ پوچھ اے ہم نشیں مجھ سے وہ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے
اگر ہوتا وہ مجذوبِ[1] فرنگی اِس زمانہ میں
تو اقبالؔ اس کو سمجھاتا مقامِ کبریا کیا ہے
نوائے صُبح گاہی نے جگر خُوں کر دیا میرا
خدایا جس خطا کی یہ سزا ہے، وہ خطا کیا ہے!

(۳۴)

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کُھلتے ہیں غلاموں پر اَسرارِ شہنشاہی
عطّارؔ ہو، رومیؔ ہو، رازیؔ ہو، غزالیؔ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

---

[1] جرمنی کا مشہور مجذوب فلسفی نطشہ جو اپنے قلبی واردات کا صحیح اندازہ نہ کر سکا، اور اس لیے اس کے فلسفیانہ افکار نے اُسے غلط رستے پر ڈال دیا۔

IQBAL FORUM

نومید نہ ہو اِن سے اے رہبرِ فرزانہ!
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی
اے طائرِ لاہُوتی! اُس رزق سے موت اچھّی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اَولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی
آئینِ جواں مرداں! حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

(۳۵)

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا
ذرا تقدیر کی گہرائیوں میں ڈوب جا تُو بھی
کہ اِس جنگاہ سے میں بَن کے تیغِ بے نیام آیا
یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مَسجِد پر
یہ ناداں گر گئے سجدوں میں جب وقتِ قیام آیا

IQBAL FORUM

چل، اَے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے
وہ محفل اُٹھ گئی جس دَم تو مجھ تک دورِ جام آیا
دیا اقبالؔ نے ہندی مسلمانوں کو سوز اپنا
یہ اک مردِ تن آساں تھا، تن آسانوں کے کام آیا
اسی اقبالؔ کی میں جُستجو کرتا رہا برسوں
بڑی مدّت کے بعد آخر وہ شاہیں زیرِ دام آیا

(۳۶)

نہ ہو طغیانِ مُشتاقی تو میں رہتا نہیں باقی
کہ میری زندگی کیا ہے؟ یہی طغیانِ مشتاقی
مجھے فطرت نَوا پر پے بہ پے مجبور کرتی ہے
ابھی محفل میں ہے شاید کوئی درد آشنا باقی
وہ آتش آج بھی تیرا نشیمن پھونک سکتی ہے
طلب صادق نہ ہو تیری تو پھر کیا شکوۂ ساقی!
نہ کر افرنگ کا اندازہ اِس کی تابناکی سے
کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اِس جوہر کی برّاقی

IQBAL FORUM

دلوں میں ولولے آفاق گیری کے نہیں اُٹھتے
نِگاہوں میں اگر پیدا نہ ہو اندازِ آفاقی
خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا مَیں صیّاد کی زد میں
مری غمّاز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی
اُلٹ جائیں گی تدبیریں، بدل جائیں گی تقدیریں
حقیقت ہے، نہیں میرے تخیّل کی یہ خلّاقی

(۳۷)

فطرت کو خرد کے روبرو کر تسخیرِ مقامِ رنگ و بو کر
تو اپنی خودی کو کھو چکا ہے کھوئی ہوئی شے کی جستجو کر
تاروں کی فضا ہے بے کرانہ تُو بھی یہ مقامِ آرزو کر
عریاں ہیں ترے چمن کی حوریں چاکِ گُل و لالہ کو رفو کر
بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اِس سے نہ ہو سکا، وہ تُو کر!

IQBAL FORUM

(۳۸)

یہ پیرانِ کلیسا و حرم، اے وائے مجبوری!
صلہ اِن کی کدو کاوش کا ہے سینوں کی بے نوری
یقیں پیدا کر اے ناداں! یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری
کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری
حدِ ادراک سے باہر ہیں باتیں عشق و مستی کی
سمجھ میں اِس قدر آیا کہ دل کی موت ہے دُوری
وہ اپنے حُسن کی مستی سے ہیں مجبورِ پیدائی
مری آنکھوں کی بینائی میں ہیں اسبابِ مستوری
کوئی تقدیر کی منطق سمجھ سکتا نہیں ورنہ
نہ تھے تُرکانِ عثمانی سے کم، تُرکانِ تیموری
فقیرانِ حرم کے ہاتھ اقبالؔ آ گیا کیونکر
میسّر میر و سُلطاں کو نہیں شاہینِ کافوری

IQBAL FORUM

(۳۹)

تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم
گزر اِس عہد میں ممکن نہیں بے چوبِ کلیم
عقل عیّار ہے، سو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بے چارہ نہ مُلّا ہے، نہ زاہد، نہ حکیم!
عیشِ منزل ہے غریبانِ محبّت پہ حرام
سب مسافر ہیں، بظاہر نظر آتے ہیں مقیم
ہے گراں سیر غمِ راحلہ و زاد سے تُو
کوہ و دریا سے گزر سکتے ہیں مانندِ نسیم
مردِ درویش کا سرمایہ ہے آزادی و مرگ
ہے کسی اور کی خاطر یہ نصابِ زر و سیم

(۴۰)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی، زندگی سے نہیں یہ فضائیں یہاں سیکڑوں کارواں اور بھی ہیں

IQBAL FORUM

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
اگر کھو گیا اِک نشیمن تو کیا غم مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تُو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

گئے دن کہ تنہا تھا مَیں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

(۴۱)

(فرانس میں لکھے گئے)

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنّائے خام! وائے تمنّائے خام!
پیرِ حرم نے کہا سُن کے مری روئداد
پختہ ہے تیری فغاں، اب نہ اسے دل میں تھام
تھا اَرِنی گو کلیم، مَیں اَرِنی گو نہیں
اُس کو تقاضا روا، مجھ پہ تقاضا حرام
گرچہ ہے افشائے راز، اہلِ نظر کی فغاں
ہو نہیں سکتا کبھی شیوۂ رِندانہ عام

IQBAL FORUM

حلقۂ صوفی میں ذکر، بے نم و بے سوز و ساز
مَیں بھی رہا تشنہ کام، تُو بھی رہا تشنہ کام
عشق تری انتہا، عشق مری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام، میں بھی ابھی ناتمام
آہ کہ کھویا گیا تُجھ سے فقیری کا راز
ورنہ ہے مالِ فقیر، سلطنتِ روم و شام

(۴۲)

خودی ہو عِلم سے محکم تو غیرتِ جبریل
اگر ہو عشق سے محکم تو صورِ اسرافیل
عذابِ دانشِ حاضر سے باخبر ہوں میں
کہ میں اِس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیل
فریب خوردۂ منزل ہے کارواں ورنہ
زیادہ راحتِ منزل سے ہے نشاطِ رحیل
نظر نہیں تو مرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ
کہ نکتہ ہائے خودی ہیں مثالِ تیغِ اصیل

IQBAL FORUM

مجھے وہ درسِ فرنگ آج یاد آتے ہیں
کہاں حضور کی لذّت، کہاں حجابِ دلیل!
اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے ہے تُو
ترے لیے ہے مرا شعلۂ نوا قندیل
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اِس کی حسینؓ، ابتدا ہے اسمٰعیلؑ

❀❀❀

(۴۳)

مکتبوں میں کہیں رعنائیِ افکار بھی ہے؟
خانقاہوں میں کہیں لذّتِ اسرار بھی ہے؟
منزلِ راہرواں دُور بھی، دُشوار بھی ہے
کوئی اِس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے؟
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِؓ کرّار بھی ہے؟

IQBAL FORUM

عِلم کی حد سے پرے، بندۂ مؤمن کے لیے
لذّتِ شوق بھی ہے، نعمتِ دیدار بھی ہے
پیرِ میخانہ یہ کہتا ہے کہ ایوانِ فرنگ
سُست بنیاد بھی ہے، آئنہ دیوار بھی ہے!

(۴۴)

حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے
عکس اُس کا مرے آئینۂ اِدراک میں ہے
نہ ستارے میں ہے، نے گردشِ افلاک میں ہے
تیری تقدیر مرے نالۂ بے باک میں ہے
یا مری آہ میں کوئی شررِ زندہ نہیں
یا ذرا نم ابھی تیرے خس و خاشاک میں ہے
کیا عجب میری نوا ہائے سحرگاہی سے
زندہ ہو جائے وہ آتش کہ تری خاک میں ہے
توڑ ڈالے گی یہی خاک طلسمِ شب و روز
گرچہ اُلجھی ہوئی تقدیر کے پیچاک میں ہے

IQBAL FORUM

(۴۵)

رہا نہ حلقۂ صُوفی میں سوزِ مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی
خرابِ کوشکِ سلطان و خانقاہِ فقیر
فغاں کہ تخت و مصلّٰی کمالِ رزّاقی
کرے گی داورِ محشر کو شرمسار اک روز
کتابِ صُوفی و مُلّا کی سادہ اوراقی
نہ چینی و عَرَبی وہ نہ رومی و شامی
سما سکا نہ دوعالم میں مردِ آفاقی
مئے شبانہ کی مستی تو ہوچکی لیکن
کھٹک رہا ہے دِلوں میں کرشمۂ ساقی
چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی
عزیز تر ہے متاعِ امیر و سلطاں سے
وہ شعر جس میں ہو بجلی کا سوز و بَرّاقی

IQBAL FORUM

(۴۶)

ہُوا نہ زور سے اِس کے کوئی گریباں چاک
اگرچہ مغربیوں کا جُنوں بھی تھا چالاک
مئے یقیں سے ضمیرِ حیات ہے پُرسوز
نصیبِ مدرسہ یارب یہ آبِ آتش ناک
عروجِ آدمِ خاکی کے منتظر ہیں تمام
یہ کہکشاں، یہ ستارے، یہ نیلگُوں افلاک
یہی زمانۂ حاضر کی کائنات ہے کیا
دماغ رَوشن و دل تیرہ و نِگہ بے باک
تُو بے بصر ہو تو یہ مانعِ نِگاہ بھی ہے
وگرنہ آگ ہے مؤمن، جہاں خس و خاشاک
زمانہ عقل کو سمجھا ہُوا ہے مشعلِ راہ
کسے خبر کہ جنوں بھی ہے صاحبِ اِدراک
جہاں تمام ہے میراث مردِ مؤمن کی
مرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک

IQBAL FORUM

(۴۷)

یوں ہاتھ نہیں آتا' وہ گوہرِ یک دانہ
یک رنگی و آزادی اے ہمّتِ مردانہ!
یا سنجر و طغرل کا آئینِ جہاں گیری
یا مردِ قلندر کے اندازِ ملوکانہ!
یا حیرتِ فارابی یا تاب و تبِ رومی
یا فکرِ حکیمانہ یا جذبِ کلیمانہ!
یا عقل کی رُوباہی یا عشقِ یدُاللّٰہی
یا حیلۂ افرنگی یا حملۂ ترکانہ!
یا شرعِ مسلمانی یا دَیر کی دربانی
یا نعرۂ مستانہ' کعبہ ہو کہ بُت خانہ!
میری میں' فقیری میں' شاہی میں' غلامی میں
کچھ کام نہیں بنتا بے جرأتِ رندانہ

❀❀❀

IQBAL FORUM

(۴۸)

نہ تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے
وہی جہاں ہے ترا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں، جو تری نگاہ میں ہے
مہ و ستارہ سے آگے مقام ہے جس کا
وہ مشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے
خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہ گزرِ سیلِ بے پناہ میں ہے
تلاش اِس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا
جہانِ تازہ مری آہِ صُبح گاہ میں ہے
مرے کدو کو غنیمت سمجھ کہ بادۂ ناب
نہ مدرسے میں ہے باقی نہ خانقاہ میں ہے

IQBAL FORUM

(۴۹)

فطرت نے نہ بخشا مجھے اندیشۂ چالاک
رکھتی ہے مگر طاقتِ پرواز مری خاک
وہ خاک کہ ہے جس کا جُنوں صیقلِ ادراک
وہ خاک کہ جبریلؑ کی ہے جس سے قبا چاک
وہ خاک کہ پروائے نشیمن نہیں رکھتی
چُبھتی نہیں پہنائے چمن سے خس و خاشاک
اس خاک کو اللہ نے بخشے ہیں وہ آنسو
کرتی ہے چمک جن کی ستاروں کو عرق ناک

(۵۰)

کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد
مری نگاہ نہیں سوئے کوفہ و بغداد
یہ مدرسہ، یہ جواں، یہ سُرور و رعنائی
انہی کے دَم سے ہے میخانۂ فرنگ آباد

IQBAL FORUM

نہ فلسفی سے، نہ مُلّا سے ہے غرض مجھ کو
یہ دل کی موت، وہ اندیشہ و نظر کا فساد
فقیہِ شہر کی تحقیر! کیا مجال مری
مگر یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کُشاد
خرید سکتے ہیں دنیا میں عشرتِ پرویز
خدا کی دَین ہے سرمایۂ غمِ فرہاد
کیے ہیں فاش رموزِ قلندری میں نے
کہ فکرِ مدرسہ و خانقاہ ہو آزاد
رِشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طِلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد

(۵۱)

کی حق سے فرشتوں نے اقبالؔ کی غمّازی
گُستاخ ہے، کرتا ہے فطرت کی حِنا بندی
خاکی ہے مگر اِس کے انداز ہیں افلاکی
رومی ہے نہ شامی ہے، کاشی نہ سمرقندی

IQBAL FORUM

سکھلائی فرشتوں کو آدم کی تڑپ اِس نے
آدم کو سکھاتا ہے آدابِ خداوندی!

(۵۲)

نَے مُہرہ باقی، نَے مُہرہ بازی جیتا ہے رومی، ہارا ہے رازی
روشن ہے جامِ جمشید اب تک شاہی نہیں ہے بے شیشہ بازی
دل ہے مسلماں میرا نہ تیرا تُو بھی نمازی، مَیں بھی نمازی!
میں جانتا ہوں انجام اُس کا جس معرکے میں مُلّا ہوں غازی
تُرکی بھی شیریں، تازی بھی شیریں حرفِ محبّت تُرکی نہ تازی
آزر کا پیشہ خارا تراشی کارِ خلیلاں خارا گدازی
تُو زندگی ہے، پائندگی ہے
باقی ہے جو کچھ، سب خاک بازی

(۵۳)

گرمِ فغاں ہے جَرس، اُٹھ کہ گیا قافلہ
وائے وہ رہرو کہ ہے منتظرِ راحلہ!
تیری طبیعت ہے اور، تیرا زمانہ ہے اور
تیرے موافق نہیں خانقہی سلسلہ

IQBAL FORUM

دِل ہو غلامِ خرد یا کہ امامِ خرد
سالکِ رہ، ہوشیار! سخت ہے یہ مرحلہ
اس کی خودی ہے ابھی شام و سحَر میں اسیر
گردشِ دوراں کا ہے جس کی زباں پر گلہ
تیرے نفَس سے ہوئی آتشِ گُل تیز تر!
مرغِ چمن! ہے یہی تیری نَوا کا صلہ!

(۵۴)

مری نَوا سے ہوئے زندہ عارف و عامی
دیا ہے مَیں نے انہیں ذوقِ آتش آشامی
حرم کے پاس کوئی اعجمی ہے زمزمہ سنج
کہ تار تار ہُوئے جامہ ہائے احرامی
حقیقتِ اَبدی ہے مقامِ شبّیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی
مجھے یہ ڈر ہے مُقامر ہیں پختہ کار بہت
نہ رنگ لائے کہیں تیرے ہاتھ کی خامی

IQBAL FORUM

عجب نہیں کہ مسلماں کو پھر عطا کر دیں
شکوہِ سنجر و فقرِ جنیدؒ و بسطامیؒ
قبائے علم و ہنر لُطفِ خاص ہے، ورنہ
تری نِگاہ میں تھی میری ناخوش اندامی

(۵۵)

ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہِ نَو
کمال کس کو میسّر ہوا ہے بے تگ و دَو!
نَفَس کے زور سے وہ غُنچہ وا ہوا بھی تو کیا
جسے نصیب نہیں آفتاب کا پرتَو
نِگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نِگاہ کا پَیرو
پنپ سکا نہ خیاباں میں لالۂ دِل سوز
کہ سازگار نہیں یہ جہانِ گندم و جَو
رہے نہ ایبک و غوری کے معرکے باقی
ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسرو

IQBAL FORUM

(۵۶)

کھو نہ جا اِس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش!
اک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش
کس کو معلوم ہے ہنگامۂ فردا کا مقام
مسجد و مکتب و میخانہ ہیں مدّت سے خموش
میں نے پایا ہے اُسے اشکِ سحرگاہی میں
جس دُرِ ناب سے خالی ہے صدَف کی آغوش
مئ تہذیب تکلُّف کے سِوا کچھ بھی نہیں
چہرہ روشن ہو تو کیا حاجتِ گلگُونہ فروش!
صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

(۵۷)

تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی
آج اُن خانقاہوں میں ہے فقط رُوباہی

IQBAL FORUM

نظر آئی نہ مجھے قافلہ سالاروں میں
وہ شبانی کہ ہے تمہیدِ کلیم اللّٰہی
لذّتِ نغمہ کہاں مرغِ خوش الحاں کے لیے
آہ، اِس باغ میں کرتا ہے نفَس کوتاہی
ایک سرمستی و حیرت ہے سراپا تاریک!
ایک سرمستی و حیرت ہے تمام آگاہی!
صِفَتِ برق چمکتا ہے مرا فکرِ بلند
کہ بھٹکتے نہ پھریں ظلمتِ شب میں راہی!

(۵۸)

ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِؔ[1] خوش آہنگ
دُنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ
چیتے کا جگر چاہیے، شاہیں کا تجسّس
جی سکتے ہیں بے زوشنیِ دانش و فرہنگ
کر بُلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بُلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ!

---

[1] سلمانؔ: مسعود سعد سلمانؔ۔ غزنوی دور کا نامور ایرانی شاعر جو غالباً لاہور میں پیدا ہوا۔

IQBAL FORUM

(۵۹)

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ
عِلم کا مقصود ہے پاکیِ عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عِفّتِ قلب و نِگاہ
علم فقیہ و حکیم، فقر مسیح و کلیم
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقامِ نظر، عِلم مقامِ خبر
فقر میں مستی ثواب، عِلم میں مستی گناہ
عِلم کا ''موجود'' اور فقر کا ''موجود'' اور
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہ!
چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغِ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کارِ سپاہ
دل اگر اِس خاک میں زندہ و بیدار ہو
تیری نگہ توڑ دے آئینۂ مہر و ماہ

IQBAL FORUM

(۶۰)

کمالِ جوشِ جنوں میں رہا میں گرمِ طواف
خدا کا شُکر، سلامت رہا حرم کا غلاف
یہ اتفاق مبارک ہو مؤمنوں کے لیے
کہ یک زباں ہیں فقیہانِ شہر میرے خلاف
تڑپ رہا ہے فلاطوں میانِ غیب و حضور
ازل سے اہلِ خرد کا مقام ہے اعراف
ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشّاف
سُرور و سوز میں ناپائدار ہے، ورنہ
مئے فرنگ کا تہ جُرعہ بھی نہیں ناصاف

(۶۱)

شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب
مقامِ شوق میں ہیں سب دِل و نظر کے رقیب

IQBAL FORUM

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہوگا
مسائلِ نظری میں اُلجھ گیا ہے خطیب
اگرچہ میرے نشیمن کا کر رہا ہے طواف
مری نوا میں نہیں طائرِ چمن کا نصیب!
سُنا ہے میں نے سخن رس ہے تُرکِ عثمانی!
سُنائے کون اُسے اقبالؔ کا یہ شعرِ غریب
سمجھ رہے ہیں وہ یورپ کو ہم جوار اپنا
ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ قریب!

❀❀❀

قطعہ

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں مری بات
یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہبِ مُلّا و جمادات و نباتات

IQBAL FORUM

رُباعیات

رہ و رسمِ حَرم نامحرمانہ
کلیسا کی ادا سوداگرانہ
تبرُّک ہے مرا پیراہنِ چاک
نہیں اہلِ جُنوں کا یہ زمانہ

❀❀❀

ظلامِ بحر میں کھو کر سنبھل جا
تڑپ جا پیچ کھا کھا کر بدل جا
نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

❀❀❀

مکانی ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں
جہاں بیں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں
وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتا دیں میں کہاں ہوں!

IQBAL FORUM

خودی کی خلوتوں میں گُم رہا مَیں
خدا کے سامنے گویا نہ تھا مَیں
نہ دیکھا آنکھ اُٹھا کر جلوۂ دوست
قیامت میں تماشا بن گیا میں!

❀❀❀

پریشاں کاروبارِ آشنائی
پریشاں تر مری رنگیں نوائی!
کبھی میں ڈھونڈتا ہوں لذّتِ وصل
خوش آتا ہے کبھی سوزِ جدائی!

❀❀❀

یقیں، مثلِ خلیل آتش نشینی
یقیں، اللہ مستی، خود گزینی
سُن، اے تہذیبِ حاضر کے گرفتار
غلامی سے بتر ہے بے یقینی

❀❀❀

عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے
حَرم کا راز توحیدِ اُمم ہے

IQBAL FORUM

تہی وحدت سے ہے اندیشۂ غرب
کہ تہذیبِ فرنگی بے حَرَم ہے

❀❀❀

کوئی دیکھے تو میری نَے نوازی
نَفَس ہندی، مقامِ نغمہ تازی
نگہ آلودۂ اندازِ افرنگ
طبیعت غزنوی، قسمت ایازی!

❀❀❀

ہر اک ذرّے میں ہے شاید مکیں دل
اسی جَلوت میں ہے خَلوت نشیں دل
اسیرِ دوش و فردا ہے ولیکن
غلامِ گردشِ دوراں نہیں دل

❀❀❀

ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بے باکی نہیں ہے

IQBAL FORUM

❀❀❀

نہ مؤمن ہے نہ مؤمن کی امیری
رہا صُوفی، گئی روشن ضمیری
خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری!

❀❀❀

خودی کی جلوتوں میں مُصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کِبریائی
زمین و آسمان و کُرسی و عرش
خودی کی زد میں ہے ساری خدائی!

❀❀❀

نگہ اُلجھی ہوئی ہے رنگ و بُو میں
خِرد کھوئی گئی ہے چار سُو میں
نہ چھوڑ اے دل فغانِ صبحگاہی
اماں شاید ملے ''اللہ ھُو'' میں!

❀❀❀

IQBAL FORUM

جمالِ عشق و مستی نے نوازی!
جلالِ عشق و مستی بے نیازی
کمالِ عشق و مستی ظرفِ حیدرؓ
زوالِ عشق و مستی حرفِ رازی!

❀❀❀

وہ میرا رونقِ محفل کہاں ہے
مری بجلی، مرا حاصل کہاں ہے
مقام اُس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقامِ دل کہاں ہے!

❀❀❀

سوارِ ناقہ و محمل نہیں مَیں
نشانِ جادہ ہوں، منزل نہیں مَیں
مری تقدیر ہے خاشاک سوزی
فقط بجلی ہوں میں، حاصل نہیں مَیں

❀❀❀

ترے سینے میں دَم ہے، دِل نہیں ہے
ترا دَم گرمیِ محفل نہیں ہے

IQBAL FORUM

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نُور
چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے

❀❀❀

ترا جوہر ہے نوری، پاک ہے تُو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تُو
ترے صیدِ زبُوں افرشتہ و حُور
کہ شاہینِ شہِ لولاکؐ ہے تُو!

❀❀❀

محبّت کا جُنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خُوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندرُوں باقی نہیں ہے

❀❀❀

خودی کے زور سے دُنیا پہ چھا جا
مقامِ رنگ و بو کا راز پا جا
برنگِ بحر ساحل آشنا رہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

IQBAL FORUM

❀❀❀

چمن میں رختِ گُل شبنم سے تر ہے
سمن ہے، سبزہ ہے، بادِ سحر ہے
مگر ہنگامہ ہو سکتا نہیں گرم
یہاں کا لالہ بے سوزِ جگر ہے

❀❀❀

خرد سے راہرو روشن بَصَر ہے
خِرد کیا ہے، چراغِ رہ گزر ہے
دورنِ خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغِ رہ گزر کو کیا خبر ہے!

❀❀❀

جوانوں کو مری آہ سَحَر دے
پھر اِن شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا! آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

❀❀❀

IQBAL FORUM

تری دنیا جہانِ مرغ و ماہی
مری دنیا فُغانِ صبحگاہی
تری دنیا میں میں محکوم و مجبور
مری دنیا میں تیری پادشاہی!

❀❀❀

کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں مَیں
غلامِ طغرل و سنجر نہیں مَیں
جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں مَیں

❀❀❀

وہی اصلِ مکان و لامکاں ہے
مکاں کیا شے ہے، اندازِ بیاں ہے
خِضر کیونکر بتائے، کیا بتائے
اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے

❀❀❀

کبھی آوارہ و بے خانماں عشق
کبھی شاہِ شہاں نوشیرواں عشق

IQBAL FORUM

کبھی میداں میں آتا ہے زرہ پوش
کبھی عُریاں و بے تیغ و سناں عشقِ!

❀❀❀

کبھی تنہائیِ کوہ و دمن عشق
کبھی سوز و سُرور و انجمن عشق
کبھی سرمایۂ محراب و منبر
کبھی مولا علیؓ خیبر شکن عشق

❀❀❀

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریک زمرۂ "لَایَحْزَنُوں" کر
خرد کی گُتھیاں سُلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جُنوں کر!

❀❀❀

یہ نکتہ میں نے سیکھا بُوالحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے
چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بیزار ہو اپنی کرن سے!

IQBAL FORUM

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے
خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے، دل خرد سے!

❀ ❀ ❀

خدائی اہتمامِ خشک و تر ہے
خداوندا! خدائی دردِ سر ہے
ولیکن بندگی، استغفراللہ!
یہ دردِ سر نہیں، دردِ جگر ہے!

❀ ❀ ❀

یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا؟
کہوں کیا ماجرا اِس بے بصر کا
نہ خودبیں، نے خدا بیں، نے جہاں بیں
یہی شہکار ہے تیرے ہُنر کا؟

❀ ❀ ❀

دَمِ عارف نسیمِ صبحدم ہے
اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے

IQBAL FORUM

اگر کوئی شعیب آئے میسّر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

❀❀❀

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل، وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تُو باقی نہیں ہے

❀❀❀

کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی
گیا دورِ حدیثِ 'لن ترانی'
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار
وہی مہدی، وہی آخر زمانی!

❀❀❀

زمانے کی یہ گردش جاودانہ
حقیقت ایک تُو، باقی فسانہ!
کسی نے دوش دیکھا ہے نہ فردا
فقط امروز ہے تیرا زمانہ!

IQBAL FORUM

حکیمی، نامسلمانی خودی کی
کلیمی، رمزِ پنہانی خودی کی
تجھے گر فقر و شاہی کا بتا دوں
غریبی میں نگہبانی خودی کی!

❀❀❀

ترا تن روح سے ناآشنا ہے
عجب کیا! آہ تیری نارسا ہے
تنِ بے رُوح سے بیزار ہے حق
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

❀❀❀

قطعہ

اقبالؔ نے کل اہلِ خیاباں کو سنایا
یہ شعرِ نشاط آور و پُرسوز و طرب ناک
مَیں صورتِ گُل دستِ صبا کا نہیں محتاج
کرتا ہے مرا جوشِ جنوں میری قبا چاک

IQBAL FORUM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعا

(مسجدِ قُرطبہ میں لکھی گئی)

ہے یہی میری نماز، ہے یہی میرا وضُو
میری نواؤں میں ہے میرے جگر کا لہو

صحبتِ اہلِ صفا، نُور و حُضور و سُرور
سرخوش و پُرسوز ہے لالہ لبِ آبجو

راہِ محبّت میں ہے کون کسی کا رفیق
ساتھ مرے رہ گئی ایک مری آرزو

میرا نشیمن نہیں درگہِ میر و وزیر
میرا نشیمن بھی تُو، شاخِ نشیمن بھی تُو

تُجھ سے گریباں مرا مطلعِ صُبحِ نشور
تُجھ سے مرے سینے میں آتشِ 'اللہ ھو'

تُجھ سے مری زندگی سوز و تب و درد و داغ
تُو ہی مری آرزو، تُو ہی مری جُستجو

IQBAL FORUM

پاس اگر تُو نہیں، شہر ہے ویراں تمام
تُو ہے تو آباد ہیں اُجڑے ہوئے کاخ و کُو

پھر وہ شرابِ کہن مجھ کو عطا کر کہ میں
ڈھونڈ رہا ہوں اسے توڑ کے جام و سبُو

چشمِ کرم ساقیا! دیر سے ہیں منتظر
جلوتیوں کے سبُو، خلوتیوں کے کدُو

تیری خدائی سے ہے میرے جُنوں کو گِلہ
اپنے لیے لامکاں، میرے لیے چار سُو!

فلسفہ و شعر کی اور حقیقت ہے کیا
حرفِ تمنا، جسے کہہ نہ سکیں رُوبرو

مَسجدِ قُرطُبہ

(ہسپانیہ کی سرزمین، بالخصوص قُرطُبہ میں لکھی گئی)

سِلسلۂ روز و شب، نقش گرِ حادثات
سِلسلۂ روز و شب، اصلِ حیات و ممات

IQBAL FORUM

سِلسلۂ روز و شب، تارِ حریرِ دو رَنگ
جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات
سِلسلۂ روز و شب، سازِ ازل کی فُغاں
جس سے دکھاتی ہے ذات زِیر و بمِ ممکنات
تُجھ کو پرکھتا ہے یہ، مجھ کو پرکھتا ہے یہ
سِلسلۂ روز و شب، صیرفیِ کائنات
تُو ہو اگر کم عیار، مَیں ہوں اگر کم عیار
موت ہے تیری برات، موت ہے میری برات
تیرے شب و روز کی اور حقیقت ہے کیا
ایک زمانے کی رَو جس میں نہ دن ہے نہ رات
آنی و فانی تمام معجزہ ہائے ہُنر
کارِ جہاں بے ثبات، کارِ جہاں بے ثبات!

اوّل و آخر فنا، باطن و ظاہر فنا
نقشِ کُہن ہو کہ نَو، منزلِ آخر فنا

ہے مگر اِس نقش میں رنگِ ثباتِ دوام
جس کو کِیا ہو کسی مردِ خُدا نے تمام

IQBAL FORUM

مردِ خُدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصلِ حیات، موت ہے اس پر حرام
تُند و سُبک سَیر ہے گرچہ زمانے کی رَو
عشق خود اک سَیل ہے، سَیل کو لیتا ہے تھام
عشق کی تقویم میں عصرِ رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام
عشق دمِ جبرئیل، عشق دِلِ مصطفیٰؐ
عشق خدا کا رسول، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گِل تابناک
عشق ہے صہبائے خام، عشق ہے کاسُ الکرام
عشق فقیہِ حرم، عشق امیرِ جُنود
عشق ہے ابن السبیل، اِس کے ہزاروں مقام

عشق کے مضراب سے نغمۂ تارِ حیات
عشق سے نورِ حیات، عشق سے نارِ حیات

اے حرمِ قُرطُبہ! عشق سے تیرا وجود
عشق سراپا دوام، جس میں نہیں رفت و بود

IQBAL FORUM

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود
قطرۂ خونِ جگر سِل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود
تیری فضا دل فروز، میری نوا سینہ سوز
تجھ سے دِلوں کا حضور، مجھ سے دِلوں کی کشود
عرشِ معلّٰی سے کم سینۂ آدم نہیں
گرچہ کفِ خاک کی حد ہے سپہرِ کبود
پیکرِ نوری کو ہے سجدہ میسّر تو کیا
اس کو میسّر نہیں سوز و گدازِ سجود
کافرِ ہندی ہوں میں، دیکھ مرا ذوق و شوق
دل میں صلوٰۃ و دُرود، لب پہ صلوٰۃ و درود

شوق مری لَے میں ہے، شوق مری نَے میں ہے
نغمۂ ''اللہ ھُو'' میرے رگ و پَے میں ہے

تیرا جلال و جمال، مردِ خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل، تو بھی جلیل و جمیل

IQBAL FORUM

تیری بنا پائدار، تیرے سُتوں بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجومِ نخیل
تیرے در و بام پر وادیِ ایمن کا نور
تیرا منارِ بلند جلوہ گہِ جبرئیل
مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیمؑ و خلیلؑ
اس کی زمیں بے حدود، اس کا اُفق بے ثُغور
اس کے سمندر کی موج، دجلہ و دینوب و نیل
اس کے زمانے عجیب، اس کے فسانے غریب
عہدِ کُہن کو دیا اِس نے پیامِ رحیل
ساقیِ اربابِ ذوق، فارسِ میدانِ شوق
بادہ ہے اس کا رحیق، تیغ ہے اِس کی اصیل
مردِ سپاہی ہے وہ، اس کی زرہ 'لا اِلٰہ'
سایۂ شمشیر میں اس کی پنہ 'لا اِلٰہ'
تُجھ سے ہُوا آشکار بندۂ مؤمن کا راز
اس کے دنوں کی تپش، اس کی شبوں کا گداز

IQBAL FORUM

اس کا مقامِ بلند، اِس کا خیالِ عظیم
اس کا سرُور اس کا شوق، اس کا نیاز اس کا ناز
ہاتھ ہے اللہ کا، بندۂ مؤمن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کار کُشا، کارساز
خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دِلِ بے نیاز
اس کی اُمیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب، اس کی نگہ دل نواز
نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز
نقطۂ پُرکارِ حق، مردِ خدا کا یقیں
اور یہ عالم تمام وہم و طلسم و مجاز

عقل کی منزل ہے وہ، عشق کا حاصل ہے وہ
حلقۂ آفاق میں گرمیِ محفل ہے وہ
کعبۂ اربابِ فن! سطوتِ دینِ مُبیں
تجھ سے حرم مرتبت اندلسیوں کی زمیں

IQBAL FORUM

ہے تہِ گردُوں اگر حُسن میں تیری نظیر
قلبِ مسلماں میں ہے، اور نہیں ہے کہیں
آہ وہ مردانِ حق! وہ عَرَبی شہسوار
حاملِ خُلقِ عظیم، صاحبِ صدق و یقیں
جن کی حکومت سے ہے فاش یہ رمزِ غریب
سلطنتِ اہلِ دل فقر ہے، شاہی نہیں
جن کی نگاہوں نے کی تربیتِ شرق و غرب
ظُلمتِ یورپ میں تھی جن کی خرد راہ بیں
جن کے لہو کی طفیل آج بھی ہیں اندلسی
خوش دل و گرم اختلاط، سادہ و روشن جبیں
آج بھی اس دیس میں عام ہے چشمِ غزال
اور نگاہوں کے تیر آج بھی ہیں دِل نشیں

بوئے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے
رنگِ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے
دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں، آسماں!
آہ! کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں

IQBAL FORUM

کون سی وادی میں ہے، کون سی منزل میں ہے
عشقِ بلا خیز کا قافلۂ سخت جاں!
دیکھ چکا المنیٰ شورشِ اصلاحِ دیں
جس نے نہ چھوڑے کہیں نقشِ کُہن کے نشاں!
حرفِ غلط بن گئی عصمتِ پیرِ کُنشت
اور ہوئی فکر کی کشتیِ نازک رواں
چشمِ فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگرگُوں ہوا مغربیوں کا جہاں
مِلّتِ رومی نژاد کُہنہ پرستی سے پیر
لذّتِ تجدید سے وہ بھی ہوئی پھر جواں
رُوحِ مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
رازِ خدائی ہے یہ کہہ نہیں سکتی زباں
دیکھیے اِس بحر کی تہ سے اُچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا!
وادیِ کہسار میں غرقِ شفق ہے سحاب
لعلِ بدخشاں کے ڈھیر چھوڑ گیا آفتاب

IQBAL FORUM

سادہ و پُرسوز ہے دُخترِ دہقاں کا گیت
کشتیِ دل کے لیے سیل ہے عہدِ شباب
آبِ روانِ کبیر[1] تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالمِ نَو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نِگاہوں میں ہے اِس کی سَحر بے حجاب
پردہ اُٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب
جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی
روحِ اُمَم کی حیات کشمکشِ انقلاب
صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب
نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

❀❀❀

[1] وادالکبیر: قُرطبہ کا مشہور دریا جس کے قریب ہی مسجدِ قُرطبہ واقع ہے۔

IQBAL FORUM

قیدخانے میں معتمد کی فریاد

معتمد اشبیلیہ کا بادشاہ اور عربی شاعر تھا۔ ہسپانیہ کے ایک حکمران نے اِس کو شکست دے کر قید میں ڈال دیا تھا۔ معتمد کی نظمیں انگریزی میں ترجمہ ہو کر ''وزڈم آف دی ایسٹ سیریز'' میں شائع ہو چکی ہیں۔

اک فغانِ بے شرر سینے میں باقی رہ گئی
سوز بھی رخصت ہُوا، جاتی رہی تاثیر بھی
مردِ حر زنداں میں ہے بے نیزہ و شمشیر آج
میں پشیماں ہوں، پشیماں ہے مری تدبیر بھی
خود بخود زنجیر کی جانب کھِنچا جاتا ہے دل
تھی اسی فولاد سے شاید مری شمشیر بھی
جو مری تیغِ دو دَم تھی، اب مری زنجیر ہے
شوخ و بے پروا ہے کتنا خالقِ تقدیر بھی!

❀❀❀

IQBAL FORUM

عبدالرحمٰن اوّل کا بویا ہوا کھجور کا پہلا درخت

سرزمینِ اندلس میں

یہ اشعار جو عبدالرحمٰن اوّل کی تصنیف سے ہیں، ''تاریخ المقری'' میں درج ہیں۔ مندرجہ ذیل اردو نظم اِن کا آزاد ترجمہ ہے۔ (درخت مذکور مدینۃ الزہراء میں بویا گیا تھا۔)

میری آنکھوں کا نُور ہے تُو میرے دِل کا سُرور ہے تُو
اپنی وادی سے دور ہوں مَیں میرے لیے نخلِ طُور ہے تُو
مغرب کی ہوا نے تُجھ کو پالا صحرائے عرب کی حُور ہے تُو
پردیس میں ناصبور ہوں میں پردیس میں ناصبور ہے تُو
غربت کی ہوا میں بارور ہو
ساقی تیرا نمِ سحر ہو

عالم کا عجیب ہے نظارہ دامانِ نگہ ہے پارہ پارہ
ہمّت کو شناوری مبارک! پیدا نہیں بحر کا کنارہ
ہے سوزِ دُروں سے زندگانی اُٹھتا نہیں خاک سے شرارہ
صُبحِ غربت میں اور چمکا ٹوٹا ہوا شام کا ستارہ

IQBAL FORUM

مؤمن کے جہاں کی حد نہیں ہے
مؤمن کا مقام ہر کہیں ہے

❀❀❀

ہسپانیہ

(ہسپانیہ کی سرزمین میں لکھے گئے)

(واپس آتے ہوئے)

ہسپانیہ تو خونِ مسلماں کا امیں ہے
مانندِ حرم پاک ہے تُو میری نظر میں
پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری بادِ سحَر میں
روشن تھیں ستاروں کی طرح ان کی سنانیں
خیمے تھے کبھی جن کے ترے کوہ و کمر میں
پھر تیرے حسینوں کو ضرورت ہے حِنا کی؟
باقی ہے ابھی رنگ مرے خونِ جگر میں!
کیونکر خس و خاشاک سے دَب جائے مسلماں
مانا' وہ تب و تاب نہیں اِس کے شرر میں

IQBAL FORUM

غرناطہ بھی دیکھا مری آنکھوں نے ولیکن
تسکینِ مسافر نہ سفر میں نہ حَضَر میں
دیکھا بھی دکھایا بھی، سُنایا بھی سُنا بھی
ہے دل کی تسلّی نہ نظر میں، نہ خبر میں!

❀❀❀

طارق کی دُعا

(اُندلس کے میدانِ جنگ میں)

یہ غازی، یہ تیرے پُراسرار بندے — جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم اِن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا — سمٹ کر پہاڑ اِن کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن — نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کُشائی

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے اِس کو خونِ عرب سے

کِیا تُو نے صحرا نشینوں کو یکتا — خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو — وہ سوز اس نے پایا انہی کے جگر میں
کُشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اِس کو — ہلاکت نہیں موت اِن کی نظر میں

IQBAL FORUM

دلِ مردِ مؤمن میں پھر زندہ کر دے وہ بجلی کہ تھی نعرۂ ''لاتذر'' میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے!

❀❀❀

لینن

(خدا کے حضور میں)

اے اَنفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
حق یہ ہے کہ ہے زندہ و پائندہ تری ذات
میں کیسے سمجھتا کہ تُو ہے یا کہ نہیں ہے
ہر دَم متغیّر تھے خِرد کے نظریّات
محرم نہیں فطرت کے سرودِ ازلی سے
بینائے کواکب ہو کہ دانائے نباتات
آج آنکھ نے دیکھا تو وہ عالم ہوا ثابت
میں جس کو سمجھتا تھا کلیسا کے خرافات

IQBAL FORUM

ہم بندِ شب و روز میں جکڑے ہوئے بندے
تُو خالقِ اعصار و نگارندۂ آنات!
اک بات اگر مجھ کو اجازت ہو تو پوچھوں
حل کر نہ سکے جس کو حکیموں کے مقالات
جب تک میں جیا خیمۂ افلاک کے نیچے
کانٹے کی طرح دل میں کھٹکتی رہی یہ بات
گُفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات
وہ کون سا آدم ہے کہ تو جس کا ہے معبود
وہ آدمِ خاکی کہ جو ہے زیرِ سماوات؟
مشرق کے خداوند سفیدانِ فرنگی
مغرب کے خداوند درخشندہ فِلزّات
یورپ میں بہت روشنیِ علم و ہُنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
رعنائیِ تعمیر میں، رونق میں، صفا میں
گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کی عمارات

IQBAL FORUM

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جُوا ہے
سُود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات
یہ عِلم، یہ حکمت، یہ تدبُّر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیمِ مساوات
بے کاری و عُریانی و مے خواری و اِفلاس
کیا کم ہیں فرنگی مَدنیّت کے فتوحات؟
وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم
حد اُس کے کمالات کی ہے برق و بخارات
ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروّت کو کُچل دیتے ہیں آلات
آثار تو کچھ کچھ نظر آتے ہیں کہ آخر
تدبیر کو تقدیر کے شاطر نے کیا مات
میخانے کی بنیاد میں آیا ہے تزلزُل
بیٹھے ہیں اِسی فکر میں پیرانِ خرابات
چہروں پہ جو سرخی نظر آتی ہے سرِ شام
یا غازہ ہے یا ساغر و مِینا کی کرامات

IQBAL FORUM

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات
کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دُنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات!

❀❀❀

فرشتوں کا گیت

عقل ہے بے زمام ابھی، عشق ہے بے مقام ابھی
نقش گرِ ازل! ترا نقش ہے ناتمام ابھی
خلقِ خدا کی گھات میں رند و فقیہہ و میر و پیر
تیرے جہاں میں ہے وہی گردشِ صبح و شام ابھی
تیرے امیر مال مست، تیرے فقیر حال مست
بندہ ہے کوچہ گرد ابھی، خواجہ بلند بام ابھی
دانش و دین و علم و فن بندگیِ ہوس تمام
عشقِ گرہ کُشائے کا فیض نہیں ہے عام ابھی

IQBAL FORUM

جوہرِ زندگی ہے عشق، جوہرِ عشق ہے خودی
آہ کہ ہے یہ تیغِ تیز پردگیِ نیام ابھی!

فرمانِ خدا

(فرشتوں سے)

اُٹھو! مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کُنجشکِ فرو مایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سلطانیِ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے، مٹا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسّر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو
کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اُٹھا دو

IQBAL FORUM

حق را بسجودے صنماں را بطوافے
بہتر ہے چراغِ حرم و دَیر بجھا دو
میں ناخوش و بیزار ہوں مَرمَر کی سِلوں سے
میرے لیے مٹّی کا حرم اور بنا دو
تہذیبِ نوی کار گہِ شیشہ گراں ہے
آدابِ جنُوں شاعرِ مشرق کو سکھا دو!

❀❀❀

ذوق وشوق

(ان اشعار میں سے اکثر فلسطین میں لکھے گئے)

'دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں تہی دست رفتن سُوئے دوستاں'

قلب ونظر کی زندگی دشت میں صُبح کا سماں
چشمۂ آفتاب سے نُور کی ندیاں رواں
حُسنِ ازل کی ہے نمود چاک ہے پردۂ وجود
دل کے لیے ہزار سُود ایک نِگاہ کا زیاں

IQBAL FORUM

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب
کوہِ اِضم کو دے گیا رنگ برنگ طَیلساں
گرد سے پاک ہے ہوا، برگِ نخیل دُھل گئے
ریگِ نواحِ کاظمہ نرم ہے مثلِ پرنیاں
آگ بجھی ہوئی اِدھر، ٹوٹی ہوئی طناب اُدھر
کیا خبر اِس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں
آئی صدائے جبرئیل، تیرا مقام ہے یہی
اہلِ فراق کے لیے عیشِ دوام ہے یہی
کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لیے مئے حیات
کُہنہ ہے بزمِ کائنات، تازہ ہیں میرے واردات
کیا نہیں اور غزنوی کارگہِ حیات میں!
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات
ذکرِ عرب کے سوز میں، فکرِ عجم کے ساز میں
نَے عَربی مشاہدات، نَے عجمی تخیُّلات!
قافلۂ حجاز میں ایک حُسینؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

IQBAL FORUM

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بت کدۂ تصوّرات
صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق، صبرِ حسینؓ بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حُنین بھی ہے عشق

آیۂ کائنات کا معنیِ دیر یاب تُو!
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بُو!
جلوہ تیانِ مدرسہ کورنگاہ و مردہ ذوق
خلوہ تیانِ مے کدہ کم طلب و تہی کدُو!
میں کہ مری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سراغ
میری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جُستجو
بادِ صبا کی موج سے نشوونمائے خار و خس
میرے نفَس کی موج سے نشوونمائے آرزو
خونِ دل و جگر سے ہے میری نوا کی پرورش
ہے رگِ ساز میں رواں صاحبِ ساز کا لہو

فرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کُن گیسوئے تابدار را

IQBAL FORUM

لوح بھی تُو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود!
فقرِ جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے!
عقلِ غیاب و جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے
تیری نظر میں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب
مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے علم نخیلِ بے رُطب
تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰؐ، عقل تمام بُولہب

IQBAL FORUM

گاہ بہ حیلہ می بردٗ گاہ بزور می کشد!
عشق کی ابتدا عجب، عشق کی انتہا عجب
عالمِ سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگِ آرزو، ہجر میں لذّتِ طلب
عینِ وصال میں مجھے حوصلۂ نظر نہ تھا
گرچہ بہانہ جُو رہی میری نِگاہِ بے ادب
گرمیِ آرزو فراق، شورشِ ہاؤ وہُو فراق
موج کی جُستجو فراق، قطرے کی آبرو فراق

❀❀❀

پَروانہ اور جُگنو

پَروانہ

پروانے کی منزل سے بہت دُور ہے جُگنو
کیوں آتشِ بے سوز پہ مغرور ہے جُگنو

IQBAL FORUM

جُگنو

اللہ کا سو شُکر کہ پروانہ نہیں میں
دریُوزہ گرِ آتشِ بیگانہ نہیں میں

❀❀❀

جاوید کے نام

خودی کے ساز میں ہے عمرِ جاوداں کا سُراغ
خودی کے سوز سے روشن ہیں اُمتوں کے چراغ
یہ ایک بات کہ آدم ہے صاحبِ مقصود
ہزار گُونہ فروغ و ہزار گُونہ فراغ!
ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی
خراب کر گئی شاہیں بچے کو صحبتِ زاغ
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ

IQBAL FORUM

ٹھہر سکا نہ کسی خانقاہ میں اقبالؔ
کہ ہے ظریف و خوش اندیشہ و شگفتہ دماغ

❀❀❀

گدائی

مے کدے میں ایک دن اک رندِ زیرک نے کہا
ہے ہمارے شہر کا والی گدائے بے حیا
تاج پہنایا ہے کس کی بے کُلاہی نے اسے
کس کی عُریانی نے بخشی ہے اُسے زرّیں قبا
اس کے آبِ لالہ گُوں کی خونِ دہقاں سے کشید
تیرے میرے کھیت کی مٹّی ہے اِس کی کیمیا
اس کے نعمت خانے کی ہر چیز ہے مانگی ہوئی
دینے والا کون ہے، مردِ غریب و بے نوا!
مانگنے والا گدا ہے، صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے، میر و سُلطاں سب گدا!

(ماخوذ از انوریؔ)

❀❀❀

IQBAL FORUM

مُلّا اور بہشت

مَیں بھی حاضر تھا وہاں ضبطِ سخن کر نہ سکا
حق سے جب حضرتِ مُلّا کو ملا حکمِ بہشت
عرض کی میں نے' الٰہی! مری تقصیر معاف
خوش نہ آئیں گے اسے حُور و شراب و لبِ کِشت
نہیں فردوس مقامِ جدَل و قال و اقول
بحث و تکرار اِس اللہ کے بندے کی سرشت
ہے بد آموزیِ اقوام و ملَل کام اِس کا
اور جنّت میں نہ مَسجِد' نہ کلیسا' نہ کُنِشت!

❀❀❀

دین و سیاست

کلیسا کی بنیاد رہبانیّت تھی — سماتی کہاں اِس فقیری میں میری
خصومت تھی سلطانی و راہبی میں — کہ وہ سر بلندی ہے' یہ سر بزیری
سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا — چلی کچھ نہ پیرِ کلیسا کی پیری

IQBAL FORUM

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی ہَوَس کی امیری، ہَوَس کی وزیری
دُوئی ملک و دیں کے لیے نامرادی دُوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری!
اسی میں حفاظت ہے اِنسانیّت کی
کہ ہوں ایک جُنیدی و اردشیری

❀❀❀

اَلاَرضُ لِلّٰہ

پالتا ہے بیج کو مٹّی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھّم سے بادِ سازگار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟
کس نے بھردی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے اِنقلاب؟
دِہ خُدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں
تیرے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں

❀❀❀

IQBAL FORUM

ایک نوجوان کے نام

ترے صوفے ہیں افرنگی، ترے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رُلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی
امارت کیا، شکوہِ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
نہ زورِ حیدری تجھ میں، نہ استغنائے سلمانی
نہ ڈھونڈ اِس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلّی میں
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
اُمیدِ مردِ مؤمن ہے خدا کے راز دانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

❀❀❀

IQBAL FORUM

نصیحت

بچۂ شاہیں سے کہتا تھا عقابِ سالخورد
اے ترے شہپر پہ آساں رفعتِ چرخِ بریں
ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں
جو کبوتر پر جھپٹنے میں مزا ہے اے پسر!
وہ مزا شاید کبوتر کے لہو میں بھی نہیں

❀❀❀

لالۂ صحرا

یہ گنبدِ مینائی، یہ عالمِ تنہائی
مجھ کو تو ڈراتی ہے اِس دشت کی پہنائی
بھٹکا ہُوا راہی میں، بھٹکا ہُوا راہی تُو
منزل ہے کہاں تیری اے لالۂ صحرائی!

IQBAL FORUM

خالی ہے کلیموں سے یہ کوہ و کمر ورنہ
تو شعلۂ سینائی، میں شعلۂ سینائی!
تو شاخ سے کیوں پھوٹا، میں شاخ سے کیوں ٹوٹا
اک جذبۂ پیدائی، اک لذّتِ یکتائی!
غوّاصِ محبّت کا اللہ نگہباں ہو
ہر قطرۂ دریا میں دریا کی ہے گہرائی
اُس موج کے ماتم میں روتی ہے بھنور کی آنکھ
دریا سے اُٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی
ہے گرمیِ آدم سے ہنگامۂ عالَم گرم
سورج بھی تماشائی، تارے بھی تماشائی
اے بادِ بیابانی! مجھ کو بھی عنایت ہو
خاموشی و دِل سوزی، سرمستی و رعنائی!

❀❀❀

ساقی نامہ

ہُوا خیمہ زن کاروانِ بہار! اِرَم بن گیا دامنِ کوہسار!
گُل و نرگس و سوسن و نسترن! شہیدِ ازَل لالہ خونیں کفن!

IQBAL FORUM

جہاں چھُپ گیا پردۂ رنگ میں لہو کی ہے گردش رگِ سنگ میں
فضا نیلی نیلی، ہوا میں سرُور ٹھہرتے نہیں آشیاں میں طیور
وہ جوئے کُہستاں اچکتی ہوئی اٹکتی، لچکتی، سرکتی ہوئی!
اُچھلتی، پھسلتی، سنبھلتی ہوئی بڑے پیچ کھا کر نکلتی ہوئی
رکے جب تو سِل چیر دیتی ہے یہ پہاڑوں کے دِل چیر دیتی ہے یہ
ذرا دیکھ اَے ساقیِ لالہ فام! سناتی ہے یہ زِندگی کا پیام
پلا دے مجھے وہ مئے پردہ سوز کہ آتی نہیں فصلِ گُل روز روز!
وہ مے جس سے روشن ضمیرِ حیات وہ مے جس سے ہے مستیِ کائنات!
وہ مے جس میں ہے سوزِ وسازِ ازل وہ مے جس سے کُھلتا ہے رازِ ازل

اُٹھا ساقیا پردہ اِس راز سے!
لڑا دے ممولے کو شہباز سے

زمانے کے انداز بدلے گئے! نیا راگ ہے، ساز بدلے گئے
ہوا اِس طرح فاش رازِ فرنگ کہ حیرت میں ہے شیشہ بازِ فرنگ
پرانی سیاست گری خوار ہے زمیں میر و سُلطاں سے بیزار ہے
گیا دورِ سرمایہ داری، گیا تماشا دکھا کر مداری گیا
گراں خواب چینی سنبھلنے لگے ہمالہ کے چشمے اُبلنے لگے
دلِ طورِ سینا و فاراں دو نیم تجلّی کا پھر منتظر ہے کلیم!
مسلماں ہے توحید میں گرم جوش مگر دل ابھی تک ہے زُنّار پوش

IQBAL FORUM

تمدُّن، تصوُّف، شریعت، کلام بتانِ عجم کے پُجاری تمام!
حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ اُمت روایات میں کھو گئی
لبھاتا ہے دل کو کلامِ خطیب مگر لذّتِ شوق سے بے نصیب!
بیاں اِس کا منطق سے سلجھا ہُوا لغت کے بکھیڑوں میں اُلجھا ہوا
وہ صُوفی کہ تھا خدمتِ حق میں مرد محبّت میں یکتا، حمیّت میں فرد
عجم کے خیالات میں کھو گیا یہ سالک مقامات میں کھو گیا

بجھی عشق کی آگ، اندھیر ہے
مسلماں نہیں، راکھ کا ڈھیر ہے

شرابِ کُہن پھر پلا ساقیا وہی جام گردش میں لا ساقیا!
مجھے عشق کے پر لگا کر اُڑا مری خاک جگنو بنا کر اُڑا
خِرد کو غلامی سے آزاد کر جوانوں کو پیروں کا اُستاد کر
ہری شاخِ مِلّت ترے نم سے ہے نَفَس اِس بدن میں ترے دم سے ہے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے دلِ مرتضیٰؓ سوزِ صدیقؓ دے
جگر سے وہی تیر پھر پار کر تمنّا کو سینوں میں بیدار کر
ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر
جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے مرا عشق، میری نظر بخش دے
مری ناؤ گردابؔ سے پار کر یہ ثابت ہے تو اِس کو سیّار کر
بتا مجھ کو اسرارِ مرگ و حیات کہ تیری نگاہوں میں ہے کائنات

IQBAL FORUM

مرے دیدۂ تر کی بے خوابیاں مرے دل کی پوشیدہ بے تابیاں
مرے نالۂ نیم شب کا نیاز مری خلوت و انجمن کا گداز
اُمنگیں مری، آرزوئیں مری اُمیدیں مری، جستجوئیں مری
مری فطرت آئینۂ روزگار غزالانِ افکار کا مرغزار
مرا دل، مری رزم گاہِ حیات گمانوں کے لشکر، یقیں کا ثبات
یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر

مرے قافلے میں لُٹا دے اسے
لُٹا دے، ٹھکانے لگا دے اسے!

دَما دَم رواں ہے یمِ زندگی ہر اک شے سے پیدا رمِ زندگی
اسی سے ہوئی ہے بدن کی نمود کہ شعلے میں پوشیدہ ہے موجِ دُود
گراں گرچہ ہے صحبتِ آب و گِل خوش آئی اُسے محنتِ آب و گِل
یہ ثابت بھی ہے اور سیّار بھی عناصر کے پھندوں سے بیزار بھی
یہ وحدت ہے کثرت میں ہر دم اسیر مگر ہر کہیں بے چگوں، بے نظیر
یہ عالَم، یہ بُت خانۂ شش جہات اسی نے تراشا ہے یہ سومنات
پسند اِس کو تکرار کی خُو نہیں! کہ تُو مَیں نہیں، اور میں تُو نہیں
من و تُو سے ہے انجمن آفریں مگر عینِ محفل میں خلوت نشیں!
چمک اِس کی بجلی میں، تارے میں ہے یہ چاندی میں، سونے میں، پارے میں ہے
اسی کے بیاباں، اسی کے ببُول! اسی کے ہیں کانٹے، اسی کے ہیں پھُول

IQBAL FORUM

کہیں اس کی طاقت سے کُہسار چُور کہیں اس کے پھندے میں جبریلؑ و حُور!
کہیں جُرّہ شاہینِ سیماب رنگ لہُو سے چکوروں کے آلُودہ چنگ
کبوتر کہیں آشیانے سے دُور
پھڑکتا ہوا جال میں ناصبُور

فریبِ نظر ہے سکون و ثبات تڑپتا ہے ہر ذرّۂ کائنات
ٹھہرتا نہیں کاروانِ وجود کہ ہر لحظہ ہے تازہ شانِ وجود
سمجھتا ہے تو راز ہے زندگی فقط ذوقِ پرواز ہے زندگی
بہت اس نے دیکھے ہیں پست و بلند سفر اِس کو منزل سے بڑھ کر پسند
سفر زندگی کے لیے برگ و ساز سفر ہے حقیقت، حَضَر ہے مجاز
اُلجھ کے سلجھنے میں لذّت اسے تڑپنے پھڑکنے میں راحت اسے
ہُوا جب اُسے سامنا موت کا کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا
اُتر کر جہانِ مکافات میں رہی زندگی موت کی گھات میں
مذاقِ دوئی سے بنی زوج زوج اُٹھی دشت و کُہسار سے فوج فوج
گل اس شاخ سے ٹوٹتے بھی رہے اسی شاخ سے پھوٹتے بھی رہے
سمجھتے ہیں ناداں اُسے بے ثبات ابھرتا ہے مِٹ مِٹ کے نقشِ حیات
بڑی تیز جولاں، بڑی زُود رس ازَل سے ابَد تک رمِ یک نفَس
زمانہ کہ زنجیرِ ایّام ہے
دَموں کے الٹ پھیر کا نام ہے

IQBAL FORUM

یہ موجِ نفس کیا ہے تلوار ہے — خودی کیا ہے، تلوار کی دھار ہے
خودی کیا ہے، رازِ درونِ حیات — خودی کیا ہے، بیداریِ کائنات
خودی جلوہ بدمست و خلوت پسند — سمندر ہے اک بوند پانی میں بند
اندھیرے اُجالے میں ہے تابناک — من و تُو میں پیدا، من و تُو سے پاک
ازل اس کے پیچھے، ابد سامنے — نہ حد اس کے پیچھے، نہ حد سامنے
زمانے کے دریا میں بہتی ہوئی — ستم اِس کی موجوں کے سہتی ہوئی
تجسّس کی راہیں بدلتی ہوئی — دما دم نگاہیں بدلتی ہوئی
سُبک اِس کے ہاتھوں میں سنگِ گراں — پہاڑ اِس کی ضربوں سے ریگِ رواں
سفر اِس کا انجام و آغاز ہے — یہی اِس کی تقویم کا راز ہے
کرن چاند میں ہے، شرر سنگ میں — یہ بے رنگ ہے ڈوب کر رنگ میں
اسے واسطہ کیا کم و بیش سے — نشیب و فراز و پس و پیش سے
ازل سے ہے یہ کشمکش میں اسیر — ہوئی خاکِ آدم میں صورت پذیر

خودی کا نشیمن ترے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے

خودی کے نگہباں کو ہے زہرِ ناب — وہ ناں جس سے جاتی رہے اِس کی آب
وہی ناں ہے اِس کے لیے ارجمند — رہے جس سے دُنیا میں گردن بلند
فرو فالِ محمود سے درگزر — خودی کو نگہ رکھ، ایازی نہ کر
وہی سجدہ ہے لائقِ اہتمام — کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام

IQBAL FORUM

یہ عالمٗ یہ ہنگامۂ رنگ و صوت
یہ عالمٗ یہ بت خانۂ چشم و گوش
خودی کی یہ ہے منزلِ اوّلیں
تری آگ اِس خاک داں سے نہیں
بڑھے جا یہ کوہِ گراں توڑ کر
خودی شیرِ مولاٗ جہاں اس کا صید
جہاں اور بھی ہیں ابھی بے نمود
ہر اک منتظر تیری یلغار کا
یہ ہے مقصدِ گردشِ روزگار
تُو ہے فاتحِ عالمِ خوب و زِشت
حقیقت پہ ہے جامۂ حرف تنگ
فروزاں ہے سینے میں شمعِ نفَس

یہ عالم کہ ہے زیرِ فرمانِ موت
جہاں زندگی ہے فقط خورد و نوش
مسافر! یہ تیرا نشیمن نہیں
جہاں تُجھ سے ہے، تو جہاں سے نہیں
طلسمِ زمان و مکاں توڑ کر
زمیں اس کی صید، آسماں اس کا صید
کہ خالی نہیں ہے ضمیرِ وجود
تری شوخیِ فکر و کردار کا
کہ تیری خودی تجھ پہ ہو آشکار
تجھے کیا بتاؤں تری سرنوشت
حقیقت ہے آئینۂ گُفتار زنگ
مگر تابِ گفتار کہتی ہے، بس!

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

❀❀❀

IQBAL FORUM

زمانہ

جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا، یہی ہے اِک حرفِ محرمانہ
قریب تر ہے نمود جس کی، اُسی کا مُشتاق ہے زمانہ
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
مَیں اپنی تسبیحِ روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ
ہر ایک سے آشنا ہوں، لیکن جُدا جُدا رسم و راہ میری
کسی کا راکب، کسی کا مَرکب، کسی کو عبرت کا تازیانہ
نہ تھا اگر تُو شریکِ محفل، قصور میرا ہے یا کہ تیرا؟
مرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مئے شبانہ
مرے خم و پیچ کو نجومی کی آنکھ پہچانتی نہیں ہے
ہدف سے بیگانہ تیر اُس کا، نظر نہیں جس کی عارفانہ
شفق نہیں مغربی اُفق پر یہ جوئے خوں ہے، یہ جوئے خوں ہے
طلوعِ فردا کا منتظر رہ کہ دوش و امروز ہے فسانہ
وہ فکرِ گستاخ جس نے عُریاں کیا ہے فطرت کی طاقتوں کو
اسی کی بیتاب بجلیوں سے خطر میں ہے اُس کا آشیانہ
ہوائیں اُن کی، فضائیں اُن کی، سمندر اُن کے، جہاز اُن کے!
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر؟ بھنور ہے تقدیر کا بہانہ

IQBAL FORUM

جہانِ نَو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مُقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ
ہَوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جَلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

❀❀❀

فرشتے آدم کو جنّت سے رُخصت کرتے ہیں

عطا ہوئی ہے تجھے روز و شب کی بیتابی
خبر نہیں کہ تو خاکی ہے یا کہ سیمابی
سُنا ہے، خاک سے تیری نمود ہے، لیکن
تری سرشت میں ہے کوکبی و مہ تابی
جمال اپنا اگر خواب میں بھی تُو دیکھے
ہزار ہوش سے خوشتر تری شکر خوابی
گراں بہا ہے ترا گریۂ سحرگاہی
اسی سے ہے ترے نخلِ کہن کی شادابی
تری نوا سے ہے بے پردہ زندگی کا ضمیر
کہ تیرے ساز کی فطرت نے کی ہے مضرابی

❀❀❀

IQBAL FORUM

روحِ اَرضی آدم کا استقبال کرتی ہے

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ
ایّامِ جدائی کے ستم دیکھ جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکہ بیم و رجا دیکھ!

ہیں تیرے تصرُّف میں یہ بادل یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ یہ صحرا یہ سمندر یہ ہوائیں
تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں
آئینۂ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ!

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دُور سے گردُوں کے ستارے

IQBAL FORUM

ناپید ترے بحرِ تخیّل کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے
تعمیرِ خودی کر، اثرِ آہِ رسا دیکھ!

خورشیدِ جہاں تاب کی ضَو تیرے شرر میں
آباد ہے اک تازہ جہاں تیرے ہُنر میں
جچتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں
جنّت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں
اے پیکرِ گِل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ!

نالندہ ترے عُود کا ہر تار ازل سے!
تُو جنسِ محبّت کا خریدار ازل سے!
تُو پیرِ صنم خانۂ اسرار ازل سے!
محنت کش و خوں ریز و کم آزار ازل سے!
ہے راکبِ تقدیرِ جہاں تیری رضا دیکھ!

❀❀❀

IQBAL FORUM

پیر و مُرید

مُریدِ ہندی

چشمِ بینا سے ہے جاری جوئے خوں علمِ حاضر سے ہے دیں زار و زبوں!

پیرِ رومی

علم را برتن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود

مُریدِ ہندی

اَے امامِ عاشقانِ درد مند! یاد ہے مجھ کو ترا حرفِ بلند
'خشک مغز و خشک تار و خشک پوست
از کجا می آید ایں آوازِ دوست'

دورِ حاضر مستِ چنگ و بے سُرور بے ثبات و بے یقین و بے حضور
کیا خبر اِس کو کہ ہے یہ راز کیا دوست کیا ہے' دوست کی آواز کیا
آہ' یورپ با فروغ و تاب ناک
نغمہ اِس کو کھینچتا ہے سُوئے خاک

IQBAL FORUM

پیرِ رومی

بر سماعِ راست ہر کس چیر نیست
طعمۂ ہر مُرغکے انجیر نیست

مُریدِ ہندی

پڑھ لیے مَیں نے علومِ شرق و غرب روح میں باقی ہے اب تک درد و کرب

پیرِ رومی

دستِ ہر نا اہل بیمارت کند
سُوئے مادر آ کہ تیمارت کند

مُریدِ ہندی

اے نِگہ تیری مرے دِل کی کُشاد کھول مجھ پر نکتۂ حُکمِ جہاد

پیرِ رومی

نقشِ حق را ہم بہ امرِ حق شکن
بر زجاجِ دوست سنگِ دوست زن

IQBAL FORUM

مُریدِ ہندی

ہے نگاہِ خاوراں مسحورِ غرب حُورِ جنّت سے ہے خوشتر حُورِ غرب

پیرِ رومی

ظاہرِ نُقرہ گر اسپید است و نَو
دست و جامہ ہم سیہ گردد ازو!

مُریدِ ہندی

آہ مکتب کا جوانِ گرم خوں! ساحرِ افرنگ کا صیدِ زبوں!

پیرِ رومی

مرغِ پَر نا رُستہ چُوں پرّاں شود
طعمۂ ہر گُربۂ درّاں شود

مُریدِ ہندی

تا کُجا آویزشِ دین و وطن جوہرِ جاں پر مقدّم ہے بدن!

IQBAL FORUM

پیرِ رومی

قلب پہلو می زند بازر بشب
انتظارِ روز می دارد ذہب

مُریدِ ہندی

سرِّ آدم سے مجھے آگاہ کر خاک کے ذرّے کو مہر و ماہ کر!

پیرِ رومی

ظاہرش را پشۂ آرد بچرخ
باطنش آمد محیطِ ہفت چرخ

مُریدِ ہندی

خاک تیرے نور سے روشن بصر! غایتِ آدم خبر ہے یا نظر؟

پیرِ رومی

آدمی دید است، باقی پوست است
دیدِ آں باشد کہ دیدِ دوست است

IQBAL FORUM

مُریدِ ہندی

زندہ ہے مشرق تری گُفتار سے اُمّتیں مرتی ہیں کس آزار سے؟

پیرِ رومی

ہر ہلاکِ اُمّتِ پیشیں کہ بُود
زانکہ برجندل گماں بردند عُود

مُریدِ ہندی

اب مسلماں میں نہیں وہ رنگ و بُو سرد کیونکر ہو گیا اس کا لہو؟

پیرِ رومی

تا دلِ صاحب دلے نامد بہ درد
ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد

مُریدِ ہندی

گرچہ بے رونق ہے بازارِ وجود کون سے سَودے میں ہے مُردوں کا سُود؟

IQBAL FORUM

پیرِ رومی

زیرکی بفروش و حیرانی بخر
زیرکی ظن است و حیرانی نظر

مُریدِ ہندی

ہم نفَس میرے سلاطیں کے ندیم میں فقیرِ بے کُلاہ و بے گلیم!

پیرِ رومی

بندۂ یک مردِ روشن دل شوی
بہ کہ بر فرقِ سرِ شاہاں روی

مُریدِ ہندی

اے شریکِ مستیِ خاصانِ بدر مَیں نہیں سمجھا حدیثِ جبر و قدر!

پیرِ رومی

بالِ بازاں را سوئے سُلطاں برد
بالِ زاغاں را بگورستاں برد

IQBAL FORUM

مُریدِ ہندی

کاروبارِ خسروی یا راہبی کیا ہے آخر غایتِ دینِ نبیؐ؟

پیرِ رومی

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ
مصلحت در دینِ عیسیٰ غار و کوہ

مُریدِ ہندی

کس طرح قابُو میں آئے آب و گِل کس طرح بیدار ہو سینے میں دِل؟

پیرِ رومی

بندہ باش و بر زمیں رَوچوں سمند
چوں جنازہ نے کہ برگردن برند

مُریدِ ہندی

سرِّ دیں ادراک میں آتا نہیں کس طرح آئے قیامت کا یقیں؟

IQBAL FORUM

پیرِ رومی

پس قیامت شو قیامت را ببیں
دیدنِ ہر چیز را شرط است ایں

مُریدِ ہندی

آسماں ہیں راہ کرتی ہے خودی صیدِ مہر و ماہ کرتی ہے خودی
بے حضور و با فروغ و بے فراغ اپنے نخچیروں کے ہاتھوں داغ داغ!

پیرِ رومی

آں کہ ارزد صید را عشق است و بس
لیکن او کے گُنجد اندر دامِ کس!

مُریدِ ہندی

تجھ پہ روشن ہے ضمیرِ کائنات کس طرح محکم ہو مِلّت کی حیات؟

پیرِ رومی

دانہ باشی مرغکانت بَرچُنَند
غُنچہ باشی کود کانت بَرکُنند

IQBAL FORUM

دانہ پنہاں کن سراپا دام شو
غُنچہ پنہاں کن گیاہِ بام شو

مُریدِ ہندی

تو یہ کہتا ہے کہ دل کی کر تلاش طالبِ دل باش و در پیکار باش
جو مرا دِل ہے، مرے سینے میں ہے میرا جوہر میرے آئینے میں ہے

پیرِ رومی

تو ہمی گوئی مرا دل نیز ہست
دل فرازِ عرش باشد نے بہ پست
تو دلِ خود را دلے پنداشتی
جستجوئے اہلِ دل بگذاشتی!

مُریدِ ہندی

آسمانوں پر مرا فکرِ بلند! مَیں زمیں پر خوار و زار و دردمند!
کارِ دنیا میں رہا جاتا ہوں مَیں ٹھوکریں اِس راہ میں کھاتا ہوں مَیں
کیوں مرے بس کا نہیں کارِ زمیں؟ ابلۂ دنیا ہے کیوں دانائے دیں؟

IQBAL FORUM

پیرِ رومی

آں کہ بَر افلاک رفتارش بود
برزمیں رَفتن چہ دشوارش بود

مُریدِ ہندی

علم و حکومت کا ملے کیونکر سراغ کس طرح ہاتھ آئے سوز و درد و داغ؟

پیرِ رومی

علم و حکمت زاید از نانِ حلال!
عشق و رِقّت آید از نانِ حلال!

مُریدِ ہندی

ہے زمانے کا تقاضا انجمن اور بے خلوت نہیں سوزِ سخن!

پیرِ رومی

خلوت از اغیار بایدْ نَے زیار
پوستیں بہرِ دَے آمدْ نَے بہار

IQBAL FORUM

مُریدِ ہندی

ہند میں اب نور ہے باقی نہ سوز اہلِ دل اِس دیس میں ہیں تیرہ روز!

پیرِ رومی

کارِ مرداں روشنی و گرمی است
کارِ دوناں حِیلہ و بے شرمی است

❀❀❀

جبرئیل و ابلیس

جبرئیل

ہمدمِ دیرینہ! کیسا ہے جہانِ رنگ و بو؟

ابلیس

سوز و ساز و درد و داغ و جستجو و آرزو

جبرئیلؑ

ہر گھڑی اَفلاک پر رہتی ہے تیری گُفتگو
کیا نہیں ممکن کہ تیرا چاکِ دامن ہو رفُو؟

IQBAL FORUM

ابلیس

آہ اے جبرئیل! تُو واقف نہیں اِس راز سے
کر گیا سرمست مجھ کو ٹُوٹ کر میرا سبُو
اب یہاں میری گُزر ممکن نہیں، ممکن نہیں
کس قدر خاموش ہے یہ عالمِ بے کاخ و کُو!
جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات
اس کے حق میں تَقْنَطُوْا اچھّا ہے یا لاتَقْنَطُوْا؟

جبرئیل

کھو دیے انکار سے تو نے مقاماتِ بلند
چشمِ یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو!

ابلیس

ہے مری جرأت سے مشتِ خاک میں ذوقِ نمو
میرے فتنے جامۂ عقل و خِرد کا تار و پو
دیکھتا ہے تُو فقط ساحل سے رزمِ خیر و شر
کون طوفاں کے طمانچے کھا رہا ہے، میں کہ تو؟

IQBAL FORUM

خضر بھی بے دست و پا' الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم' دریا بہ دریا' جُو بہ جُو
گر کبھی خلوت میّسر ہو تو پوچھ اللہ سے
قِصّۂ آدم کو رنگیں کر گیا کس کا لہو؟
میں کھٹکتا ہوں دِلِ یزداں میں کانٹے کی طرح!
تو فقط! اللہ ہُو' اللہ ہُو' اللہ ہُو!

❀❀❀

اذان

اک رات ستاروں سے کہا نجمِ سحر نے
آدم کو بھی دیکھا ہے کسی نے کبھی بیدار؟
کہنے لگا مرّیخ' ادا فہم ہے تقدیر
ہے نیند ہی اِس چھوٹے سے فتنے کو سزاوار
زہرہ نے کہا' اور کوئی بات نہیں کیا؟
اس کرمکِ شب کور سے کیا ہم کو سروکار!
بولا مہِ کامل کہ وہ کوکب ہے زمینی
تم شب کو نمودار ہو' وہ دن کو نمودار

IQBAL FORUM

واقف ہو اگر لذّتِ بیداریِ شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پُراسرار
آغوش میں اِس کی وہ تجلّی ہے کہ جس میں
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیّار
ناگاہ فضا بانگِ اذاں سے ہوئی لب ریز
وہ نعرہ کہ ہِل جاتا ہے جس سے دلِ کُہسار!

❀❀❀

محبّت

شہیدِ محبّت نہ کافر نہ غازی محبّت کی رسمیں نہ تُرکی نہ تازی
وہ کچھ اور شے ہے، محبّت نہیں ہے سِکھاتی ہے جو غزنوی کو ایازی
یہ جوہر اگر کارفرما نہیں ہے تو ہیں علم و حِکمت فقط شیشہ بازی
نہ محتاجِ سلطاں، نہ مرعوبِ سُلطاں محبّت ہے آزادی و بے نیازی
مِرا فقر بہتر ہے اسکندری سے
یہ آدم گری ہے، وہ آئینہ سازی

IQBAL FORUM

ستارے کا پیغام

مجھے ڈرا نہیں سکتی فضا کی تاریکی
مری سرشت میں ہے پاکی و دُرخشانی
تو اے مسافرِ شب! خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی

جاوید کے نام

(لندن میں اُس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر
خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گُل سے کلام پیدا کر
اُٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

IQBAL FORUM

مَیں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر
مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر!

❀❀❀

فلسفہ و مذہب

یہ آفتاب کیا، یہ سپہرِ بریں ہے کیا!
سمجھا نہیں تسلسلِ شام و سحَر کو مَیں
اپنے وطن میں ہوں کہ غریبُ الدّیار ہوں
ڈرتا ہوں دیکھ دیکھ کے اِس دشت و در کو میں
کُھلتا نہیں مرے سفرِ زندگی کا راز
لاؤں کہاں سے بندۂ صاحب نظر کو میں
حیراں ہے بُوعلی کہ میں آیا کہاں سے ہوں
رومی یہ سوچتا ہے کہ جاؤں کدھر کو میں
"جاتا ہوں تھوڑی دُور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں"

IQBAL FORUM

یورپ سے ایک خط

ہم خوگرِ محسوس ہیں ساحل کے خریدار
اک بحرِ پُرآشوب و پُراسرار ہے رومی
تو بھی ہے اِسی قافلۂ شوق میں اقبال
جس قافلۂ شوق کا سالار ہے رومی
اس عصر کو بھی اُس نے دیا ہے کوئی پیغام؟
کہتے ہیں چراغِ رہِ احرار ہے رومی

❀❀❀

جواب

کہ نباید خورد و جَو ہمچوں خراں
آہُوانہ دُرختن چرارغواں
ہر کہ کاہ و جَو خورد قرباں شَوَد
ہر کہ نورِ حق خورد قرآں شَوَد

IQBAL FORUM

نپولین کے مزار پر

راز ہے، راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز
جوشِ کردار سے کُھل جاتے ہیں تقدیر کے راز
جوشِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہِ الوَند ہُوا جس کی حرارت سے گداز
جوشِ کردار سے تیمور کا سیلِ ہمہ گیر
سیل کے سامنے کیا شے ہے نشیب اور فراز
صفِ جنگاہ میں مردانِ خدا کی تکبیر
جوشِ کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز
ہے مگر فرصتِ کردار نَفَس یا دو نَفَس
عوَضِ یک دو نَفَس قبر کی شب ہائے دراز!
''عاقبت منزلِ ما وادیِ خاموشان است
حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز''!

IQBAL FORUM

مسولینی

نُدرتِ فکر و عمل کیا شے ہے، ذوقِ انقلاب
نُدرتِ فکر و عمل کیا شے ہے، مِلّت کا شباب
نُدرتِ فکر و عمل سے معجزاتِ زندگی
ندرتِ فکر و عمل سے سنگِ خارالعلِ ناب
رومۃ الکبریٰ! دگرگوں ہو گیا تیرا ضمیر
اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بہ خواب!
چشمِ پیرانِ کُہن میں زندگانی کا فروغ
نوجواں تیرے ہیں سوزِ آرزو سے سینہ تاب
یہ محبّت کی حرارت! یہ تمنّا! یہ نمود!
فصلِ گُل میں پُھول رہ سکتے نہیں زیرِ حجاب
نغمہ ہائے شوق سے تیری فضا معمور ہے
زخمہ ور کا منتظر تھا تیری فطرت کا رباب
فیض یہ کس کی نظر کا ہے، کرامت کس کی ہے؟
وہ کہ ہے جس کی نگہ مثلِ شعاعِ آفتاب!

IQBAL FORUM

سوال

اک مفلسِ خوددار یہ کہتا تھا خدا سے میں کر نہیں سکتا گلۂ دردِ فقیری
لیکن یہ بتا، تیری اجازت سے فرشتے کرتے ہیں عطا مردِ فرومایہ کو میری؟

❀❀❀

پنجاب کے دہقان سے

بتا کیا تری زندگی کا ہے راز
ہزاروں برس سے ہے تُو خاک باز
اسی خاک میں دَب گئی تیری آگ
سحَر کی اذاں ہو گئی، اب تو جاگ!
زمیں میں ہے گو خاکیوں کی برات
نہیں اِس اندھیرے میں آبِ حیات
زمانے میں جھوٹا ہے اُس کا نگیں
جو اپنی خودی کو پرکھتا نہیں!
بتانِ شعوب و قبائل کو توڑ
رسُومِ کُہن کے سلاسل کو توڑ

IQBAL FORUM

یہی دینِ محکم، یہی فتحِ باب
کہ دنیا میں توحید ہو بے حجاب
بخاکِ بدن دانۂ دِل فشاں
کہ ایں دانہ دارد ز حاصِل نشاں

❀❀❀

نادرشاہ افغان

حضورِ حق سے چلا لے کے لُولُوئے لالا
وہ ابر جس سے رگِ گُل ہے مثلِ تارِ نفَس
بہشت راہ میں دیکھا تو ہو گیا بیتاب
عجب مقام ہے، جی چاہتا ہے جاؤں برس
صدا بہشت سے آئی کہ منتظر ہے ترا
ہرات و کابل و غزنی کا سبزۂ نورس!
سر شکِ دیدۂ نادر بہ داغِ لالہ فشاں
چناں کہ آتشِ اُو را دگر فرونہ نشاں!

IQBAL FORUM

خوشحال خاں[1] کی وصیّت

قبائل ہوں مِلّت کی وحدت میں گُم — کہ ہو نام افغانیوں کا بلند
محبّت مجھے ان جوانوں سے ہے — ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند
مغل سے کسی طرح کمتر نہیں — قہستاں کا یہ بچّۂ ارجمند
کہوں تُجھ سے اے ہم نشیں دِل کی بات — وہ مدفن ہے خوشحال خاں کو پسند

اڑا کر نہ لائے جہاں بادِ کوہ
مُغل شہسواروں کی گردِ سمند!

❀❀❀

تاتاری کا خواب

کہیں سجّادہ و عمامہ رہزن — کہیں ترسا بچّوں کی چشمِ بے باک!
رِدائے دین و مِلّت پارہ پارہ — قبائے ملک و دولت چاک در چاک!
مرا ایماں تو ہے باقی ولیکن — نہ کھا جائے کہیں شعلے کو خاشاک!
ہوائے تُند کی موجوں میں محصور — سمرقند و بخارا کی کفِ خاک!

---

[1] خوشحال خاں خٹک پشتو زبان کا مشہور وطن دوست شاعر تھا جس نے افغانستان کو مغلوں سے آزاد کرانے کیلئے سرحد کے افغانی قبائل کی ایک جمعیت قائم کی۔ قبائل میں صرف آفریدیوں نے آخر دم تک اس کا ساتھ دیا۔ اسکی قریباً ایک سو نظموں کا انگریزی ترجمہ ۱۸۶۲ء میں لندن میں شائع ہوا تھا۔

IQBAL FORUM

'بگردا گردِ خود چندانکہ بینم
بلا انگشتری و من نگینم'[1]

یکایک ہل گئی خاکِ سمرقند اُٹھا تیمور کی تُربت سے اِک نور
شفق آمیز تھی اُس کی سفیدی صدا آئی کہ ''میں ہوں رُوحِ تیمور
اگر محصور ہیں مردانِ تاتار نہیں اللہ کی تقدیر محصور
تقاضا زندگی کا کیا یہی ہے کہ تُورانی ہو تُورانی سے مہجور؟

"خودی را سوز و تا بے دیگرے دہ
جہاں را انقلابے دیگرے دہ"

❀❀❀

حال و مقام

دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج
بندے کو عطا کرتے ہیں چشمِ نگراں اور
احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

[1] یہ شعر معلوم نہیں کس کا ہے، نصیرالدین طوسی نے غالباً ''شرح اشارات'' میں اُسے نقل کیا ہے۔

IQBAL FORUM

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلّا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور
پرواز ہے دونوں کی اِسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور

❀❀❀

ابوالعلا معرّی[1]

کہتے ہیں کبھی گوشت نہ کھاتا تھا معرّی
پھل پھول پہ کرتا تھا ہمیشہ گزر اوقات
اک دوست نے بھونا ہوا تیتر اُسے بھیجا!
شاید کہ وہ شاطِر اِسی ترکیب سے ہو مات
یہ خوانِ تر و تازہ معرّی نے جو دیکھا
کہنے لگا وہ صاحب غفران[2] و لزومات[3]
اَے مُرغکِ بیچارہ! ذرا یہ تو بتا تو
تیرا وہ گنہ کیا تھا یہ ہے جس کی مکافات؟

---

[1] ابوالعلا معرّی، عربی زبان کا مشہور شاعر۔

[2] غفران ..... رسالۃ الغفران، معرّی کی ایک مشہور کتاب کا نام ہے۔

[3] لزومات ..... اس کے قصائد کا مجموعہ ہے۔

IQBAL FORUM

افسوس، صد افسوس کہ شاہیں نہ بنا تو
دیکھے نہ تری آنکھ نے فطرت کے اشارات
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

❀❀❀

سینما

وہی بُت فروشی، وہی بُت گری ہے — سینما ہے یا صنعتِ آزری ہے
وہ صنعت نہ تھی، شیوۂ کافری تھا — یہ صنعت نہیں، شیوۂ ساحری ہے
وہ مذہب تھا اقوامِ عہدِ کُہن کا — یہ تہذیبِ حاضر کی سوداگری ہے
وہ دنیا کی مٹی، یہ دوزخ کی مٹی
وہ بُت خانہ خاکی، یہ خاکستری ہے

❀❀❀

پنجاب کے پیرزادوں سے

حاضر ہوا مَیں شیخِ مجدّدؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار

IQBAL FORUM

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفَسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ مِلّت کا نِگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
کی عرض یہ مَیں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں مری بینا ہیں، ولیکن نہیں بیدار!
آئی یہ صدا سلسلۂ فقر ہُوا بند
ہیں اہلِ نظر کِشورِ پنجاب سے بیزار
عارف کا ٹھکانا نہیں وہ خِطّہ کہ جس میں
پیدا کُلَہِ فقر سے ہو طُرّۂ دستار
باقی کُلَہِ فقر سے تھا ولولۂ حق
طُروں نے چڑھایا نشۂ خدمتِ سرکار!

سیاست

اس کھیل میں تعیینِ مراتب ہے ضروری — شاطِر کی عنایت سے تُو فرزیں مَیں پیادہ
بیچارہ پیادہ تو ہے اک مہرۂ ناچیز — فرزیں سے بھی پوشیدہ ہے شاطِر کا ارادہ!

IQBAL FORUM

فقر

اک فقر سکھاتا ہے صیّاد کو نخچیری
اک فقر سے کُھلتے ہیں اسرارِ جہاں گیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری
اک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اِکسیری
اک فقر ہے شبیری، اِس فقر میں ہے میری
میراثِ مسلمانی، سرمایۂ شبّیری!

❀❀❀

خودی

خودی کو نہ دے سیم و زر کے عوض نہیں شعلہ دیتے شرر کے عوض
یہ کہتا ہے فردوسیِ دیدہ ور عجم جس کے سرمے سے روشن بصر

"زبہرِ درم تند و بدخو مباش
تو باید کہ باشی، درم گو مباش"

❀❀❀

IQBAL FORUM

جدائی

سورج بُنتا ہے تارِ زر سے دنیا کے لیے رِدائے نوری
عالم ہے خموش و مست گویا ہر شے کو نصیب ہے حضوری
دریا، کُہسار، چاند، تارے کیا جانیں فراق و ناصبوری
شایاں ہے مجھے غمِ جدائی
یہ خاک ہے محرمِ جدائی

❀❀❀

خانقاہ

رمز و ایما اِس زمانے کے لیے موزوں نہیں
اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن
'قُم بِاذنِ اللہ' کہہ سکتے تھے جو، رُخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن!

❀❀❀

IQBAL FORUM

ابلیس کی عرضداشت

کہتا تھا عزازیل خداوندِ جہاں سے
پرکالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!
جاں لاغر و تن فربہ و ملبوس بدن زیب
دل نزع کی حالت میں، خرد پختہ و چالاک!
ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت
مغرب کے فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک!
تُجھ کو نہیں معلوم کہ حُورانِ بہشتی
ویرانیِ جنّت کے تصور سے ہیں غم ناک؟
جمہور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک!

❀❀❀

لہو

اگر لہو ہے بدن میں تو خوف ہے نہ ہراس
اگر لہو ہے بدن میں تو دِل ہے بے وسواس

IQBAL FORUM

جسے ملا یہ متاعِ گراں بہا، اُس کو
نہ سیم و زر سے مُحبّت ہے، نے غمِ افلاس

❀❀❀

پرواز

کہا درخت نے اِک روز مرغِ صحرا سے
ستم پہ غم کدۂ رنگ و بو کی ہے بنیاد
خدا مجھے بھی اگر بال و پَر عطا کرتا
شگفتہ اور بھی ہوتا یہ عالمِ ایجاد
دیا جواب اُسے خوب مرغِ صحرا نے
غضب ہے، داد کو سمجھا ہوا ہے تُو بیداد!
جہاں میں لذّتِ پرواز حق نہیں اُس کا
وجود جس کا نہیں جذبِ خاک سے آزاد

شیخ مکتب سے

شیخِ مکتب ہے اک عمارت گر جس کی صنعت ہے رُوحِ انسانی

IQBAL FORUM

نکتۂ دِل پذیر تیرے لیے کہہ گیا ہے حکیمِ قاآنی

"پیشِ خورشید برمکش دیوار
خواہی از صحنِ خانہ نورانی"

❀❀❀

فلسفی

بلند بال تھا، لیکن نہ تھا جسور و غیور
حکیم سِرِّ محبّت سے بے نصیب رہا
پھرا فضاؤں میں کرگس اگرچہ شاہیں وار
شکارِ زندہ کی لذت سے بے نصیب رہا

❀❀❀

شاہیں

کیا مَیں نے اِس خاک داں سے کنارا جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ
بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ
نہ بادِ بہاری، نہ گلچیں، نہ بُلبل نہ بیماریِ نغمۂ عاشقانہ

IQBAL FORUM

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ
ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری جواں مرد کی ضربتِ غازیانہ
حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا لہو گرم رکھنے کا ہے اِک بہانہ
یہ پورب، یہ پچھّم چکوروں کی دنیا مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ
پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

❀❀❀

باغی مُرید

ہم کو تو میسّر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
شہری ہو، دیہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانندِ بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن
نذرانہ نہیں، سُود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

IQBAL FORUM

میراث میں آئی ہے اُنہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرُّف میں عقابوں کے نشیمن!

❀❀❀

ہارون کی آخری نصیحت

ہاروں نے کہا وقتِ رحیل اپنے پسر سے
جائے گا کبھی تو بھی اِسی راہ گُزر سے
پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے مَلَکُ الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

❀❀❀

ماہرِ نفسیات سے

جرأت ہے تو افکار کی دنیا سے گُزر جا
ہیں بحرِ خودی میں ابھی پوشیدہ جزیرے
کھلتے نہیں اِس قلزمِ خاموش کے اسرار
جب تک تو اُسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

IQBAL FORUM

یورپ

تاک میں بیٹھے ہیں مدّت سے یہودی سُود خوار
جن کی رُوباہی کے آگے ہیچ ہے زورِ پلنگ
خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے پڑتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ!

(ماخوذ از نطشہ)

❀❀❀

آزادیِ افکار

جو دُونیِ فطرت سے نہیں لائقِ پرواز
اس مُرغکِ بیچارہ کا انجام ہے اُفتاد
ہر سینہ نشیمن نہیں جبریلِ امیں کا
ہر فکر نہیں طائرِ فردوس کا صیّاد
اس قوم میں ہے شوخیِ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد

IQBAL FORUM

گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیِ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

❀❀❀

شیر اور خچر

شیر

سا کنانِ دشت وصحرا میں ہے تو سب سے الگ
کون ہیں تیرے اَب وجَد، کس قبیلے سے ہے تو؟

خچر

میرے ماموں کو نہیں پہچانتے شاید حضور
وہ صبا رفتار، شاہی اصطبل کی آبرو!

(ماخوذ از جرمن)

IQBAL FORUM

چیونٹی اور عقاب

چیونٹی

مَیں پائمال و خوار و پریشان و دردمند
تیرا مقام کیوں ہے ستاروں سے بھی بلند؟

عقاب

تُو رزق اپنا ڈھونڈتی ہے خاکِ راہ میں
میں نہ سپہر کو نہیں لاتا نگاہ میں!

❀❀❀

قطعہ

فطرت مری مانندِ نسیمِ سحری ہے
رفتار ہے میری کبھی آہستہ کبھی تیز
پہناتا ہوں اطلس کی قبا لالہ و گُل کو
کرتا ہوں سرِ خار کو سوزن کی طرح تیز

❀❀❀

IQBAL FORUM

قطعہ

کل اپنے مُریدوں سے کہا پیرِ مُغاں نے
قیمت میں یہ معنی ہے دُرِ ناب سے وہ چند
زہراب ہے اِس قوم کے حق میں مئے افرنگ
جس قوم کے بچّے نہیں خود دار و ہُنرمند

❀❀❀

IQBAL FORUM

ضربِ کلیم

یعنی

اعلانِ جنگ، دورِ حاضر کے خلاف

نہیں مقام کی خوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر!

علامہ محمد اقبال

IQBAL FORUM

فہرست

۱۔ اعلیٰ حضرت نواب سر حمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں ۴۵۱
۲۔ ناظرین سے ۴۵۱
۳۔ تمہید ۴۵۲

☆☆☆☆☆

اسلام اور مسلمان

صبح ۴۵۶
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ ۴۵۷
تن بہ تقدیر ۴۵۸
معراج ۴۵۸
ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام ۴۵۹
زمین و آسمان ۴۶۰
مسلمان کا زوال ۴۶۱
علم و عشق ۴۶۲
اجتہاد ۴۶۳
شکر و شکایت ۴۶۳
ذکر و فکر ۴۶۴
ملّائے حرم ۴۶۵
تقدیر ۴۶۵
توحید ۴۶۶
علم اور دین ۴۶۷
ہندی مسلمان ۴۶۷
آزادی شمشیر کے اعلان پر ۴۶۸
جہاد ۴۶۹
قوت اور دین ۴۷۰
فقر و ملوکیت ۴۷۱
اسلام ۴۷۱
حیاتِ ابدی ۴۷۲
سلطانی ۴۷۳
صوفی سے ۴۷۴
افرنگ زدہ ۴۷۴
تصوف ۴۷۵
ہندی اسلام ۴۷۶
غزل ۴۷۷
دنیا ۴۷۷
نماز ۴۷۸
وحی ۴۷۸
شکست ۴۷۹
عقل و دل ۴۸۰
مستی کردار ۴۸۰
قبر ۴۸۱

IQBAL FORUM

قلندر کی پہچان ۴۸۱
فلسفہ ۴۸۲
مردانِ خدا ۴۸۳
کافر و مومن ۴۸۴
مہدیِ برحق ۴۸۴
مومن ۴۸۵
محمد علی باب ۴۸۶
تقدیر ۴۸۷
اے روحِ محمدؐ ۴۸۸
مدنیتِ اسلام ۴۸۹
امامت ۴۹۰
فقر و راہبی ۴۹۰
غزل ۴۹۱
تسلیم و رضا ۴۹۲
نکتۂ توحید ۴۹۳
الہام اور آزادی ۴۹۴
جانِ وطن ۴۹۵
لاہور و کراچی ۴۹۵
نبوّت ۴۹۶
آدم ۴۹۷
مکّہ اور جنیوا ۴۹۷
اے پیرِ حرم ۴۹۸
مہدی ۴۹۹
مردِ مسلمان ۴۹۹
پنجابی مسلمان ۵۰۰
آزادی ۵۰۱
اشاعتِ اسلام فرنگستان میں ۵۰۲
لَا و اِلّا ۵۰۲
امرائے عرب سے ۵۰۳
احکامِ الٰہی ۵۰۳
موت ۵۰۴
قُم باذنِ اللہ ۵۰۵

تعلیم و تربیت

مقصود ۵۰۸
زمانہ حاضر کا انسان ۵۰۸
اقوامِ مشرق ۵۰۹
آگاہی ۵۱۰
مصلحینِ مشرق ۵۱۰
مغربی تہذیب ۵۱۱
اسرارِ پیدا ۵۱۱
سلطان ٹیپو کی وصیت ۵۱۲
غزل ۵۱۳
بے داری ۵۱۳
خودی کی تربیت ۵۱۴
آزادیٔ فکر ۵۱۵

IQBAL FORUM

خودی کی زندگی ۵۱۵
حکومت ۵۱۶
ہندی مکتب ۵۱۶
تربیت ۵۱۷
خوب وزشت ۵۱۸
مرگِ خودی ۵۱۹
مہمانِ عزیز ۵۱۹
عصرِ حاضر ۵۲۰
طالب علم ۵۲۰
امتحان ۵۲۱
مدرسہ ۵۲۱
حکیم نطشہ ۵۲۲
اساتذہ ۵۲۳
غزل ۵۲۳
دین وتعلیم ۵۲۴
جاوید سے ۵۲۵

عورت

مردِ فرنگ ۵۳۰
ایک سوال ۵۳۰
پردہ ۵۳۱
خلوت ۵۳۱
عورت ۵۳۲
آزادیٔ نسواں ۵۳۲
عورت کی حفاظت ۵۳۳
عورت اور تعلیم ۵۳۴
عورت ۵۳۵

ادبیات فنون لطیفہ

دین وہنر ۵۳۸
تخلیق ۵۳۸
جنوں ۵۳۹
اپنے شعر سے ۵۴۰
پیرس کی مسجد ۵۴۰
ادبیات ۵۴۱
نگاہ ۵۴۱
مسجد قوت الاسلام ۵۴۲
تیاتر ۵۴۳
شعاعِ امید ۵۴۳
اُمید ۵۴۶
نگاہِ شوق ۵۴۷
اہلِ ہنر سے ۵۴۸
غزل ۵۴۹
وجود ۵۵۰
سرور ۵۵۰
نسیم وشبنم ۵۵۱
اہرامِ مصر ۵۵۲
مخلوقاتِ ہنر ۵۵۳

IQBAL FORUM

اقبال ۵۵۳
فنونِ لطیفہ ۵۵۴
صبحِ چمن ۵۵۵
خاقانی ۵۵۶
رومی ۵۵۷
جدّت ۵۵۷
مرزا بیدل ۵۵۸
جلال و جمال ۵۵۹
مصوّر ۵۵۹
سرودِ حلال ۵۶۰
سرودِ حرام ۵۶۱
فوارہ ۵۶۱
شاعر ۵۶۲
شعرِ عجم ۵۶۳
ہنرورانِ ہند ۵۶۳
مردِ بزرگ ۵۶۴
عالمِ نو ۵۶۵
ایجادِ معانی ۵۶۵
موسیقی ۵۶۶
ذوقِ نظر ۵۶۶
شعر ۵۶۷
رقص و موسیقی ۵۶۷
ضبط ۵۶۸
رقص ۵۶۸

سیاسیاتِ مشرق و مغرب

اشتراکیت ۵۷۰
کارل مارکس کی آواز ۷۱
انقلاب ۵۷۱
خوشامد ۵۷۲
مناصب ۵۷۲
یورپ اور یہود ۵۷۲
نفسیاتِ غلامی ۵۷۳
بُلشویک روس ۵۷۴
آج اور کل ۵۷۵
مشرق ۵۷۵
سیاسیاتِ افرنگ ۵۷۶
خواجگی ۵۷۶
غلاموں کے لیے ۵۷۷
اہلِ مصر سے ۵۷۸
ابنِ سینا ۵۷۸
ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام ۵۷۹
جمعیتِ اقوام اور مشرق ۵۸۰
سلطانیِ جاوید ۵۸۱
جمہوریت ۵۸۱

IQBAL FORUM

یورپ اور سوریا ۵۸۲
مسولینی ۵۸۲
گلہ ۵۸۳
انتداب ۵۸۴
لادین سیاست ۵۸۵
دامِ تہذیب ۵۸۵
نصیحت ۵۸۶
ایک بحری قزاق اور سکندر ۵۸۷
جمعیتِ اقوام ۵۸۸
شام و فلسطین ۵۸۸
سیاسی پیشوا ۵۸۹
نفسیاتِ غلامی ۵۸۹
غلاموں کی نماز ۵۹۰
فلسطینی عرب سے ۵۹۱
مشرق و مغرب ۵۹۲
نفسیاتِ حاکمی ۵۹۲

محراب گل افغان کے افکار

محراب گل افغان کے افکار ۵۹۴

IQBAL FORUM

اعلیٰ حضرت نواب سر حمید اللہ خاں

فرماں روائے بھوپال کی خدمت میں

زمانہ با اُمَمِ ایشیا چہ کرد و کند
کسے نہ بود کہ ایں داستاں فرو خواند
تو صاحبِ نظَری آنچہ در ضمیرِ من است
دِلِ تو بیند و اندیشۂ تو می داند
بگیر ایں ہمہ سرمایۂ بہار از من
'کہ گُل بدستِ تو از شاخ تازہ تر ماند'

❀❀❀

ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زُجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ

IQBAL FORUM

یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات
فطرت 'لہو ترنگ' ہے غافل! نہ 'جل ترنگ'

❀❀❀

تمہید

(۱)

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی
اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
بُری ہے مستیِ اندیشہ ہائے افلاکی
تری نجات غمِ مرگ سے نہیں ممکن
کہ تو خودی کو سمجھتا ہے پیکرِ خاکی
زمانہ اپنے حوادث چھُپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی

IQBAL FORUM

عطا ہوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو
کہ میرے شعلے میں ہے سرکشی و بے باکی!

(۲)

ترا گناہ ہے اقبالؔ! مجلس آرائی
اگرچہ تُو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند
جو کو کنار کے خُوگر تھے اُن غریبوں کو
تری نوا نے دیا ذوقِ جذبہ ہائے بلند
تڑپ رہے ہیں فضا ہائے نیلگوں کے لیے
وہ پَرشکستہ کہ صحنِ سرا میں تھے خورسند
تری سزا ہے نَوائے سحَر سے محرومی
مقامِ شوق و سُرور و نظر سے محرومی

❀❀❀

IQBAL FORUM

اِسلام

اور

مُسلمان

IQBAL FORUM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صُبح[1]

یہ سحَر جو کبھی فردا ہے، کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحَر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مؤمن کی اذاں سے پیدا

[1] بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خودی کا سِرِّ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خودی ہے تیغ، فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سُود و زیاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وہم و گماں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

IQBAL FORUM

تن بہ تقدیر

اسی قُرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مؤمن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر
'تن بہ تقدیر' ہے آج اِن کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خُدا کی تقدیر
تھا جو 'ناخوب' بتدریج وہی 'خُوب' ہُوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

❀ ❀ ❀

معراج

دے ولولۂ شوق جسے لذّتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرّہ مہ و مہر کو تاراج
مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکۂ باز
پُرسوز اگر ہو نفَس سینۂ دُرّاج

IQBAL FORUM

ناوک ہے مسلماں، ہدف اِس کا ہے ثُریّا
ہے سِرّ سرا پردۂ جاں نکتۂ معراج
تُو معنیِ 'وَالنّجم' نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مَد و جَزر ابھی چاند کا محتاج

❀❀❀

ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام

تُو اپنی خودی اگر نہ کھوتا زُنّاریِ برگساں نہ ہوتا
ہیگل کا صدف گُہر سے خالی ہے اِس کا طِلسم سب خیالی
محکم کیسے ہو زندگانی کس طرح خودی ہو لازمانی!
آدم کو ثبات کی طلب ہے دستورِ حیات کی طلب ہے
دنیا کی عِشا ہو جس سے اِشراق مؤمن کی اذاں ندائے آفاق
مَیں اصل کا خاص سومناتی آبا مرے لاتی و مناتی
تو سیّدِ ہاشمی کی اولاد میری کفِ خاک برہمن زاد
ہے فلسفہ میرے آب و گِل میں پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں
اقبالؔ اگرچہ بے ہُنر ہے اس کی رگ رگ سے باخبر ہے
شعلہ ہے ترے جُنوں کا بے سوز سُن مُجھ سے نکتۂ دل افروز

IQBAL FORUM

انجامِ خرد ہے بے حضوری ہے فلسفہ زندگی سے دُوری
افکار کے نغمہ ہائے بے صَوت ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت
دِیں مسلکِ زندگی کی تقویم دیں سِرِ مُحمدؐ و براہیمؑ
''دل در سخنِ محمدیؐ بند اے پورِ علیؓ ز بُوعلی چند!
چوں دیدۂ راہ بیں نداری
قایدِ قرشی بہ از بخاری[1] ''

زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تُو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اوروں کی نِگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
ہے سلسلۂ احوال کا ہر لحظہ دگرگوں
اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سُود و زیاں کا
شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

❀❀❀

[1] فارسی اشعار حکیم خاقانی کی ''تحفۃ العراقین'' سے ہیں۔

IQBAL FORUM

مُسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسّر، تونگری سے نہیں
اگر جواں ہوں مری قوم کے جسُور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں
سبب کچھ اور ہے، تُو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مؤمن کا بے زری سے نہیں
اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہُوا
قلندری سے ہُوا ہے، تونگری سے نہیں

❀❀❀

IQBAL FORUM

عِلم و عِشق

عِلم نے مُجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مُجھ سے کہا عِلم ہے تخمین و ظن
بندۂ تخمین و ظن! کرمِ کتابی نہ بن
عشق سراپا حضور، عِلم سراپا حجاب!

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات
عِلم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات
عشق سکُون و ثبات، عشق حیات و ممات
عِلم ہے پیدا سوال، عشق ہے پنہاں جواب!

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دِیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں
عشق مکان و مکیں، عشق زمان و زمیں
عشق سراپا یقیں، اور یقیں فتح باب!

شرعِ محبّت میں ہے عشرتِ منزل حرام
شورشِ طوفاں حلال، لذتِ ساحل حرام
عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
عِلم ہے اِبن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

IQBAL FORUM

اِجتہاد

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذّتِ کردار، نہ افکارِ عمیق
حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق!
خود بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق!
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مؤمن کو غلامی کے طریق!

شُکر و شکایت

میں بندۂ ناداں ہوں، مگر شُکر ہے تیرا
رکھتا ہوں نہاں خانۂ لاہوت سے پیوند

IQBAL FORUM

اک ولولۂ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند
تاثیر ہے یہ میرے نفَس کی کہ خزاں میں
مُرغانِ سحر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند
لیکن مجھے پیدا کیا اُس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند!

ذِکر و فِکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالِک کی جُستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے 'علّم الاسما'
مقامِ ذکر' کمالاتِ رومؔی و عطّارؔ
مقامِ فکر' مقالاتِ بُو علی سینؔا
مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبحانَ ربّیَ الاعلیٰ

IQBAL FORUM

مُلّائے حرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نِگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحَر کا پیام

تقدیر

نااہل کو حاصل ہے کبھی قوّت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہرِ ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اِس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابعِ منطق نظر آتی
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخِ اُمم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی!

IQBAL FORUM

'ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
بُراں صفتِ تیغ دو پیکر نظر اِس کی'!

❀❀❀

توحید

زندہ قوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے' فقط اک مسئلۂ عِلمِ کلام
روشن اِس ضَو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مُسلماں سے ہے پوشیدہ مُسلماں کا مقام
میں نے اے میرِ سپہ! تیری سپہ دیکھی ہے
'قُلْ ھُوَ اللّٰہُ' کی شمشیر سے خالی ہیں نیام
آہ! اِس راز سے واقف ہے نہ مُلّا' نہ فقیہ
وحدت افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام
قوم کیا چیز ہے' قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام!

❀❀❀

IQBAL FORUM

علم اور دین

وہ علم اپنے بُتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم
زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری، قِصّۂ جدید و قدیم
چمن میں تربیتِ غُنچہ ہو نہیں سکتی
نہیں ہے قطرۂ شبنم اگر شریکِ نسیم
وہ علم، کم بَصَری جس میں ہمکنار نہیں
تجلّیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم!

❀❀❀

ہندی مسلمان

غدارِ وطن اِس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر!
پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مؤمنِ پارینہ ہے کافر

IQBAL FORUM

آوازۂ حق اُٹھتا ہے کب اور کِدھر سے
دمسکیں دِلکم ماندہ دریں کشمکش اندرؔ!

❀❀❀

آزادیِ شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلماں کبھی تُو نے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگردار
اس بیت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار
قبضے میں یہ تلوار بھی آ جائے تو مؤمن
یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرؓ کرّار

❀❀❀

IQBAL FORUM

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دُنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مُسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذّت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اُسے کہ مُسلماں کی موت مر
تعلیم اُس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زِرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

IQBAL FORUM

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگزر!

قوّت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
سَو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک
تاریخِ اُمم کا یہ پیامِ ازلی ہے!
'صاحب نظراں! نشۂ قوّت ہے خطرناک'
اس سیلِ سبک سیر و زمیں گیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہُنر ہیں خس و خاشاک
لادِیں ہو تو ہے زہرِ ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دِیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تِریاک

❀❀❀

IQBAL FORUM

فقر و مُلوکیّت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضرب کاری ہے، اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم
اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
تازہ ہر عہد میں ہے قِصّۂ فرعون و کلیم
اب ترا دور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور
کھا گئی روحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم
عشق و مستی نے کیا ضبطِ نفَس مجھ پہ حرام
کہ گرہ غُنچے کی کھلتی نہیں بے موجِ نسیم

❀❀❀

اسلام

رُوحِ اسلام کی ہے نورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور

IQBAL FORUM

یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصلِ نمود
گرچہ اِس روح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
لفظِ اسلام سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اِسی دین کا ہے فقرِ غیور!

❀❀❀

حیاتِ اَبدی

زندگانی ہے صدَف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدَف کیا کہ جو قطرے کو گُہر کر نہ سکے!
ہو اگر خود نگر و خود گر و خود گیر خودی!
یہ بھی ممکن ہے کہ تُو موت سے بھی مر نہ سکے!

❀❀❀

IQBAL FORUM

سلطانی[1]

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی
خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سُلطانی
یہی مقام ہے مؤمن کی قوّتوں کا عیار
اسی مقام سے آدم ہے ظلِّ سبحانی
یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی
کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تُجھ کو
کہ تُجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی
مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی
ہُوا حریفِ مہ و آفتاب تُو جس سے
رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرخشانی

---

[1] ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

صُوفی سے

تری نِگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
مری نِگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
تخیُّلات کی دنیا غریب ہے، لیکن
غریب تر ہے حیات و ممات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اُسے نِگاہ تری
بُلا رہی ہے تجھے مُمکنات کی دنیا

❀ ❀ ❀

اَفرنگ زدہ

(۱)

ترا وجود سراپا تجلّیِ افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر
مگر یہ پیکرِ خاکی خودی سے ہے خالی
فقط نیام ہے تُو، زرنگار و بے شمشیر!

IQBAL FORUM

(۲)

تری نِگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نِگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے، فقط جوہرِ خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

❀❀❀

تصوُّف[1]

یہ حکمتِ مَلکوتی، یہ عِلمِ لاہُوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ ذکرِ نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سرُور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ عقلِ جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار
شریکِ شورشِ پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

[1] ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

خِرد نے کہہ بھی دیا 'لا اِلٰہ' تو کیا حاصل
دل و نِگاہ مُسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو میری
فروغِ صبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہندی اسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے مِلّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ اِلہام بھی اِلحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوّتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خداداد
اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قوّت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
مسکینی و محکومی و نومیدیِ جاوید
جس کا یہ تصوُّف ہو وہ اسلام کر ایجاد
مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

IQBAL FORUM

غزل

دلِ مُردہ دل نہیں ہے، اُسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمّتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ
ترا بحر پُرسکوں ہے، یہ سکُوں ہے یا فسُوں ہے؟
نہ نہنگ ہے، نہ طوفاں، نہ خرابیِ کنارہ!
تو ضمیرِ آسماں سے ابھی آشنا نہیں ہے
نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزۂ ستارہ
ترے نیستاں میں ڈالا مرے نغمۂ سحر نے
مری خاکِ پے سپر میں جو نہاں تھا اک شرارہ
نظر آئے گا اُسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
جسے آ گئی میسّر مری شوخیِ نظارہ

دنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بُوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگیں ہے

IQBAL FORUM

دیتی ہے مری چشمِ بصیرت بھی یہ فتویٰ
وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردُوں، یہ زمیں ہے
حق بات کو لیکن میں چھُپا کر نہیں رکھتا
تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

❀❀❀

نماز

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات
یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

❀❀❀

وَحی[1]

عقلِ بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زُبوں کارِ حیات

---

[1] ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

فکر بے نُور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات
خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیونکر
گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات!

❀❀❀

شکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صُوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ اَلَست
فقیہِ شہر بھی رہبانیت پہ ہے مجبور
کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگ دست بدست
گریز کشمکشِ زندگی سے مَردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

❀❀❀

IQBAL FORUM

عقل و دِل

ہر خاکی و نُوری پہ حکومت ہے خِرد کی
باہر نہیں کچھ عقلِ خداداد کی زد سے
عالَم ہے غلام اِس کے جلالِ ازَلی کا
اک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے خِرد سے

مستیِ کردار

صُوفی کی طریقت میں فقط مستیِ احوال
مُلّا کی شریعت میں فقط مستیِ گُفتار
شاعر کی نَوا مُردہ و افسُردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست، نہ خوابیدہ نہ بیدار
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پَے میں فقط مستیِ کردار

IQBAL FORUM

قبر

مرقد کا شبستاں بھی اُسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو تہِ خاک نہیں ہے
خاموشیِ افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پہنائیِ افلاک نہیں ہے

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانہ سے یہ درویشِ جواں مرد
جاتا ہے جدھر بندۂ حق، تو بھی اُدھر جا!
ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
بچتا ہُوا بُنگاہِ قلندر سے گُزر جا!
میں کشتی و مَلّاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تُو تو اُتر جا!

IQBAL FORUM

توڑا نہیں جادو مری تکبیر نے تیرا؟
ہے تُجھ میں مُکر جانے کی جرأت تو مُکر جا!
مہر و مہ و انجم کا محاسِب ہے قلندر
ایّام کا مَرکب نہیں، راکِب ہے قلندر

فلسفہ

افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے
معلوم ہیں مُجھ کو ترے احوال کہ مَیں بھی
مدّت ہوئی گزرا تھا اِسی راہ گزر سے
الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدَف سے کہ گُہر سے!
پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے

IQBAL FORUM

جس معنیِ پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گہر سے
یا مُردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکھا نہ گیا خونِ جگر سے

مردانِ خُدا

وہی ہے بندۂ حُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ حرب ہے جس کی تمام عیّاری
ازل سے فطرتِ احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کُلہ داری
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
اُنہی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری
وجود اُنہی کا طوافِ بُتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مؤمن و کافر تمام زُنّاری!

IQBAL FORUM

کافر و مومن

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خِضر نے
تُو ڈھونڈ رہا ہے سمِ افرنگ کا تریاق؟
اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
بُرّندہ و صیقل زدہ و روشن و بَرّاق!
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گُم ہے
مؤمن کی یہ پہچان کہ گُم اِس میں ہیں آفاق!

مہدیِ برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیّار
پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نَے جدتِ گفتار ہے، نَے جدتِ کردار

IQBAL FORUM

ہیں اہلِ سیاست کے وہی کُہنہ خم و پیچ
شاعر اِسی افلاسِ تخیُّل میں گرفتار
دنیا کو ہے اِس مہدیِ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

مؤمن[1]

(دُنیا میں)

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مؤمن
افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مؤمن
جچتے نہیں کُنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیاد ہے مؤمن

---

[1] بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

جنّت میں

کہتے ہیں فرشتے کہ دِل آویز ہے مؤمن
حُوروں کو شکایت ہے، کم آمیز ہے مؤمن

محمّد علی باب

تھی خوب حُضورِ عُلما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سمٰوٰت
اس کی غلطی پر عُلمَا تھے مُتبسّم
بولا تُمہیں معلوم نہیں میرے مقامات
اب میری امامت کے تصدّق میں ہیں آزاد
محبوس تھے اعراب میں قرآن کے آیات!

IQBAL FORUM

تقدیر

(ابلیس و یزداں)

ابلیس

اے خدائے کُن فکاں! مُجھ کو نہ تھا آدم سے بَیر
آہ! وہ زندانیِ نزدیک و دور و دیر و زُود
حرفِ ''اِستکبار'' تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں، مگر تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سجود

یزداں

کب کُھلا تُجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟

ابلیس

بعد، اے تیری تجلّی سے کمالاتِ وجود!

IQBAL FORUM

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستیِ فطرت نے سکھلائی ہے یہ حُجت اسے
کہتا ہے 'تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سجود'
دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دُود!

(ماخوذ از محی الدین ابنِ عربیؒ)

اے رُوحِ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم)

شیرازہ ہوا مِلّتِ مرحوم کا ابتر!
اب تُو ہی بتا' تیرا مسلمان کِدھر جائے
وہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مُجھ میں' وہ طوفان کِدھر جائے
ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد

IQBAL FORUM

اس کوہ و بیاباں سے خدی خوان کدھر جائے
اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے!

مدنیّتِ اسلام

بتاؤں تجھ کو مُسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جُنوں
طلوع ہے صفتِ آفتاب اِس کا غروب
یگانہ اور مثالِ زمانہ گوناگوں!
نہ اِس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
نہ اِس میں عہدِ کُہن کے فسانہ و افسوں
حقائقِ اَبدی پر اساس ہے اس کی
یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ افلاطوں!
عناصر اِس کے ہیں رُوح القدُس کا ذوقِ جمال
عجمؔ کا حسنِ طبیعت، عرب کا سوزِ دُروں!

IQBAL FORUM

امامت

تُو نے پُوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئنے میں تجھ کو دکھا کر رخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنۂ ملّتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مُسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے!

فقر و راہبی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نِگاہ میں ہے ایک فقر و رہبانی

IQBAL FORUM

سکُوں پرستیِ راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی!
پسند رُوح و بدن کی ہے وا نمود اس کو
کہ ہے نہایتِ مؤمن خودی کی عُریانی
وجود صَیرفیِ کائنات ہے اُس کا
اسے خبر ہے' یہ باقی ہے اور وہ فانی
اسی سے پوچھ کہ پیشِ نِگاہ ہے جو کچھ
جہاں ہے یا کہ فقط رنگ و بو کی طُغیانی
یہ فقر مردِ مُسلماں نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی!

غزل

تیری متاعِ حیات عِلم و ہُنر کا سرُور
میری متاعِ حیات ایک دِلِ ناصبور!
معجزۂ اہلِ فکر' فلسفۂ پیچ پیچ
معجزۂ اہلِ ذکر' موسیٰ و فرعون و طُور!

IQBAL FORUM

مصلحتاً کہہ دیا میں نے مُسلماں تجھے
تیرے نفَس میں نہیں؛ گرمیِ یومُ النّشور
ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تُو ہے ابھی ہوش میں، میرے جُنوں کا قصور!
فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے
حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور
خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
عشق ہو جس کا جسُور، فقر ہو جس کا غیُور

❀ ❀ ❀

تسلیم و رضا

ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
پَودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا
ظُلمت کدۂ خاک پہ شاکر نہیں رہتا
ہر لحظہ ہے دانے کو جُنوں نشوونما کا
فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہِ عمل بند
مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رضا کا

IQBAL FORUM

جرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا، ملکِ خدا تنگ نہیں ہے!

❁ ❁ ❁

نکتۂ توحید

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیے
وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لا اِلٰہ میں ہے
طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے
سُرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تُو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے
جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نِگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے
مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

❁ ❁ ❁

IQBAL FORUM

اِلہام اور آزادی

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ اِلہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز
اس کے نفَسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستاں شرر آمیز
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بُلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مُرغانِ سحَر خیز!
اُس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پرویز
محکوم کے اِلہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

❁❁❁

IQBAL FORUM

جان و تن

عقل مُدّت سے ہے اِس پیچاک میں الجھی ہوئی
رُوح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے
میری مشکل، مستی و شور و سُرور و درد و داغ
تیری مشکل، مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے
ارتباطِ حرف و معنیٰ، اختلاطِ جان و تن
جس طرح اخگر قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے!

لاہور و کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیُور
موت کیا شے ہے، فقط عالَمِ معنیٰ کا سفر
اُن شہیدوں کی دِیَت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خُوں جن کا حرم سے بڑھ کر

IQBAL FORUM

آہ، اے مردِ مُسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرف لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرْ

نبُوّت

میں نہ عارِف، نہ مجدّد، نہ محدّث، نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں، مگر عالَمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی مَیں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفَتِ ماہِ تمام
وہ نبوّت ہے مُسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوّت میں نہیں قُوّت و شوکت کا پیام

IQBAL FORUM

آدم

طلسمِ بُود و عدَمؔ جس کا نام ہے آدم
خُدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن
زمانہ صبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
مگر یہ اِس کی تگ و دو سے ہو سکا نہ کُہن
اگر نہ ہو تجھے اُلجھن تو کھول کر کہہ دوں
'وجودِ حضرتِ انساں نہ رُوح ہے نہ بدن'!

❀❀❀

مکّہ اور جنیوا

اس دَور میں اقوام کی صُحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نِگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریقِ ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط مِلّتِ آدم
مکّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیّتِ اقوام کہ جمعیّتِ آدم!

IQBAL FORUM

اے پیرِ حرم

اے پیرِ حرم! رسم و رہ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت!
دے اِن کو سبق خود شکنی، خودنگری کا
تو اِن کو سکھا خارا شگافی کے طریقے
مغرب نے سِکھایا انہیں فن شیشہ گری کا
دل توڑ گئی اِن کا دو صدیوں کی غلامی
دارُو کوئی سوچ اِن کی پریشاں نظری کا
کہہ جاتا ہوں میں زورِ جُنوں میں ترے اَسرار
مجھ کو بھی صلہ دے مری آشفتہ سَری کا!

❀❀❀

IQBAL FORUM

مہدی

قوموں کی حیات اِن کے تخیُّل پہ ہے موقوف
یہ ذوق سِکھاتا ہے ادب مُرغِ چمن کو
مجذوبِ فرنگی نے بہ اندازِ فرنگی
مہدی کے تخیُّل سے کیا زندہ وطن کو
اے وہ کہ تُو مہدی کے تخیُّل سے ہے بیزار
نومید نہ کر آہوئے مُشکیں سے خُتن کو
ہو زندہ کفن پوش تو میّت اُسے سمجھیں
یا چاک کریں مَردکِ ناداں کے کفن کو؟

مردِ مُسلماں

ہر لحظہ ہے مؤمن کی نئی شان، نئی آن
گُفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان!
قہاری و غفّاری و قُدّوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

IQBAL FORUM

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اِس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مؤمن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!
قدرت کے مقاصد کا عیار اِس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان
فطرت کا سرودِ اَزَلی اِس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن
بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدّر کے ستارے کو تُو پہچان!

❀❀❀

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اِس کی طبیعت
کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد

IQBAL FORUM

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا!
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخِ نشیمن سے اُترتا ہے بہت جلد

❀❀❀

آزادی

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
حُرّیّتِ افکار کی نعمت ہے خداداد
چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدۂ پارس
چاہے تو کرے اِس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
ہے مملکتِ ہند میں اک طُرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس، مسلمان ہے آزاد!

❀❀❀

IQBAL FORUM

اِشاعتِ اسلام فرنگستان میں

ضمیر اِس مدنیّت کا دِیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوّت کا ہے نَسب پہ قیام
بلند تر نہیں انگریز کی نِگاہوں میں
قبولِ دینِ مسیحی سے برہمن کا مقام
اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰؐ انگریز
سیاہ روز مُسلماں رہے گا پھر بھی غلام

❀❀❀

لا و اِلّا

فضائے نُور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفر خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ
نہادِ زندگی میں ابتدا 'لا' انتہا 'اِلّا'
پیامِ موت ہے جب 'لا' ہُوا 'اِلّا' سے بیگانہ

IQBAL FORUM

وہ مِلّت رُوح جس کی 'لا' سے آگے بڑھ نہیں سکتی
یقیں جانو' ہُوا لبریز اُس مِلّت کا پیمانہ

❀❀❀

اُمَرائے عرب سے[1]

کرے یہ کافر ہندی بھی جرأتِ گُفتار
اگر نہ ہو امرائے عرب کی بے اَدَبی!
یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس اُمّت کو؟
وصالِ مصطفوی' افتراقِ بُولہبی!
نہیں وجود حدود و ثُغور سے اِس کا
مُحمّدؐ عرَبی سے ہے عالَمِ عربی!

❀❀❀

احکامِ الٰہی

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام!
یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ خرد مند

[1] بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اِس کا مقلّد ابھی ناخوش، ابھی خُورسند
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مؤمن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

❀❀❀

موت

لحدَ میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
اگر ہو زندہ تو دِل ناصُبور رہتا ہے
مہ و ستارہ، مثالِ شرارہ یک دو نفَس
مئے خودی کا ابَد تک سُرور رہتا ہے
فرشتہ موت کا چھُوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے!

❀❀❀

IQBAL FORUM

قُم باذنِ اللہ

جہاں اگرچہ دگرگوں ہے، قُم بِاذنِ اللہ
وہی زمیں، وہی گردُوں ہے، قم بِاذنِ اللہ
کِیا نوائے 'اَنا الحق' کو آتشیں جس نے
تری رگوں میں وہی خوں ہے، قُم بِاذنِ اللہ
غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسوں ہے، قُم بِاذنِ اللہ

IQBAL
FORUM

تعلیم و تربیت

IQBAL FORUM

مقصود[1]

(سپنوزا)

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات کیا ہے؟ حضور و سُرور و نُور و وجود

(فلاطُوں)

نِگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود

❀❀❀

حیات و موت نہیں التفات کے لائق
فقط خودی ہے خودی کی نِگاہ کا مقصود

❀❀❀

زمانۂ حاضر کا انسان

"عشق ناپید و خِرد میگزدش صورتِ مار"
عقل کو تابعِ فرمانِ نظر کر نہ سکا!

---

[1] ریاضِ منزل (دولت کدۂ سرراس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا!
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا!
اپنی حِکمت کے خم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا!
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا!

❀❀❀

اقوامِ مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور
زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مَدنیّت کہ جو ہے خود لبِ گور!

❀❀❀

IQBAL FORUM

آگاہی

نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ
وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محرم
وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

❀❀❀

مصلحینِ مشرق

مَیں ہُوں نومید تیرے ساقیانِ سامری فن سے
کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے ساتگیں خالی!
نئی بجلی کہاں اُن بادلوں کے جیب و دامن میں
پُرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی

❀❀❀

IQBAL FORUM

مغربی تہذیب

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اِس مدنیّت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

❀ ❀ ❀

اَسرارِ پیدا

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد
ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
وہ عالَمِ مجبور ہے، تو عالَمِ آزاد!
موجوں کی تپش کیا ہے، فقط ذوقِ طلب ہے
پنہاں جو صدف میں ہے، وہ دولت ہے خداداد

IQBAL FORUM

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دَم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

❀❀❀

سُلطان ٹیپو کی وصیّت

تو رہ نوردِ شوق ہے، منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تُند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں
محفل گداز! گرمیِ محفل نہ کر قبول

صبحِ ازل یہ مُجھ سے کہا جبرئیل نے
جو عقل کا غلام ہو، وہ دِل نہ کر قبول

باطل دُوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول!

IQBAL FORUM

غزل

نہ مَیں اعجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے مَیں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی
تُو مری نظر میں کافر، مَیں تری نظر میں کافر
ترا دِیں نفَس شماری، مرا دِیں نفَس گدازی
تو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تدَرواں نہیں دینِ شاہبازی
ترے دشت و در میں مُجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
کہ سکھا سکے خرد کو رہ و رسمِ کار سازی
نہ جدا رہے نَوا گر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکیِ اُمم ہے یہ طریقِ نَے نوازی

❀❀❀

بیداری

جس بندۂ حق بیں کی خودی ہو گئی بیدار
شمشیر کی مانند ہے بُرّندہ و بَرّاق!

IQBAL FORUM

اُس کی نگہِ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
ہر ذرّے میں پوشیدہ ہے جو قوّتِ اِشراق
اُس مردِ خُدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
تُو بندۂ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق
تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
وہ پاکیِ فطرت سے ہُوا محرمِ اعماق!

❀❀❀

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مُشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز
یہی ہے سِرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیِ شب و روز!

❀❀❀

IQBAL FORUM

آزادیِ فکر

آزادیِ افکار سے ہے اُن کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبُّر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیِ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سنجر و طغرل سے کم شکوہِ فقیر
خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کہسارِ پرنیان و حریر
نہنگِ زندہ ہے اپنے محیط میں آزاد
نہنگِ مُردہ کو موجِ سراب بھی زنجیر!

❀❀❀

IQBAL FORUM

حکومت[1]

ہے مریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
شیخ و مُلّا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات
قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
بحث میں آتا ہے جب فلسفۂ ذات و صفات
گرچہ اِس دَیرِ کُہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں مے کدہ و ساقی و مینا کو ثبات
قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی مِلّت کا
انگبیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

❀❀❀

ہندی مکتب

اقبالؔ! یہاں نام نہ لے عِلمِ خودی کا!
موزُوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات

[1] ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

بہتر ہے کہ بیچارے ممولوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات
آزاد کی اک آن ہے، محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سَیر ہیں محکوم کے اوقات!
آزاد کا ہر لحظہ پیامِ اَبَدیّت
محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات
آزاد کا اندیشہ حقیقت سے منوّر
محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خُرافات
محکوم کو پیروں کی کرامات کا سودا
ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات
محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھّی
موسیقی و صُورت گری و عِلمِ نباتات!

تربیت

زندگی کچھ اور شے ہے، عِلم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے، عِلم ہے سوزِ دماغ

IQBAL FORUM

علم میں دولت بھی ہے، قُدرت بھی ہے، لذّت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سُراغ
اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ!
شیخِ مکتب کے طریقوں سے کُشادِ دل کہاں
کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ!

❀❀❀

خُوب و زِشت

ستارگانِ فضا ہائے نیلگوں کی طرح
تخیُّلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب
جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خُوب سے ناخُوب
نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب!

❀❀❀

IQBAL FORUM

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندرُوں بے نُور!
خودی کی موت سے مشرق ہے مبتلائے جُذام
خودی کی موت سے روحِ عرب ہے بے تب و تاب
بدن عراق و عجم کا ہے بے عروق و عِظام
خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر
قفَس ہُوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!
خودی کی موت سے پیرِ حَرم ہُوا مجبور
کہ بیچ کھائے مُسلماں کا جامۂ احرام!

❀❀❀

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے اِن مدرَسے والوں کا ضمیر
خُوب و ناخُوب کی اِس دَور میں ہے کس کو تمیز!

IQBAL FORUM

چاہیے خانۂ دِل کی کوئی منزل خالی
شاید آجائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

❀❀❀

عصرِ حاضر

پُختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام
مَدرَسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
مُردہ لادینیِ افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیِ افکار سے مشرق میں غلام!

❀❀❀

طالبِ علم

خُدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

IQBAL FORUM

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تُو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں!

❀❀❀

اِمتحان

کہا پہاڑ کی ندی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سر افگندگی تری معراج!
ترا یہ حال کہ پامال و دردمند ہے تُو
مری یہ شان کہ دریا بھی ہے مرا محتاج
جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنگ خارہ یا کہ زُجاج!

❀❀❀

مدرسہ

عصرِ حاضر مَلَکُ الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکرِ معاش

IQBAL FORUM

دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش
اُس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش
فیضِ فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفّاش
مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوتِ کوہ و بیاباں میں وہ اسرار ہیں فاش

حکیم نطشہ

حریفِ نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اسرارِ 'لا اِلٰہ' کے لیے
خدنگِ سینۂ گردُوں ہے اُس کا فکرِ بلند
کمند اُس کا تخیل ہے مہر و مہ کے لیے
اگرچہ پاک ہے طینت میں راہبی اُس کی
ترس رہی ہے مگر لذّتِ گنہ کے لیے

IQBAL FORUM

اساتذہ

مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں
بے سُود ہے بھٹکے ہوئے خورشید کا پرتَو
دنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
کیا مدرَسہ، کیا مدرَسے والوں کی تگ و دَو!
کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کُہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیَرو!

غزل

ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
میسّر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ
فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ 'مازاغ'

IQBAL FORUM

وہ بزمِ عیش ہے مہمان یک نفس دو نفس
چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جس کے ایاغ
کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ!

❀❀❀

دین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
ہو نہ اخلاص تو دعوائے نظر لاف و گزاف
اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف
اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
فطرت افراد سے اِغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملّت کے گناہوں کو معاف

❀❀❀

IQBAL FORUM

جاوید سے

(۱)

غارت گرِ دیں ہے یہ زمانہ ہے اِس کی نہاد کافرانہ
دربارِ شہنشہی سے خوشتر مردانِ خدا کا آستانہ
لیکن یہ دورِ ساحری ہے انداز ہیں سب کے جادُوانہ
سرچشمۂ زندگی ہُوا خشک باقی ہے کہاں مئے شبانہ!
خالی اِن سے ہُوا دبستاں تھی جن کی نِگاہ تازیانہ
جس گھر کا مگر چراغ ہے تُو ہے اُس کا مذاق عارفانہ
جوہر میں ہو 'لا اِلٰہ' تو کیا خوف تعلیم ہو گو فرنگیانہ
شاخِ گُل پر چہک ولیکن کر اپنی خودی میں آشیانہ!
وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا ہر قطرہ ہے بحرِ بیکرانہ
دہقان اگر نہ ہو تن آساں ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

''غافل منشیں نہ وقت بازی ست
وقتِ ہُنر است و کار سازی ست''

IQBAL FORUM

(۲)

سینے میں اگر نہ ہو دلِ گرم — رہ جاتی ہے زندگی میں خامی
نخچیر اگر ہو زیرک و چست — آتی نہیں کام گہنہ دامی
ہے آبِ حیات اِسی جہاں میں — شرط اِس کے لیے ہے تشنہ کامی
غیرت ہے طریقتِ حقیقی — غیرت سے ہے فقر کی تمامی
اے جانِ پدر! نہیں ہے ممکن — شاہیں سے تدرّو کی غلامی
نایاب نہیں متاعِ گفتار — صد انوری و ہزار جامی!
ہے میری بساط کیا جہاں میں — بس ایک فغانِ زیر بامی
اک صدقِ مقال ہے کہ جس سے — مَیں چشمِ جہاں میں ہوں گرامی
اللہ کی دین ہے جسے دے — میراث نہیں بلند نامی
اپنے نورِ نظر سے کیا خوب — فرماتے ہیں حضرتِ نظامی

"جائے کہ بزرگ بایدت بود
فرزندیِ من نداردت سود"

❀❀❀

(۳)

مؤمن پہ گراں ہیں یہ شب و روز — دِین و دولت، قمار بازی!
ناپید ہے بندۂ عمل مست — باقی ہے فقط نفس درازی

IQBAL FORUM

ہمّت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر جس فقر کی اصل ہے حجازی
اصل فقر سے آدمی میں پیدا اللہ کی شانِ بے نیازی
کُنجشک و حمام کے لیے موت ہے اُس کا مقام شاہبازی
روشن اُس سے خرد کی آنکھیں بے سرمۂ بُو علی و رازی
حاصل اُس کا شکوہِ محمود فطرت میں اگر نہ ہو ایازی
تیری دُنیا کا یہ سرافیل رکھتا نہیں ذوقِ نَے نوازی
ہے اِس کی نِگاہ عالم آشوب در پردہ تمام کار سازی
یہ فقرِ غیُور جس نے پایا بے تیغ و سناں ہے مردِ غازی

مؤمن کی اِسی میں ہے امیری
اللہ سے مانگ یہ فقیری

IQBAL
FORUM

عورت

IQBAL FORUM

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اِس کو سُلجھایا
مگر یہ مسئلۂ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زن کا نہیں ہے کچھ اِس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

❀❀❀

ایک سوال

کوئی پوچھے حکیمِ یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار و زن تہی آغوش!

IQBAL FORUM

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہرِ بریں نے
خُدایا یہ دُنیا جہاں تھی، وہیں ہے
تفاوُت نہ دیکھا زن و شو میں میں نے
وہ خَلوَت نشیں ہے، یہ خلوَت نشیں ہے
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے

❀❀❀

خَلوت

رسُوا کیا اِس دَور کو جَلوت کی ہَوس نے
روشن ہے نگہ آئنۂ دل ہے مُکدّر
بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر
آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر

IQBAL FORUM

خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر، لیکن
خلوت نہیں اب دَیر و حرم میں بھی میسّر!

❀❀❀

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شَرَف ہے اِسی دَرج کا دُرِّ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی، لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

❀❀❀

آزادیِ نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ مَیں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند

IQBAL FORUM

کیا فائدہ، کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیِ نسواں کہ زمرّد کا گلوبند!

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نَے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پُرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد
جس قوم نے اِس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اُس قوم کا خورشید بہت جلد ہُوا زرد

❀❀❀

IQBAL FORUM

عورت اور تعلیم

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اُمومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس عِلم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی عِلم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبّت کے لیے عِلم و ہُنر موت

❀❀❀

IQBAL FORUM

عورت

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منّتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود
راز ہے اِس کے تپِ غم کا یہی نکتۂ شوق
آتشیں، لذّتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود
کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرارِ حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود
میں بھی مظلومیِ نسواں سے ہوں غم ناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود!

❀❀❀

IQBAL FORUM

ادبیات

فنونِ لطیفہ

IQBAL FORUM

دِین و ہُنر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دِین و ہُنر
گہر ہیں اِن کی گرہ میں تمام یک دانہ
ضمیرِ بندۂ خاکی سے ہے نمود ان کی
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عینِ حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فُسون و افسانہ
ہوئی ہے زیرِ فلک اُمتوں کی رسوائی
خودی سے جب اَدب و دِیں ہوئے ہیں بیگانہ

❀❀❀

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خِشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

IQBAL FORUM

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمّت نے
اس آبجو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا
وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفَس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا
خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں
ہُوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا
ہوائے دشت سے بوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا

❀❀❀

جُنوں

زُجاج گر کی دُکاں شاعری و مُلّائی
ستم ہے، خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ!
کسے خبر کہ جنوں میں کمال اور بھی ہیں
کریں اگر اُسے کوہ و کمر سے بیگانہ
ہجومِ مدرَسہ بھی سازگار ہے اِس کو
کہ اِس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ

IQBAL FORUM

اپنے شعر سے

ہے گلہ مُجھ کو تری لذّتِ پیدائی کا
تُو ہوا فاش تو ہیں اب مرے اَسرار بھی فاش
شعلے سے ٹوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پُرسوز میں خلوَت کی تلاش!

❀❀❀

پیرس کی مَسجِد

مری نِگاہ کمالِ ہُنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حَرَمِ مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرَم میں چھپا دی ہے روحِ بُت خانہ
یہ بُت کدہ اُنہی غارت گروں کی ہے تعمیر
دمشق ہاتھ سے جن کے ہُوا ہے ویرانہ

IQBAL FORUM

ادبیات

عشق اب پیرویِ عقل خداداد کرے
آبرو کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے
کہنہ پیکر میں نئی روح کو آباد کرے
یا کُہن روح کو تقلید سے آزاد کرے

نگاہ[1]

بہار و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سُرور و رعنائی!
اندھیری رات میں یہ چشمکیں ستاروں کی
یہ بحر یہ فلکِ نیلگُوں کی پہنائی!
سفر عروسِ قمر کا عماریِ شب میں
طلوعِ مہر و سکوتِ سپہرِ مینائی!
نِگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ بیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی

---

[1] ریاض منزل (دولت کدۂ سرراس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

مَسجدِ قُوَّتُ الاسلام

ہے مرے سینۂ بے نُور میں اب کیا باقی
'لا اِلٰہ' مردہ و افسردہ و بے ذوقِ نمود
چشمِ فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مُجھ کو
کہ ایازی سے دِگرگُوں ہے مقامِ محمودؔ
کیوں مُسلماں نہ خجِل ہو تری سنگینی سے
کہ غلامی سے ہُوا مثلِ زُجاج اس کا وجود
ہے تری شان کے شایاں اُسی مؤمن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکۂ بود و نبود
اب کہاں میرے نفَس میں وہ حرارت، وہ گداز
بے تب و تابِ دُروں میری صلٰوۃ اور دُرود
ہے مری بانگِ اذاں میں نہ بلندی، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مُسلماں کا سجود؟

❀❀❀

IQBAL FORUM

تیاتر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریمِ وجود
حیات کیا ہے؟ اُسی کا سُرور و سوز و ثبات
بلند تر مہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
اُسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات وصفات
حریم تیرا' خودی غیر کی! معاذ اللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات
یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تو نہ رہے
رہا نہ تُو تو نہ سوزِ خودی' نہ سازِ حیات

❀❀❀

شعاعِ اُمید

(۱)

سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دنیا ہے عجب چیز' کبھی صبح کبھی شام

IQBAL FORUM

مُدّت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہریِ ایّام
نَے ریت کے ذرّوں پہ چمکنے میں ہے راحت
نَے مثلِ صبا طَوفِ گُل و لالہ میں آرام!
پھر میرے تجلّی کدۂ دل میں سما جاؤ!
چھوڑو چمَنستان و بیابان و در و بام!

(۲)

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شُعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اک شور ہے، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
افرنگ مشینوں کے دُھویں سے ہے سیَہ پوش
مشرق نہیں گو لذّتِ نظّارہ سے محروم
لیکن صفَتِ عالَمِ لاہُوت ہے خاموش
پھر ہم کو اِسی سینۂ روشن میں چھُپا لے
اے مہرِ جہاں تاب! نہ کر ہم کو فراموش

IQBAL FORUM

(۳)

اک شوخ کرن، شوخ مثالِ نگہِ حُور
آرام سے فارغ، صفتِ جوہرِ سیماب
بولی کہ مجھے رخصتِ تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرّہ جہاں تاب
چھوڑوں گی نہ مَیں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اُٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب
خاور کی اُمیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب
چشمِ مہ و پرویں ہے اِسی خاک سے روشن
یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ دُرِ ناب
اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غوّاصِ معانی
جن کے لیے ہر بحرِ پُرآشوب ہے پایاب
جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دِلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب

IQBAL FORUM

بت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
تقدیر کو روتا ہے مُسلماں تہِ محراب
مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

❀❀❀

اُمّید[1]

مقابلہ تو زمانے کا خُوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں نَے امیرِ جُنود
مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہُوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود
جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود
یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود
غمیں نہ ہو کہ بہت دَور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود

[1] ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

نگاہِ شوق

یہ کائنات چھُپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرّے ذرّے میں ہے ذوقِ آشکارائی
کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی
اسی نِگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی
اسی نِگاہ میں ہے قاہری و جباری
اسی نِگاہ میں ہے دلبری و رعنائی
اسی نِگاہ سے ہر ذرّے کو جُنوں میرا
سِکھا رہا ہے رہ و رسمِ دشت پیمائی
نگاہِ شوق میسّر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

❀❀❀

IQBAL FORUM

اہلِ ہُنر سے

مہر و مہ و مشتری، چند نَفَس کا فروغ
عشق سے ہے پائدار تیری خودی کا وجود
تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
ننگ ہے تیرے لیے سرخ و سپید و کبود
تیری خودی کا غیاب معرکۂ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالمِ شعر و سرود
رُوح اگر ہے تری رنجِ غلامی سے زار
تیرے ہُنر کا جہاں دَیر و طواف و سجود
اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سپہ اِنس و جنّ، تُو ہے امیرِ جُنود!

IQBAL FORUM

غزل

دریا میں موتی، اے موجِ بے باک
ساحل کی سوغات! خار و خس و خاک
میرے شرر میں بجلی کے جوہر
لیکن نیستاں تیرا ہے نم ناک
تیرا زمانہ، تاثیر تیری
ناداں! نہیں یہ تاثیرِ افلاک
ایسا جُنوں بھی دیکھا ہے میں نے
جس نے سِیے ہیں تقدیر کے چاک
کامِل وہی ہے رِندی کے فن میں
مستی ہے جس کی بے منّتِ تاک
رکھتا ہے اب تک میخانۂ شرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہو ادراک
اہلِ نظر ہیں یورپ سے نومید
ان اُمّتوں کے باطن نہیں پاک

❀❀❀

IQBAL FORUM

وُجود

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!
گر ہُنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
وائے صورت گری و شاعری و نائے و سرود!
مکتب و مے کدہ جُز درسِ نبودن ندہند
بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود!

سرود

آیا کہاں سے نالۂ نَے میں سُرورِ مے
اصل اِس کی نَے نواز کا دل ہے کہ چوبِ نے!
دل کیا ہے، اس کی مستی و قُوت کہاں سے ہے
کیوں اِس کی اک نِگاہ الٹتی ہے تختِ کے

IQBAL FORUM

کیوں اِس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات
کیوں اِس کے واردات بدلتے ہیں پَے بہ پَے
کیا بات ہے کہ صاحبِ دل کی نِگاہ میں
جچتی نہیں ہے سلطنتِ روم و شام و رَے؟
جس روز دل کی رمز مُغَنّی سمجھ گیا!
سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہُنر ہیں طَے!

نسیم و شبنم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
کرتی رہی مَیں پیرہنِ لالہ و گُل چاک
مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بُلبل کی نوا ہائے طربناک
دونوں سے کِیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھّی کہ سرا پردۂ افلاک!

IQBAL FORUM

شبنم

کھینچیں نہ اگر تُجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گلشن بھی ہے اک سِرِّ سرا پردۂ افلاک

اَہرامِ مصر

اس دشتِ جگر تاب کی خاموش فضا میں
فطرت نے فقط ریت کے ٹیلے کیے تعمیر
اَہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک
کس ہاتھ نے کھینچی اَبدیّت کی یہ تصویر!
فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہُنر کو
صیّاد ہیں مردانِ ہُنر مند کہ نخچیر!

❀❀❀

IQBAL FORUM

مخلوقاتِ ہُنر

ہے یہ فردوسِ نظر اہلِ ہُنر کی تعمیر!
فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاں خانۂ ذات
نہ خودی ہے، نہ جہانِ سحر و شام کے دَور
زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات
آہ، وہ کافرِ بیچارہ کہ ہیں اُس کے صنم
عصرِ رفتہ کے وہی ٹُوٹے ہوئے لات ومنات!
تو ہے میّت، یہ ہُنر تیرے جنازے کا امام
نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

❀❀❀

اقبالؔ

فِردوس میں رومیؔ سے یہ کہتا تھا سناؔئی
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آش
حلّاج کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
اک مردِ قلندر نے کیا رازِ خودی فاش!

IQBAL FORUM

فنونِ لطیفہ

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خُوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا
مقصودِ ہُنر سوزِ حیاتِ اَبَدی ہے
یہ ایک نَفَس یا دو نَفَس مثلِ شرر کیا
جس سے دلِ دریا متلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں وہ صدف کیا، وہ گُہر کیا
شاعر کی نوا ہو کہ مُغَنّی کا نَفَس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحَر کیا
بے معجزہ دُنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہُنر کیا!

❀❀❀

IQBAL FORUM

صُبحِ چمن

پُھول

شاید تُو سمجھتی تھی وطن دُور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں، دُور نہیں ہے

شبنم

ہوتا ہے مگر محنتِ پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردُوں سے زمیں دُور نہیں ہے

صُبح

مانندِ سحر صحنِ گُلستاں میں قدم رکھ
آئے تہِ پا گوہرِ شبنم تو نہ ٹوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش، ولیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے!

IQBAL FORUM

خاقانی

وہ صاحبِ 'تحفۃ العراقین'
اربابِ نظر کا قُرۃُ العین
ہے پردہ شگاف اُس کا اِدراک
پردے ہیں تمام چاک در چاک
خاموش ہے عالَمِ معانی
کہتا نہیں حرفِ 'لن ترانی'!
پوچھ اِس سے یہ خاک داں ہے کیا چیز
ہنگامۂ این و آں ہے کیا چیز
وہ محرمِ عالَمِ مکافات
اک بات میں کہہ گیا ہے سو بات
''خود بوے چنیں جہاں تواں بُرد
کابلیس بماند و بوالبشر مُرد''!

❀❀❀

IQBAL FORUM

رومی

غلط نگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک
ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک
گسستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک
کہ تُو ہے نغمۂ رومی سے بے نیاز اب تک!

❀❀❀

جدّت

دیکھے تو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
افلاک منوّر ہوں ترے نورِ سحر سے
خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے
دریا متلاطم ہوں تری موجِ گہر سے
شرمندہ ہو فطرت ترے اعجازِ ہُنر سے

IQBAL FORUM

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی

❀❀❀

مرزا بیدلؔ

ہے حقیقت یا مری چشمِ غلط بیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ کُہسار، یہ چرخِ کبود
کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہے
کیا خبر، ہے یا نہیں ہے تیری دُنیا کا وجود!
میرزا بیدلؔ نے کس خُوبی سے کھولی یہ گرہ
اہلِ حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
"دل اگر میداشت وسعت بے نشاں بودایں چمن
رنگِ مے بیروں نشست از بسکہ مینا تنگ بُود"

❀❀❀

IQBAL FORUM

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدری کافی
ترے نصیب فلاطوں کی تیزیِ اِدراک
مری نظر میں یہی ہے جمال و زیبائی
کہ سر بسجدہ ہیں قوّت کے سامنے افلاک
نہ ہو جلال تو حسن و جمال بے تاثیر
نرا نفَس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتش ناک
مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شعلہ نہ ہو تند و سرکش و بے باک!

❁❁❁

مُصوِّر

کس درجہ یہاں عام ہوئی مرگِ تخیُّل
ہندی بھی فرنگی کا مُقلِّد، عجمی بھی!

IQBAL FORUM

مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اِس دَور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سُرورِ ازَلی بھی
معلوم ہیں اَے مردِ ہُنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پرانی بھی، نئی بھی
فطرت کو دکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تُو نے
آئینۂ فطرت میں دکھا اپنی خودی بھی!

❀❀❀

سرودِ حلال

کھل تو جاتا ہے مُغَنّی کے بم و زیر سے دل
نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشود!
ہے ابھی سینۂ افلاک میں پنہاں وہ نَوا
جس کی گرمی سے پگھل جائے ستاروں کا وجود
جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
اور پیدا ہو ایازی سے مقامِ محمود

IQBAL FORUM

مہ و انجم کا یہ حیرت کدہ باقی نہ رہے
تو رہے اور ترا زمزمۂ لا موجود
جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
منتظر ہے کسی مُطرِب کا ابھی تک وہ سرود!

سرودِ حرام

نہ میرے ذکر میں ہے صُوفیوں کا سوز و سُرور
نہ میرا فکر ہے پیمانۂ ثواب و عذاب
خُدا کرے کہ اُسے اتفاق ہو مُجھ سے
فقیہِ شہر کہ ہے محرمِ حدیث و کتاب
اگر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نِگاہوں میں نائے و چنگ و رُباب!

❁❁❁

فوّارہ

یہ آبِ جُو کی روانی، یہ ہمکناریِ خاک
مری نِگاہ میں ناخُوب ہے یہ نظّارہ

IQBAL FORUM

اُدھر نہ دیکھ، اِدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زورِ دروں سے ہُوا ہے فوّارہ

شاعر

مشرق کے نیستاں میں ہے محتاجِ نَفَس نَے
شاعر! ترے سینے میں نَفَس ہے کہ نہیں ہے
تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
اچھّی نہیں اِس قوم کے حق میں عجمی لَے
شیشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مَے
ایسی کوئی دُنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے
ہر لحظہ نیا طُور، نئی برقِ تجلّی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طَے!

IQBAL FORUM

شعرِ عجم

ہے شعرِ عجم گرچہ طرب ناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز
افسردہ اگر اِس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مُرغِ سحر خیز
وہ ضرب اگر کوہ شکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولتِ پرویز
اقبالؔ یہ ہے خارہ تراشی کا زمانہ!
'از ہرچہ بآئینہ نمایند بہ پرہیز'

❀❀❀

ہُنر وَرانِ ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیُّل ان کا
ان کے اندیشۂ تاریک میں قوموں کے مزار
موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
زندگی سے ہُنر ان برہمنوں کا بیزار

IQBAL FORUM

چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ، بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار!

مردِ بزرگ

اُس کی نفرت بھی عمیق، اُس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اُس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
انجمن میں بھی میسّر رہی خلوت اُس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جُدا، سب کا رفیق
مثلِ خورشیدِ سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ، معانی میں دقیق
اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جُدا
اس کے اَحوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

IQBAL FORUM

عالمِ نَو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نَو کی تصویر
اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر
بدن اِس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک
روح اِس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر

اِیجادِ معانی

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خداداد
کوشش سے کہاں مردِ ہُنر مند ہے آزاد!
خونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
میخانۂ حافظ ہو کہ بُت خانۂ بہزاد
بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کُھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد!

IQBAL FORUM

موسیقی

وہ نغمہ سردیِ خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سُن کے ترا چہرہ تاب ناک نہیں
نَوا کو کرتا ہے موجِ نفَس سے زہر آلُود
وہ نَے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں
پھرا مَیں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبانِ لالہ چاک نہیں

❀❀❀

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اِس خوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلاد سے دمِ تعزیر
ٹھہر ٹھہر کہ بہت دِل کشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تاب ناکیِ شمشیر!

❀❀❀

IQBAL FORUM

شعر

مَیں شعر کے اَسرار سے محرم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے، تاریخِ اُمَم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابَدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل!

❀❀❀

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبرئیل و اہرمن
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرُورِ انجمن
فاش یوں کرتا ہے اِک چینی حکیم اَسرارِ فن
شعر گویا رُوحِ موسیقی ہے، رَقص اِس کا بدن!

IQBAL FORUM

ضبط

طریقِ اہلِ دُنیا ہے گِلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی
یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ ہے ضبطِ فغاں شیری، فغاں رُوباہی و میشی!

❀❀❀

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رَقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رَقص میں ہے ضربِ کلیم اللّٰہی!
صلہ اُس رَقص کا ہے تشنگیِ کام و دہن
صلہ اِس رَقص کا درویشی و شاہنشاہی!

❀❀❀

IQBAL
FORUM

سیاساتِ
مشرق و مغرب

IQBAL FORUM

اشتراکیت

قوموں کی روِش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود نہیں رُوس کی یہ گرمیِ رفتار
اندیشہ ہوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسُودہ طریقوں سے زمانہ ہُوا بیزار
اِنساں کی ہَوَس نے جنہیں رکھا تھا چھُپا کر
کُھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اَسرار
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار
جو حرفِ 'قُلِ الْعَفْو' میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

کارل مارکس کی آواز

یہ عِلم و حِکمت کی مُہرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش
نہیں ہے دُنیا کو اب گوارا پُرانے افکار کی نمائش
تری کتابوں میں اے حکیمِ معاش رکھا ہی کیا ہے آخر
خطوطِ خم دار کی نمائش، مریز و کج دار کی نمائش
جہانِ مغرب کے بُت کدوں میں کلیساؤں میں مدرسوں میں
ہَوس کی خُوں ریزیاں چھپاتی ہے عقلِ عیّار کی نمائش

❀❀❀

انقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سازِ حیات
خودی کی موت ہے یہ، اور وہ ضمیر کی موت
دِلوں میں ولولۂ انقلاب ہے پیدا
قریب آ گئی شاید جہانِ پیر کی موت!

IQBAL FORUM

خوشامد

میں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ، لیکن
اربابِ نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز
کر تُو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا، اور نئے دَور کا آغاز
معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی اُلّو کو اگر 'رات کا شہباز'!

❀❀❀

مناصب

ہُوا ہے بندۂ مومن فسونِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک
ترے بلند مناصب کی خیر ہو، یا رب!!
کہ اُن کے واسطے تُو نے کیا خودی کو ہلاک

IQBAL FORUM

مگر یہ بات چھُپائے سے چھُپ نہیں سکتی
سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعتِ چالاک
شریکِ حُکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط اُن کا جوہرِ اِدراک!

❀❀❀

یورپ اور یہود

یہ عیشِ فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
دلِ سینۂ بے نُور میں محرومِ تسلّی
تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دُھویں سے
یہ وادیِ ایمن نہیں شایانِ تجلّی
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولّی!

IQBAL FORUM

نفسیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا، علما بھی، حکما بھی
خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ
مقصد ہے اُن اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرحِ معانی میں یگانہ
'بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دیں رمِ آہو
باقی نہ رہے شیر کی شیری' کا فسانہ'
کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

❀❀❀

بلشویک رُوس

روِش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیرِ جہاں میں ہے کیا بات

IQBAL FORUM

ہوئے ہیں کسرِ چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات
یہ وَحی دہریتِ روس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات!

❀❀❀

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں اِمروز نہیں ہے!

❀❀❀

مشرق

مری نَوا سے گریبانِ لالہ چاک ہُوا
نسیمِ صبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی

IQBAL FORUM

نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اِس کی
کہ رُوحِ شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی
مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دار و رسن کی تلاش میں ہے ابھی

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یا رب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اِس کے پُجاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اِس نے دوصد ہزار ابلیس!

خواجگی

دورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم
اہلِ سجادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام

IQBAL FORUM

اس میں پیری کی کرامت ہے نہ میری کا ہے زور
سیکڑوں صدیوں سے خُوگر ہیں غلامی کے عوام
خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
پُختہ ہو جاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام!

❀ ❀ ❀

غلاموں کے لیے

حکمتِ مشرق و مغرب نے سِکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبُوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

اہلِ مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اَسرارِ قدیم
دفعتہً جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمَم
ہے وہ قوّت کہ حریف اِس کی نہیں عقلِ حکیم
ہر زمانے میں دِگرگُوں ہے طبیعت اِس کی
کبھی شمشیرِ محمدؐ ہے، کبھی چوبِ کلیمؑ!

ابنِ سینا

(۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہر ناک ابنِ سینا کی لاش
ہونے کو ہے یہ مُردۂ دیرینہ قاش قاش!

IQBAL FORUM

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گُرگ کو ہے بَرّۂ معصوم کی تلاش!
اے وائے آبروئے کلیسا کا آئنہ
روما نے کر دیا سرِ بازار پاش پاش
پیرِ کلیسیا! یہ حقیقت ہے دلخراش!

ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام[1]

لا کر برہمنوں کو سیاست کے بیچ میں
زُنّاریوں کو دیرِ کُہن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ مُحمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیُّلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

[1] بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزارِ خُتن سے نکال دو
اقبالؔ کے نفَس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

جمعیّتِ اقوامِ مشرق[1]

پانی بھی مُسخّر ہے، ہوا بھی ہے مُسخّر
کیا ہو جو نِگاہِ فلکِ پیر بدل جائے
دیکھا ہے ملوکیتِ افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اُس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کُرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

---

[1] بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

سُلطانی جاوید

غوّاص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز
فطرت کو گوارا نہیں سُلطانیِ جاوید
ہر چند کہ یہ شعبدہ بازی ہے دلِ آویز
فرہاد کی خارا شکنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دنیا میں مُلوکیّتِ پرویز!

جمہوریت

اس راز کو اِک مردِ[1] فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اُسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گِنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے!

---

[1] استاں وال

IQBAL FORUM

یورپ اور سُوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سوریا نے کیا
نبیِ عِفّت و غم خواری و کم آزاری
صِلہ فرنگ سے آیا ہے سُوریا کے لیے
مے و قمار و ہجومِ زنانِ بازاری!

مسولینی[1]

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جُرم؟
بے محل بگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج
مَیں پھٹکتا ہوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تُو چھلنی مَیں چھاج

---

[1] ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

IQBAL FORUM

میرے سودائے مُلوکیّت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زُجاج؟
یہ عجائب شعبدے کس کی مُلوکیّت کے ہیں
راجدھانی ہے، مگر باقی نہ راجا ہے نہ راج
آلِ سیزر چوبِ نَے کی آبیاری میں رہے
اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!
تم نے لُوٹے بے نَوا صحرا نشینوں کے خیام
تم نے لُوٹی کِشتِ دہقاں، تم نے لُوٹے تخت و تاج
پردۂ تہذیب میں غارت گری، آدم کُشی
کل رَوا رکھی تھی تم نے، میں رَوا رکھتا ہوں آج!

گِلہ

معلوم کسے بندِ کی تقدیر کہ اب تک
بیچارہ کسی تاج کا تابندہ نگیں ہے
دہقاں ہے کسی قبر کا اُگلا ہُوا مُردہ!
بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیرِ زمیں ہے

IQBAL FORUM

جاں بھی گروِ غیر، بدن بھی گروِ غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے
یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہُوا تُو
مجھ کو تو گِلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

اِنتساب

کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
نہیں زمانۂ حاضر کو اِس میں دشواری
جہاں قمار نہیں، زن تنک لباس نہیں
جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
بدن میں گرچہ ہے اک رُوحِ ناشکیب و عمیق
طریقۂ اَب و جَد سے نہیں ہے بیزاری
جَسُور و زیرک و پُر دَم ہے بچّۂ بدوی
نہیں ہے فیضِ مکاتب کا چشمۂ جاری
نظر وروانِ فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
وہ سرزمیں مدنیّت سے ہے ابھی عاری!

IQBAL FORUM

لادِین سیاست

جو بات حق ہو، وہ مجھ سے چھُپی نہیں رہتی
خدا نے مجھ کو دیا ہے دلِ خبیر و بصیر
مری نِگاہ میں ہے یہ سیاستِ لادِیں
کنیزِ اہرمن و دُوں نہاد و مُردہ ضمیر
ہوئی ہے ترکِ کلیسا سے حاکمی آزاد
فرنگیوں کی سیاست ہے دیوِ بے زنجیر
متاعِ غیر پہ ہوتی ہے جب نظر اس کی
تو ہیں ہراوَلِ لشکر کلیسیا کے سفیر!

دامِ تہذیب

اقبالؔ کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر مِلّتِ مَظلُوم کا یورپ ہے خریدار

IQBAL FORUM

یہ پیرِ کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
بجلی کے چراغوں سے منوّر کیے افکار
جلتا ہے مگر شام و فلسطین پہ مرا دل
تدبیر سے کُھلتا نہیں یہ عُقدۂ دشوار
تُرکانِ 'جفا پیشہ' کے پنجے سے نکل کر
بیچارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار!

نصیحت

اک لُردِ فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظور وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
بیچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظُلم
بَرّے پہ اگر فاش کریں قاعدۂ شیر
سینے میں رہے رازِ ملوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اُسے پھیر

IQBAL FORUM

تاثیر میں اِکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹّی کا ہے اک ڈھیر!

ایک بحری قزّاق اور سکندر

سکندر

صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری
کہ تیری رہزنی سے تنگ ہے دریا کی پہنائی!

قزّاق

سکندر! حیف، تُو اِس کو جواں مردی سمجھتا ہے
گوارا اِس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رُسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفّاکی، مرا پیشہ ہے سفّاکی
کہ ہم قزّاق ہیں دونوں، تُو میدانی، میں دریائی!

IQBAL FORUM

جمعیتِ اقوام

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے خبرِ بد نہ مرے منہ سے نکل جائے
تقدیر تو مُبرم نظر آتی ہے ولیکن
پیرانِ کلیسا کی دُعا یہ ہے کہ ٹل جائے
ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

شام و فلسطین

رِندانِ فرانسیس کا میخانہ سلامت
پُر ہے مئے گُلرنگ سے ہر شیشہ حلَب کا
ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہلِ عرَب کا

IQBAL FORUM

مقصد ہے مُلوکیّتِ انگلیس کا کچھ اور
قِصّہ نہیں نارنج کا یا شہد و رُطَب کا

سیاسی پیشوا

اُمید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
یہ خاک باز ہیں، رکھتے ہیں خاک سے پیوند
ہمیشہ مور و مگس پر نِگاہ ہے اُن کی
جہاں میں ہے صِفَتِ عنکبوت اُن کی کمند
خوشا وہ قافلہ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیلِ مَلَکوتی و جذبہ ہائے بلند!

نفسیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں اَمراضِ اُمَم کے اسباب
کھول کر کہیے تو کرتا ہے بیاں کوتاہی

IQBAL FORUM

دینِ شیری میں غلاموں کے امام اور شیوخ
دیکھتے ہیں فقط اِک فلسفۂ رُوباہی
ہو اگر قُوّتِ فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی!

غلاموں کی نماز

(تُرکی وفدِ ہلالِ احمر لاہور میں)

کہا مجاہدِ ترکی نے مجھ سے بعدِ نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اِس قدر تمہارے امام
وہ سادہ مردِ مجاہد، وہ مومنِ آزاد
خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نمازِ غلام
ہزار کام ہیں مردانِ حُر کو دُنیا میں!
انہی کے ذوقِ عمل سے ہیں اُمتوں کے نظام
بدن غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم
کہ ہے مُرورِ غلاموں کے روز و شب پہ حرام

IQBAL FORUM

طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجّب ہے
ورائے سجدہ غریبوں کو اَور کیا ہے کام
خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے مِلّت کی زندگی کا پیام!

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دَوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذّتِ نمود میں ہے!

IQBAL FORUM

مشرق و مغرب

یہاں مَرَض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرَض کا سبب ہے نظامِ جمہوری
نہ مشرق اِس سے بَری ہے، نہ مغرب اِس سے بَری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

نفسیاتِ حاکمی

(اِصلاحات)

یہ مہر ہے بے مہریِ صیّاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام مری تازہ صفیری
رکھنے لگا مرجھائے ہوئے پھُول قفَس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری!

IQBAL FORUM

محرابِ گُل افغان

کے

افکار

IQBAL FORUM

(۱)

میرے کُہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں!
تیری چٹانوں میں ہے میرے اَب وجد کی خاک
روزِ ازل سے ہے تُو منزلِ شاہین و چرغ
لالہ و گُل سے تہی، نغمۂ بُلبل سے پاک
تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں، آب تِرا تاب ناک
باز نہ ہو گا کبھی بندۂ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے رُوح کو کر دوں ہلاک!
اے مرے فقرِ غیور! فیصلہ تیرا ہے کیا
خِلعتِ انگریز یا پیرہنِ چاک چاک!

(۲)

حقیقتِ ازلی ہے رَقابتِ اقوام
نگاہِ پیرِ فلک میں نہ مَیں عزیز، نہ تُو

IQBAL FORUM

خودی میں ڈوب، زمانے سے نا اُمید نہ ہو
کہ اِس کا زخم ہے درپردہ اہتمامِ رفُو
رہے گا تُو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دِل میں لَاشَرِیْکَ لَہٗ

(۳)

تری دُعا سے فضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اِس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے
وہی شراب، وہی ہائے و ہو رہے باقی
طریقِ ساقی و رسمِ کدُو بدل جائے
تری دُعا ہے کہ ہو تیری آرزو پُوری
مری دُعا ہے تری آرزُو بدل جائے!

(۴)

کیا چرخِ کج رَو کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں وا ماندۂ راہ

IQBAL FORUM

کڑکا سکندر بجلی کی مانند
تجھ کو خبر ہے اَے مرگِ ناگاہ
نادر نے لُوٹی دلّی کی دولت
اک ضربِ شمشیر، افسانہ کوتاہ
افغان باقی، کہسار باقی!
اَلْحُکْمُ لِلّٰہ! اَلْمُلْکُ لِلّٰہ!
حاجت سے مجبور مردانِ آزاد!
کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ
محرم خودی سے جس دم ہُوا فقر
تو بھی شہنشاہ، میں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سُلطاں کی درگاہ

(۵)

یہ مدرَسہ یہ کھیل یہ غوغائے رواروَ
اِس عیش فراواں میں ہے ہر لحظہ غمِ نَو

IQBAL FORUM

وہ عِلم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس عِلم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جَو
ناداں! ادَب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
اسبابِ ہُنر کے لیے لازم ہے تگ و دَو
فطرت کے نوامیس پہ غالب ہے ہُنرمند
شام اِس کی ہے مانندِ سحَر صاحبِ پَرتَو
وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مِہر سے شبنم کی طرح ضَو!

(۶)

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دَور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ
اُس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصوُّر میں فقط بزمِ شبانہ

IQBAL FORUM

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ

(۷)

رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندُستان
تُو بھی اَے فرزندِ کُہستاں! اپنی خودی پہچان
اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!
موسم اچھا، پانی وافر، مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا، وہ کیسا دہقان
اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!
اونچی جس کی لہر نہیں ہے، وہ کیسا دریائے
جس کی ہوائیں تُند نہیں ہیں، وہ کیسا طوفان
اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

IQBAL FORUM

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ
اُس بندے کی دہقانی پر سُلطانی قربان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

تیری بے علمی نے رکھ لی بے علموں کی لاج
عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

(۸)

زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر
شَپرّک کہتی ہے تُجھ کو کور چشم و بے ہُنر
لیکن اَے شہباز! یہ مرغانِ صحرا کے اچھوت
ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خم سے بے خبر
ان کو کیا معلوم اِس طائر کے احوال و مقام
روح ہے جس کی دمِ پرواز سرتا پا نظر!

IQBAL FORUM

(۹)

عشق طِینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہَوس
پَرِ شہباز سے ممکن نہیں پروازِ مگس
یوں بھی دستورِ گلستاں کو بدل سکتے ہیں
کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفَس
سفر آمادہ نہیں منتظرِ بانگِ رحیل
ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جَرس!
گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مردہ ہے، مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفَس
پرورش دل کی اگر مدِّنظر ہے تجھ کو
مردِ مومن کی نِگاہِ غلَط انداز ہے بس!

(۱۰)

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

IQBAL FORUM

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری
عجب نہیں ہے اگر اِس کا سوز ہے ہمہ سوز
کہ نیستاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری
خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سُلطانی
کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کرّاری
نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کُلاہی کو
یہ بے کُلاہ ہے سرمایۂ کُلہ داری

(۱۱)

جس کے پرتَو سے منوّر رہی تیری شبِ دوش
پھر بھی ہوسکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش
مردِ بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گِلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش
نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
جو ہُوا نالۂ مُرغانِ سحر سے مدہوش

IQBAL FORUM

مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش!

(۱۲)

لادینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تُو
دارُو ہے ضعیفوں کا 'لَا غَالِبَ اِلَّا ھُوْ'
صیّادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
دِلکش ہے فضا، لیکن بے نافۂ تمام آہُو
بے اشکِ سحرگاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ پیکانی خوشتر ہے کنارِ جُو
صیّاد ہے کافر کا، نخچیر ہے مومن کا
یہ دَیر کُہن یعنی بُت خانۂ رنگ و بُو
اے شیخ، امیروں کو مسجد سے نکلوا دے
ہے ان کی نمازوں سے محراب تُرش ابرُو

IQBAL FORUM

(۱۳)

مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دِگرگُوں
معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا
ہر سینے میں اک صبحِ قیامت ہے نمودار
افکار جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا
کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیرِ حرم تیری مناجاتِ سحر کیا
ممکن نہیں تخلیقِ خودی خانقہوں سے
اس شعلۂ نم خوردہ سے ٹُوٹے گا شرر کیا!

(۱۴)

بے جرأتِ رندانہ ہر عشق ہے رُوباہی
بازو ہے قوی جس کا، وہ عشق ہے اللّٰہی
جو سختیِ منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی

IQBAL FORUM

وحشت نہ سمجھ اس کو اے مردِ میدانی!
کُہسار کی خلوَت ہے تعلیمِ خودآگاہی
دُنیا ہے روایاتی، عُقبیٰ ہے مناجاتی
درباز دو عالَم را، ایں است شہنشاہی!

(۱۵)

آدم کا ضمیر اِس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالکِ رہ! عِلمِ فقیری
فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری
خوددار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الٰہی
ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری
افرنگ زخود بے خبرت کرد وگرنہ
اے بندۂ مؤمن! تُو بشیری، تُو نذیری!

IQBAL FORUM

(۱۶)

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!
جو فقر ہُوا تلخیِ دَوراں کا گِلہ مند
اُس فقر میں باقی ہے ابھی بُوئے گدائی
اس دَور میں بھی مردِ خُدا کو ہے میسّر
جو معجزہ پربت کو بنا سکتا ہے رائی
در معرکہ بے سوزِ تو ذوقے نتواں یافت
اے بندۂ مؤمن تو کُجائی، تو کُجائی
خورشید! سرا پردۂ مشرق سے نکل کر
پہنا مرے کُہسار کو ملبوسِ حنائی

(۱۷)

آگ اِس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں

IQBAL FORUM

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خزف کو کرے نگیں
تُو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ
خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تری جبیں
یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
ہمت ہو پرکشا تو حقیقت میں کچھ نہیں
بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
زیرِ پر آ گیا تو یہی آسماں، زمیں!

(۱۸)

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری
عزیز ہے انہیں نامِ وزیری و محسود
ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری
ہزار پارہ ہے کہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بتوں کا زُنّاری

IQBAL FORUM

وہی حرم ہے وہی اعتبارِ لات و منات
خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

(۱۹)

نگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے
نگاہ وہ ہے کہ محتاجِ مہر و ماہ نہیں
فرنگ سے بہت آگے ہے منزلِ مؤمن
قدم اُٹھا! یہ مقام انتہائے راہ نہیں
کھلے ہیں سب کے لیے غربیوں کے میخانے
علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوزِ 'لا اِلٰہ' نہیں
سنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر؟
کلیم پوش ہوں میں صاحبِ کلاہ نہیں!

IQBAL FORUM

(۲۰)

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کُہستانی
دنیا میں مُحاسِب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سُلطانی
یہ حسن و لطافت کیوں، وہ قوّت و شوکت کیوں
بلبل چمنستانی، شہباز بیابانی!
اے شیخ! بہت اچھی مکتب کی فضا، لیکن
بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی
صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!

❀❀❀

IQBAL
FORUM

ارمغانِ حجاز

(اُردو)

علامہ محمد اقبالؔ



IQBAL FORUM

فہرست

اُردو نظمیں

ابلیس کی مجلس شوریٰ	۶۱۲
بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو	۶۲۱
تصویر و مصور	۶۲۳
عالم برزخ	۶۲۵
زمین	۶۲۷
معزول شہنشاہ	۶۲۸
دوزخی کی مناجات	۶۲۸
آواز غیب	۶۳۲
رباعیات	۶۳۴
ملا زادہ لولابی کشمیری کا بیاض	۶۳۹
سر اکبر حیدری صدر اعظم حیدرآباد دکن کے نام	۶۵۳
حسین احمد	۶۵۴
حضرت انساں	۶۵۴

IQBAL FORUM

اُردو نظمیں

IQBAL FORUM

اِبلیس کی مجلسِ شُوریٰ

۱۹۳۶ء

اِبلیس

یہ عناصِر کا پُرانا کھیل، یہ دُنیائے دُوں
ساکنانِ عرشِ اعظم کی تمنّاؤں کا خوں!
اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز
جس نے اِس کا نام رکّھا تھا جہانِ کاف و نُوں
مَیں نے دکھلایا فرنگی کو مُلوکیّت کا خواب
مَیں نے توڑا مسجِد و دَیر و کلیسا کا فُسوں
میں نے ناداروں کو سکھلایا سبق تقدیر کا
مَیں نے مُنعِم کو دیا سرمایہ داری کا جُنوں
کون کرسکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد
جس کے ہنگاموں میں ہو اِبلیس کا سوزِ دروں
جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند
کون کر سکتا ہے اُس نخلِ کُہن کو سرنگُوں!

IQBAL FORUM

پہلا مُشیر

اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام
پُختہ تر اِس سے ہوئے خُوئے غلامی میں عوام
ہے ازل سے اُن غریبوں کے مُقدّر میں سجود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام
آرزو اوّل تو پیدا ہو نہیں سکتی کہیں
ہو کہیں پیدا تو مر جاتی ہے یا رہتی ہے خام
یہ ہماری سعیِ پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صُوفی و مُلّا مُلوکیّت کے بندے ہیں تمام
طبعِ مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ 'قوالی' سے کچھ کم تر نہیں 'علمِ کلام'!
ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام
کس کی نومیدی پہ حُجّت ہے یہ فرمانِ جدید؟
'ہے جہاد اِس دَور میں مردِ مُسلماں پر حرام'!

IQBAL FORUM

دُوسرا مُشیر

خیر ہے سُلطانیِ جمہور کا غوغا کہ شر
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

پہلا مُشیر

ہُوں، مگر میری جہاں بینی بتاتی ہے مجھے
جو مُلوکیّت کا اک پردہ ہو، کیا اُس سے خطر!
ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہُوا ہے خود شناس و خود نگر
کاروبارِ شہر یاری کی حقیقت اور ہے
یہ وجودِ میر و سُلطاں پر نہیں ہے منحصر
مجلسِ مِلّت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سُلطاں، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر
تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن، اندرُوں چنگیز سے تاریک تر!

IQBAL FORUM

تیسرا مُشیر

روحِ سلطانی رہے باقی تو پھر کیا اضطراب
ہے مگر کیا اُس یہودی کی شرارت کا جواب؟
وہ کلیمِ بے تجلّی، وہ مسیحِ بے صلیب
نیست پیغمبر ولیکن در بغل دارد کتاب
کیا بتاؤں کیا ہے کافر کی نگاہِ پردہ سوز
مشرق و مغرب کی قوموں کے لیے روزِ حساب!
اِس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا طبیعت کا فساد
توڑ دی بندوں نے آقاؤں کے خیموں کی طناب!

چوتھا مُشیر

توڑ اس کا رومۃ الکُبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ
آلِ سیزر کو دکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب
کون بحرِ روم کی موجوں سے ہے لپٹا ہُوا
'گاہ بالد چوں صنوبر، گاہ نالد چوں رباب'

IQBAL FORUM

تیسرا مُشیر

میں تو اُس کی عاقبت بینی کا کچھ قائل نہیں
جس نے افرنگی سیاست کو کیا یوں بے حجاب

پانچواں مُشیر

(ابلیس کو مخاطب کر کے)

اے ترے سوزِ نَفَس سے کارِ عالَم اُستوار!
تُو نے جب چاہا، کیا ہر پردگی کو آشکار
آب و گِل تیری حرارت سے جہانِ سوز و ساز
ابلۂ جنّت تری تعلیم سے دانائے کار
تجھ سے بڑھ کر فطرتِ آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار
کام تھا جن کا فقط تقدیس و تسبیح و طواف
تیری غیرت سے ابد تک سرنگُون و شرمسار

IQBAL FORUM

گرچہ ہیں تیرے مُرید افرنگ کے ساحر تمام
اب مجھے اُن کی فراست پر نہیں ہے اعتبار
وہ یہودی فتنہ گر، وہ روحِ مزدک کا بُروز
ہر قبا ہونے کو ہے اس کے جنُوں سے تار تار
زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرغ
کتنی سُرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار
چھا گئی آشفتہ ہو کر وسعتِ افلاک پر
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اِک مُشتِ غبار
فتنۂ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج
کانپتے ہیں کوہسار و مرغزار و جُوئبار
میرے آقا! وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے
جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

اِبلیس

(اپنے مُشیروں سے)

ہے مرے دستِ تصرُّف میں جہانِ رنگ و بُو
کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ تُو بتُو

IQBAL FORUM

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
مَیں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہُو
کیا اِمامانِ سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہُو
کارگاہِ شیشہ جو ناداں سمجھتا ہے اسے
توڑ کر دیکھے تو اِس تہذیب کے جام و سبُو!
دستِ فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو
کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ مغز، آشفتہ مُو
ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اُس اُمّت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو
خال خال اِس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحرگاہی سے جو ظالم وضُو

جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایّام ہے
مزدکیّت فتنۂ فردا نہیں، اسلام ہے!

IQBAL FORUM

(۲)

جانتا ہوں مَیں یہ اُمّت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دِیں
جانتا ہوں مَیں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستیں
عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
الحذر! آئینِ پیغمبر سے سو بار الحذر
حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے
نَے کوئی فغفور و خاقاں، نَے فقیرِ رہ نشیں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک صاف
مُنعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں!

IQBAL FORUM

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خُوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں
ہے یہی بہتر اِلٰہیّات میں اُلجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں اُلجھا رہے

(۳)

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات
ہو نہ روشن اُس خُدا اندیش کی تاریک رات
ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جُدا یا عینِ ذات؟
آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدّد جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟
ہیں کلامُ اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
اُمّتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟
کیا مُسلماں کے لیے کافی نہیں اِس دَور میں
یہ اِلٰہیّات کے ترشے ہوئے لات و منات؟

IQBAL FORUM

تم اُسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اِس کے سب مُہرے ہوں مات
خیر اِسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اَوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات
ہے وہی شعر و تصوُّف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات
ہر نَفَس ڈرتا ہوں اِس اُمّت کی بیداری سے مَیں
ہے حقیقت جس کے دِیں کی احتسابِ کائنات
مست رکھو ذِکر و فکرِ صُبحگاہی میں اسے
پُختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

❀❀❀

بُڈّھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تُجھ کو گوارا
اس دشت سے بہتر ہے نہ دِلّی نہ بخارا

IQBAL FORUM

جس سمت میں چاہے صِفَتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے، وہ صحرا بھی ہمارا
غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دَو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا
حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہُنَر کر
کہتے ہیں کہ شیشے کو بنا سکتے ہیں خارا
افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے مِلّت کے مقدّر کا ستارا
محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غوّاص
کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا
دِیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو مِلّت
ہے ایسی تجارت میں مُسلماں کا خسارا
دُنیا کو ہے پھر معرکۂ رُوح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا
اللہ کو پامردیِ مومن پہ بھروسا
اِبلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

IQBAL FORUM

تقدیرِ اُمم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا
اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کُہن سے
'شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را'!

تصویر و مُصوّر

تصویر

کہا تصویر نے تصویر گر سے
نمائش ہے مری تیرے ہُنر سے
ولیکن کس قدر نامُنصفی ہے
کہ تُو پوشیدہ ہو میری نظر سے!

مُصوِّر

گراں ہے چشمِ بینا، دیدہ وَر پر
جہاں بینی سے کیا گزری شرر پر!

IQBAL FORUM

نظر، درد و غم و سوز و تب و تاب
تُو اے ناداں، قناعت کر خبر پر

تصویر

خبر، عقل و خِرد کی ناتوانی
نظر، دل کی حیاتِ جاودانی
نہیں ہے اِس زمانے کی تگ و تاز
سزاوارِ حدیثِ 'لن ترانی'

مُصوِّر

تُو ہے میرے کمالاتِ ہُنر سے
نہ ہو نومید اپنے نقش گر سے
مرے دیدار کی ہے اِک یہی شرط
کہ تُو پنہاں نہ ہو اپنی نظر سے

❀ ❀ ❀

IQBAL FORUM

عالمِ برزخ

مُردہ اپنی قبر سے

کیا شے ہے، کس امروز کا فردا ہے قیامت
اے میرے شبستانِ کُہن! کیا ہے قیامت؟

قبر

اے مردۂ صد سالہ! تجھے کیا نہیں معلوم؟
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت!

مُردہ

جس موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت
اُس موت کے پھندے میں گرفتار نہیں مَیں
ہر چند کہ ہوں مُردۂ صد سالہ ولیکن
ظلمت کدۂ خاک سے بیزار نہیں میں
ہو رُوح پھر اِک بار سوارِ بدنِ زار
ایسی ہے قیامت تو خریدار نہیں میں

IQBAL FORUM

صدائے غیب

نے نصیبِ مار و کژدُم، نے نصیبِ دام و دَد
ہے فقط محکوم قوموں کے لیے مرگِ ابَد
بانگِ اسرافیل اُن کو زندہ کر سکتی نہیں
روح سے تھا زندگی میں بھی تہی جن کا جسَد
مر کے جی اُٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام
گرچہ ہر ذی رُوح کی منزل ہے آغوشِ لحَد

قبر

(اپنے مُردے سے)

آہ، ظالم! تُو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوز ناک
تیری میّت سے مری تاریکیاں تاریک تر
تیری میّت سے زمیں کا پردۂ ناموس چاک
اَلحذَر، محکوم کی میّت سے سو بار اَلحذَر
اے سرافیل! اے خدائے کائنات! اَے جانِ پاک!

IQBAL FORUM

صدائے غیب

گرچہ برہم ہے قیامت سے نظامِ ہست و بُود
ہیں اِسی آشوب سے بے پردہ اسرارِ وجود
زلزلے سے کوہ و دَر اُڑتے ہیں مانندِ سحاب
زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود
ہر نئی تعمیر کو لازم ہے تخریبِ تمام
ہے اِسی میں مشکلاتِ زندگانی کی کشُود

زمین

آہ یہ مرگِ دوام، آہ یہ رزمِ حیات
ختم بھی ہو گی کبھی کشمکشِ کائنات!
عقل کو مِلتی نہیں اپنے بُتوں سے نجات
عارف و عامی تمام بندۂ لات و منات
خوار ہُوا کس قدر آدمِ یزداں صفات
قلب و نظر پر گراں ایسے جہاں کا ثبات
کیوں نہیں ہوتی سحر حضرتِ انساں کی رات؟

IQBAL FORUM

معزولِ شہنشاہ

ہو مبارک اُس شہنشاہ نِکو فرجام کو
جس کی قربانی سے اَسرارِ مُلوکیّت ہیں فاش
'شاہ' ہے برطانوی مندر میں اک مٹی کا بت
جس کو کر سکتے ہیں، جب چاہیں پجاری پاش پاش
ہے یہ مُشک آمیز افیوں ہم غلاموں کے لیے
ساحرِ انگلیس! مارا خواجۂ دیگر تراش

دوزخی کی مُناجات

اس دَیرِ کُہن میں ہیں غرض مند پُجاری
رنجیدہ بُتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خُدا یاد
"پُوجا بھی ہے بے سُود" نمازیں بھی ہیں بے سُود
قسمت ہے غریبوں کی وہی نالہ و فریاد
ہیں گرچہ بلندی میں عمارات فلک بوس
ہر شہر حقیقت میں ہے ویرانۂ آباد

IQBAL FORUM

تیشے کی کوئی گردشِ تقدیر تو دیکھے
سیراب ہے پرویز، جگر تشنہ ہے فرہاد
یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت
جو کچھ ہے، وہ ہے فکرِ مُلوکانہ کی ایجاد
اللہ! ترا شکر کہ یہ خطۂ پُرسوز
سوداگرِ یورپ کی غلامی سے ہے آزاد!

❀❀❀

مسعود مرحوم

یہ مہر و مہ، یہ ستارے یہ آسمانِ کبود
کسے خبر کہ یہ عالم عدم ہے یا کہ وجود
خیالِ جادہ و منزل فسانہ و افسوں
کہ زندگی ہے سراپا رحیلِ بے مقصود
رہی نہ آہ، زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگارِ کمالاتِ احمد و محمود

IQBAL FORUM

زوالِ علم و ہُنر مرگِ ناگہاں اُس کی
وہ کارواں کا متاعِ گراں بہا مسعود!
مجھے رلاتی ہے اہلِ جہاں کی بے دردی
فغانِ مُرغِ سحَر خواں کو جانتے ہیں سرود
نہ کہہ کہ صبر میں پنہاں ہے چارۂ غمِ دوست
نہ کہہ کہ صبر معمّائے موت کی ہے کشُود
"دلے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است
زعشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است"
(سعدیؒ)

نہ مُجھ سے پوچھ کہ عمرِ گریز پا کیا ہے
کسے خبر کہ یہ نیرنگ و سیمیا کیا ہے
ہُوا جو خاک سے پیدا' وہ خاک میں مستور
مگر یہ غَیبتِ صُغرٰی ہے یا فنا' کیا ہے!
غبارِ راہ کو بخشا گیا ہے ذوقِ جمال
خِرد بتا نہیں سکتی کہ مُدّعا کیا ہے
دل و نظر بھی اِسی آب و گِل کے ہیں اعجاز
نہیں تو حضرتِ اِنساں کی انتہا کیا ہے؟

IQBAL FORUM

جہاں کی رُوحِ رواں 'لا الٰہ اِلّا ھُو'
مسیح و میخ و چلیپا' یہ ماجرا کیا ہے!
قصاص خونِ تمنّا کا مانگیے کس سے
گناہ گار ہے کون اور خوں بہا کیا ہے

غمیں مشو کہ بہ بندِ جہاں گرفتاریم
طلسم ہا شکند آں دلے کہ ما داریم

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات
خودی ہے زندہ تو دریا ہے بے کرانہ ترا
ترے فراق میں مُضطر ہے موجِ نیل و فرات
خودی ہے مردہ تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم
خودی ہے زندہ تو سُلطانِ جُملہ موجودات
نگاہ ایک تجلّی سے ہے اگر محروم
دو صد ہزار تجلّی تلافیِ مافات
مقام بندۂ مؤمن کا ہے ورائے سپہر
زمیں سے تا بہ ثُریّا تمام لات و منات

IQBAL FORUM

حریمِ ذات ہے اس کا نشیمنِ ابدی
نہ تیرہ خاکِ لحد ہے، نہ جلوہ گاہِ صفات
خود آ گہاں کہ ازیں خاکداں بروں جستند
طلسمِ مہر و سپہر و ستارہ بشکستند

❀❀❀

آوازِ غیب

آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!
کس طرح ہوا کند ترا نشترِ تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
تُو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شُعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک

IQBAL FORUM

اب تک ہے رواں گرچہ لہُو تیری رگوں میں
نے گرمیِ افکار، نہ اندیشۂ بے باک
روشن تو وہ ہوتی ہے، جہاں بیں نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک
باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سُلطانی و مُلّائی و پیری!

IQBAL FORUM

رُباعیات

مری شاخِ اَمَل کا ہے ثمر کیا
تری تقدیر کی مجھ کو خبر کیا
کلی گُل کی ہے محتاجِ کشُود آج
نسیمِ صبحِ فردا پر نظر کیا!

❀❀❀

فراغت دے اُسے کارِ جہاں سے
کہ چھوٹے ہر نَفَس کے امتحاں سے
ہُوا پیری سے شیطاں کُہنہ اندیش
گناہِ تازہ تر لائے کہاں سے!

❀❀❀

IQBAL FORUM

دِگرگُوں عالمِ شام و سحر کر
جہانِ خشک و تر زیر و زبَر کر
رہے تیری جدائی داغ سے پاک
مرے بے ذوق سجدوں سے حذَر کر

❁❁❁

غریبی میں ہُوں محسودِ امیری
کہ غیرت مند ہے میری فقیری
حذَر اِس فقر و درویشی سے، جس نے
مسلماں کو سکھا دی سربزیری!

❁❁❁

خرد کی تنگ دامانی سے فریاد
تجلّی کی فراوانی سے فریاد
گوارا ہے اُسے نظّارۂ غیر
نِگہ کی نامسلمانی سے فریاد!

❁❁❁

IQBAL FORUM

کہا اقبالؔ نے شیخِ حرم سے
تہِ محرابِ مسجد سو گیا کون
ندا مسجد کی دیواروں سے آئی
فرنگی بُت کدے میں کھو گیا کون؟

❁❁❁

کُہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد
کہ ہے مردِ مُسلماں کا لہُو سرد
بُتوں کو میری لا دینی مبارک
کہ ہے آج آتشِ 'اللہ ھُو' سرد

❁❁❁

حدیثِ بندۂ مؤمن دِل آویز
جگر پُرخُوں، نفس روشن، نگہ تیز
میسّر ہو کسے دیدار اُس کا
کہ ہے وہ رونقِ محفل کم آمیز

❁❁❁

IQBAL FORUM

تمیزِ خار و گُل سے آشکارا
نسیمِ صبح کی روشن ضمیری
حفاظت پھول کی ممکن نہیں ہے
اگر کانٹے میں ہو خوئے حریری

❀❀❀

نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی
کہ اصلِ زندگی ہے خودنمائی
نہ دریا کا زیاں ہے، نے گُہر کا
دلِ دریا سے گوہر کی جُدائی

❀❀❀

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مُسلماں کیوں نہیں ہے
عبَث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں
تُو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے؟

❀❀❀

IQBAL FORUM

خرد دیکھے اگر دِل کی نگہ سے
جہاں روشن ہے نورِ 'لا اِلٰہ' سے
فقط اک گردشِ شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے

❀❀❀

کبھی دریا سے مثلِ موج اُبھر کر
کبھی دریا کے سینے میں اُتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گزر کر
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر!

❀❀❀

IQBAL FORUM

مُلّا زادہ ضیغم لولابی

کشمیری کا بیاض

IQBAL FORUM

(۱)

پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہُوا سیماب
مرغانِ سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب
اے وادیِ لولاب!

گر صاحبِ ہنگامہ نہ ہو منبر و محراب
دِیں بندۂ مومن کے لیے موت ہے یا خواب
اے وادیِ لولاب!

ہیں ساز پہ موقوف نوا ہائے جگر سوز
ڈِھیلے ہوں اگر تار تو بیکار ہے مضراب
اے وادیِ لولاب!

مُلّا کی نظر نورِ فراست سے ہے خالی
بے سوز ہے میخانۂ صُوفی کی مئے ناب
اے وادیِ لولاب!

بیدار ہوں دِل جس کی فغانِ سحری سے
اس قوم میں مدّت سے وہ درویش ہے نایاب
اے وادیِ لولاب!

IQBAL FORUM

(۲)

موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام
مکر و فنِ خواجگی کاش سمجھتا غلام!
شرعِ ملوکانہ میں جدّتِ احکام دیکھ
صُور کا غوغا حلال، حشر کی لذّت حرام!
اے کہ غلامی سے ہے رُوح تری مُضمحل
سینۂ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام!

(۳)

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر!
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر!
سینۂ افلاک سے اُٹھتی ہے آہِ سوز ناک
مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوبِ سلطان و امیر

IQBAL FORUM

کہہ رہا ہے داستاں بیدردیِ ایّام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانۂ دہقانِ پیر
آہ! یہ قومِ نجیب و چرب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیر گیر؟

(۴)

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو
تھرتھراتا ہے جہانِ چار سُوے و رنگ و بُو
پاک ہوتا ہے ظن و تخمیں سے اِنساں کا ضمیر
کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو
وہ پُرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
عشق سیتا ہے اُنہیں بے سوزن و تارِ رفُو
ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیّت کا بُتِ سنگیں دِل و آئینہ رو

IQBAL FORUM

(۵)

دُرّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں
حیرت میں ہے صیاد یہ شاہیں ہے کہ دُرّاج!
ہر قوم کے افکار میں پیدا ہے تلاطم
مشرق میں ہے فردائے قیامت کی نمود آج
فطرت کے تقاضوں سے ہُوا حشر پہ مجبور
وہ مُردہ کہ تھا بانگِ سرافیل کا محتاج

(۶)

رندوں کو بھی معلوم ہیں صُوفی کے کمالات
ہر چند کہ مشہور نہیں اُن کے کرامات
خود گیری و خودداری و گلبانگِ 'اناالحق'
آزاد ہو سالک تو ہیں یہ اِس کے مقامات
محکوم ہو سالک تو یہی اِس کا 'ہمہ اوست'
خود مُردہ و خود مرقد و خود مرگِ مفاجات!

IQBAL FORUM

(۷)

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبّیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رُہبانی
یہی ہے مرنے والی اُمتوں کا عالمِ پیری
شیاطینِ مُلوکیّت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو
کہ خود نخچیر کے دل میں ہو پیدا ذوقِ نخچیری
چہ بے پروا گذشتند از نوائے صبحگاہِ من
کہ بُرد آں شور و مستی از سیہ چشمانِ کشمیری!

(۸)

سمجھا لہو کی بوند اگر تُو اُسے تو خیر
دل آدمی کا ہے فقط اک جذبۂ بلند
گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحر کا ہے نقش بند

IQBAL FORUM

جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند

(۹)

کُھلا جب چمن میں کتب خانۂ گُل
نہ کام آیا مُلّا کو عِلمِ کتابی
متانت شکن تھی ہوائے بہاراں
غزل خواں ہُوا پیرکِ اندرابی
کہا لالۂ آتشیں پیرہن نے
کہ اَسرارِ جاں کی ہُوں میں بے حجابی
سمجھتا ہے جو موت خوابِ لحد کو
نہاں اُس کی تعمیر میں ہے خرابی
نہیں زندگی سلسلہ روز و شب کا
نہیں زندگی مستی و نیم خوابی
حیات است در آتشِ خود تپیدن
خوش آں دم کہ ایں نکتہ را بازیابی

IQBAL FORUM

اگر ز آتشِ دل شرارے بگیری
تواں کرد زیرِ فلک آفتابی

(۱۰)

آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ
محکوم کی رگ نرم ہے مانندِ رگِ تاک
محکوم کا دل مُردہ و افسردہ و نومید
آزاد کا دِل زندہ و پُرسوز و طرب ناک
آزاد کی دولت دلِ روشن، نفَسِ گرم
محکوم کا سرمایہ فقط دیدۂ نم ناک
محکوم ہے بیگانۂ اخلاص و مروّت
ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہے چالاک
ممکن نہیں محکوم ہو آزاد کا ہمدوش
وہ بندۂ افلاک ہے، یہ خواجۂ افلاک

IQBAL FORUM

(۱۱)

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ
یہ راز ہم سے چھپایا ہے میر واعظ نے
کہ خود حرم ہے چراغِ حرم کا پروانہ
طلسمِ بے خبری، کافری و دیں داری
حدیثِ شیخ و برہمن فسون و افسانہ
نصیبِ خطّہ ہو یارب وہ بندۂ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ
چھپے رہیں گے زمانے کی آنکھ سے کب تک
گہر ہیں آبِ وُلر کے تمام یک دانہ

(۱۲)

دِگرگُوں جہاں اُن کے زورِ عمل سے
بڑے معرکے زندہ قوموں نے مارے

IQBAL FORUM

منجم کی تقویمِ فردا ہے باطل
گرے آسمان سے پُرانے ستارے
ضمیرِ جہاں اس قدر آتشیں ہے
کہ دریا کی موجوں سے ٹوٹے ستارے
زمیں کو فراغت نہیں زلزلوں سے
نُمایاں ہیں فطرت کے باریک اشارے
ہمالہ کے چشمے اُبلتے ہیں کب تک
خضر سوچتا ہے وُلر کے کنارے!

(۱۳)

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں اُن کی تقدیریں
کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی اُن کی
معاف کرتی ہے فطرت بھی اُن کی تقصیریں
قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال
یہ اُمتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں

IQBAL FORUM

خودی سے مردِ خود آگاہ کا جمال و جلال
کہ یہ کتاب ہے باقی تمام تفسیریں
شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں میں، لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں
حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے
ورائے عقل ہیں اہلِ جنوں کی تدبیریں

(۱۴)

چہ کافرانہ قمارِ حیات می بازی
کہ بازمانہ بسازی بخود نمی سازی
دگر بمدرسہ ہائے حرم نمی بینم
دلِ جنید و نگاہِ غزالی و رازی
بحکمِ مفتیِ اعظم کہ فطرتِ ازلیست
بدینِ صعوہ حرام است کارِ شہبازی
ہماں فقیہِ ازل گفت جرّہ شاہیں را
بآسماں گروی با زمیں نہ پروازی

IQBAL FORUM

منم کہ توبہ نہ کردم زفاش گوئی ہا
زبیمِ ایں کہ بسلطاں کنند غمازی
بدستِ مانہ سمرقند و نے بخارا ایست
دُعا بگو زفقیراں بہ تُرکِ شیرازی

(۱۵)

ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ، ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ
وہاں دِگرگوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ
کنارِ دریا خضر نے مُجھ سے کہا بہ اندازِ محرمانہ
سکندری ہو، قلندری ہو، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ
حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایانِ خانقاہی
اُنہیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو سنگِ آستانہ
غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمزِ آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے، فضائے گردُوں ہے بے کرانہ
خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مُسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

IQBAL FORUM

مری اسیری پہ شاخِ گُل نے یہ کہہ کے صیّاد کو رُلایا
کہ ایسے پُرسوز نغمہ خواں کا گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ

(۱۶)

حاجت نہیں اے خطۂ گُل شرح و بیاں کی
تصویر ہمارے دلِ پرخوں کی ہے لالہ
تقدیر ہے اک نام مکافاتِ عمل کا
دیتے ہیں یہ پیغام خدایانِ ہمالہ
سَرما کی ہواؤں میں ہے عُریاں بدن اس کا
دیتا ہے ہُنر جس کا امیروں کو دوشالہ
امّید نہ رکھ دولتِ دنیا سے وفا کی
رم اس کی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ

(۱۷)

خودآگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اُس مردِ مجاہد پر زِرہ پوشی

IQBAL FORUM

(۱۸)

آں عزمِ بلند آور، آں سوزِ جگر آور
شمشیرِ پدر خواہی بازوئے پدر آور

(۱۹)

غریبِ شہر ہوں مَیں، سُن تو لے مری فریاد
کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد
مری نوائے غم آلود ہے متاعِ عزیز
جہاں میں عام نہیں دولتِ دلِ ناشاد
گِلہ ہے مُجھ کو زمانے کی کور ذوقی سے
سمجھتا ہے مری محنت کو محنتِ فرہاد
''صدائے تیشہ کہ برسنگ میخورد دگر است
خبر بگیر کہ آوازِ تیشہ و جگر است''

---

۱ صدائے تیشہ الخ یہ شعر مرزا جان جاناں مظہر علیہ الرحمۃ کی مشہور بیاض ''خریطۂ جواہر'' میں ہے۔

IQBAL FORUM

سر اکبر حیدری صدرِ اعظم حیدر آباد دکن کے نام

یومِ اقبالؔ کے موقع پر توشہ خانۂ حضور نظام کی طرف سے، جو صاحبِ صدرِ اعظم کے ماتحت ہے، ایک ہزار روپے کا چیک بطورِ تواضع موصول ہونے پر

تھا یہ اللہ کا فرماں کہ شکوہِ پرویز
دو قلندر کو کہ ہیں اِس میں مُلوکانہ صفات
مجھ سے فرمایا کہ لے اور شہنشاہی کر
حُسنِ تدبیر سے دے آنی و فانی کو ثبات
میں تو اِس بارِ امانت کو اُٹھاتا سرِ دوش
کامِ درویش میں ہر تلخ ہے مانندِ نبات
غیرتِ فقر مگر کر نہ سکی اِس کو قبول
جب کہا اُس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات!

IQBAL FORUM

حسین احمد

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است
سرود برسرِ منبر کہ ملّت از وطن است
چہ بے خبر ز مقامِ محمّدِ عربی است
بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

❀❀❀

حضرتِ انساں

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چھُپ نہیں سکتی کہ یہ عالَم ہے نورانی
کوئی دیکھے تو ہے باریک فطرت کا حجاب اتنا
نمایاں ہیں فرشتوں کے تبسم ہائے پنہانی
یہ دُنیا دعوتِ دیدار ہے فرزندِ آدم کو
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ عریانی

IQBAL FORUM

یہی فرزندِ آدم ہے کہ جس کے اشکِ خونیں سے
کیا ہے حضرتِ یزداں نے دریاؤں کو طوفانی
فلک کو کیا خبر یہ خاکداں کس کا نشیمن ہے
غرض انجم سے ہے کس کے شبستاں کی نگہبانی
اگر مقصودِ گل مَیں ہوں تو مُجھ سے ماورا کیا ہے
مرے ہنگامہ ہائے نو بہ نو کی انتہا کیا ہے؟

❀❀❀

IQBAL FORUM



بانگِ درا

بالِ جبریل

ضربِ کلیم

ارمغانِ حجاز

علامہ محمد اقبالؒ

ISBN 969-503-049-1

9 799695 032038

الفیصل

ناشران و تاجرانِ کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Title Design